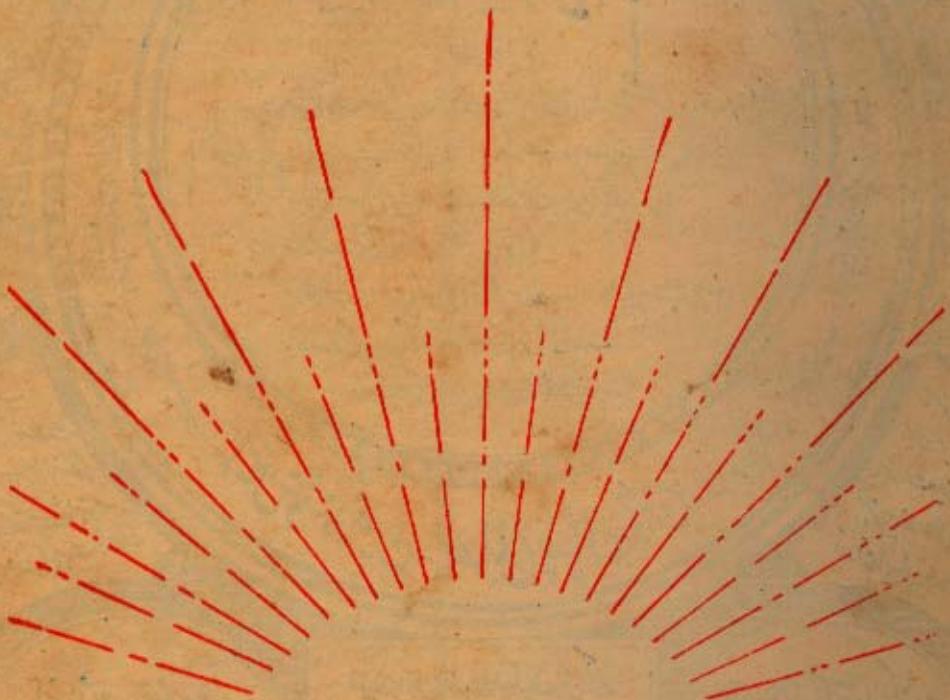


# مـاہنـامـه جـلـی دـیـوبـند



مرتب: عـامـر عـمـانـی و زـبـیر فـضـیـل عـشـانـی (پـسـلـیـن دـیـوبـند)

بـکـرـیـہ

ایمان افروز  
ولوں ایکیز

شجاعت

عہدناک  
سبق آموز

صداقت

SAHANNAMA E ISLAM

# سہانہ نامہ

## حصہ اول

حضرت حبیب طیجانہ صاحبؒ نے شنبہ دین میں شخصی اسلام کی بیانات مبارکہ  
و اعلیٰ ایمان کو۔ لیکن حضرت خواجہ علی کاشاہ نامہ مکھڈ کو وصال سے شروع ہوتا ہے۔

ظاقم المصلیین و وصال میون کے چانپنے والے صحابوں پر کیا کہ رہی ہے؟  
فرض اور محبت یہ کہ سبی شدید لکھنکش ہوئی؟

پھر خلافت را شدہ کس طرح قائم ہوئی۔ اسلام کی سب سے پہلی  
بانوادہ حکومت کو نکار عالم وجود میں آئی۔  
یہ بھی شعری و آذینی بانیں طالخ فریتے۔

اے علی بن ابی طالب  
اوے علی بن ابی طالب

اوے علی بن ابی طالب

اوے علی بن ابی طالب

اوے علی بن ابی طالب

اوے علی بن ابی طالب

اوے علی بن ابی طالب

اوے علی بن ابی طالب

اگر آپ  
خلافت را شدہ  
کی تھامہ رائی میں مونٹھا  
و کھانا چھپتے تھے شاہنامہ  
خوب کر میعنی کی بہت بڑھائی

ظیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے  
یا کیا سر کئے؟

اسلام میں جمیوریت  
کا  
مفہوم کیا ہے؟

حق و باطل کی تلواریں کہان  
کہان مگر ایں اور باطل کس طرح  
مخلوب ہوا؟

لے کر اے کتبخانی دیوبند صنعت مہماں پر فوجیں

# تاج مکتبہ لائبریری کے چند رکھنے

**قرآن مترجم**

پر مشہور تفسیر سیان القرآن کا خواہ  
چڑھایا گیا ہے۔ رنگ در عناوی کا مرتع جسمیں وہ لکھ دسائے

بڑا امام قرآن میں جلد خوش نہیں ڈالی۔ ہر یہ بائیکن روپے۔  
قرآن سفری ایڈیشن

بہت چھوٹی  
حایکس الگ چھوٹی

سفر کے لئے مناسب ہوتی ہیں۔ لیکن جو لوگ ان کے باریک  
حرود پڑھنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ  
سفری ایڈیشن چھایا گیا ہے۔ مختصر ناول سائز ہونے کی باوجود  
حرود روشن اور طی ہیں۔ ہر یہ صرف چار روپے۔ للعمر  
(اس سے قبلے بڑے سائز کا آٹھ روپے)

**مجموعہ طائف مترجم** [سورہ طیس - توحید ایامہ]  
اواقع۔ ملک جزری۔ مجھے

وہ شخصی۔ الائچراج القدر۔ العصر۔ بہفت میکل شیش قفل اسلام خاتمی  
دعاۓ کنیت العرش۔ درود تکمیل۔ درود تکمیل۔ ہمہ دنامہ۔ درود تکمیل۔

درود الکبر۔ دعائے امن۔ سست رنگالا جواب تاشیں نفیں درونگی  
چھپائی کاغذ اڑت۔ جلد کریخ۔ ہر یہ چار روپے۔ للعمر

**مجموعہ طائف بلا ترجمہ** [دیہی سب سورتیں]  
وہ خود جنمیں ہیں۔

سائز اس سے چھوٹا ہے۔ ہر یہ ایک روپہ بارہ روپے ہے۔

**چند سورہ مترجم** [تفصیل چھپائی قابل دید تھبے۔  
بڑے تین روپے چار آنے۔

**پاڑھ سورہ مترجم** [بھی جھوٹے کی طرح بھبھے۔  
حسن و حمال کا مرتع ہے۔

ہر یہ تین روپے آٹھ آنے۔

**قرآن مترجم**

پر ترجیح شاہ عبد القادر۔ حاشیہ پر  
تعمیر بر صحیح القرآن۔ سائز چڑھائی  
سات انگل لمبائی بالشت سے بھکم۔ صفحات ملکتی ناہیں  
روزہ اوقاف۔ سورتیں کی خہرست۔ کاغذ اڑت۔ مائل چڑھائی  
تام چھپائی درونگی۔ ہر صفحہ پرسین میں جلد سالم کریخ خوشنا  
جس پر نہیں ڈالی ہے۔ ہر یہ چودہ روپے۔

**قرآن مترجم**

پر ترجیح شاہ فتح الدین حدوث  
دبیری۔ حاشیہ پر تعمیر بر صحیح القرآن  
سائز انگل لمبائی پاچ اسٹل چڑھائی۔ جلد کریخ۔ تام چھپائی درونگی۔  
حرود بہت ہی صاف اور اعواب واضح خاص الحاصل چیز  
ہے۔ ہر یہ سات روپے آٹھ آنے۔

**قرآن بلا ترجمہ**

پاچ اسٹل چڑھائی پاچ انگل۔  
کاغذ عمدہ۔ حرودت روشن۔ جلد تیسی۔ سائز تو انگل لمبائی۔ سات  
انگل چڑھائی۔ ہر یہ پندرہ روپے۔

**قرآن بلا ترجمہ**

پاچ اسٹل چڑھائی۔ ملہی سات  
تام چھپائی درونگی۔ جلد کریخ۔ ہر ساٹھ چار روپے للعمر  
حائل بلا ترجمہ جیسی

حرودت دالی۔ جیبوں  
بیس تکمیل ایمانی۔ جلد کریخ۔ ہر تین روپے۔

**قرآن مترجم**

پر ترجیح طائف القرآن۔ چھپائی اعلیٰ ازین جزءین، تاج چھپائی کی  
تام معروف خوبیوں کے ساتھ۔ جلد تکش سائز چڑھائی دو عاصم  
قراؤں کے برابر۔ ہر چھپائی روپے۔

## نماز مترجم

بائل دور نگا خوش تائیجت صرف مر  
خورف۔۔۔ قرآن و حمال لے اڑ دیں وہ تیسرا  
مزدور خیر فرشیتے جاویر نام کے چراہ دیتے گئے  
ہیں۔۔۔ طلب میں جلدی بھیجئے۔۔۔ تعالیٰ کے یادوں  
علیٰ رہنمہ شکل ہیں۔۔۔ پنجو۔۔۔

## نحو مناجات مقبول

اسع تریات عن الترمذ مولۃ  
الرسول یہ دہی شہرو و  
شیخ تخفیہ جس سیں دعا تو کے ورد کا انسب طبقی اور ہر دین  
لستہ نہ زمین و خیر مخرب کردی ہیں۔۔۔ متفقہ مناجات اور دینگو  
کفر انصافات شامل کتاب ہیں جسون صورت کے لئے بس  
لئے پڑی لا ہو کا سیدار سلسلتے رکھئے۔۔۔ قبرت مجدد تین روپیں آٹھتے

# حدیث کی پختہ شرح و کتب کا درود رحیمہ

**مولانا امام الک مترجم** (رعیت ح ۱۳) "مولانا امام الک" احادیث نبوی کا وہ میش بہاذ خبر ہے جس کو سالہ ماں ایام  
عالیم کے لئے ترتیب کیا۔۔۔ کتاب اصل عربی با اعراپ اور اس کے مقابل اور دو ترجیح از علماء و حجیدان اس پنج ضروری فرمادہ اس عمدگی  
کے۔۔۔ اخاطبع ہر حقیقی کے انجام۔۔۔ اصلی طبیعت و کتابت کا ایسا حق اذمود اچھا گا۔۔۔ صفات، صلاحیت کا غصہ سفید۔۔۔ چو یہ بلا جلد، بارہ اپنے  
خلد سخوی تیرہ روپے رجبل پختہ چو دہ روپے۔۔۔

**مشکوہ شریف** (دارود) [چھ ہزار سے زائد احادیث نبوی کا بیش بہاذ خبر۔۔۔ یعنی حدیثی کی گردہ کتابوں، بخاری، مسلم،  
ترمذی، بودا و دیگر احادیث کی تامام اسناد امام احمد، اسناد امام الک، امام شافعی، یعنی اور  
زادتی کا اعلان۔۔۔ اس کتاب پرچشکوہ عربی کی تامام احادیث کا مکمل ترجیح ضروری تشریحات کیا گیا ہے۔۔۔ اور حاشیہ پر یہی عنوانات  
تم کر دیتے ہیں۔۔۔ دو جلدیوں میں کامل ہے۔۔۔ کاغذ سفید۔۔۔ کاش۔۔۔ ہدیہ بلا جلد سولہ روپے۔۔۔ اور جلد سعیلی المغارہ روپے۔۔۔ خارجی پر یہی  
ترمذی شریف (دارود) ترجیح چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔۔۔ سفید عده کاغذ لیں۔۔۔ میں طبیعت و کتابت۔۔۔ حصہ اول مجدد سر روپے  
دھن۔۔۔ دم مجدد سر روپے۔۔۔ دو لوں حصہ ایک روپے۔۔۔ تو اتنیں روپے۔۔۔

**بلوغ المرام** (ب) مسلم و اخناف ابن حجر کی ثہرہ اخلاق تینیف ہے۔۔۔ جس کی اس دو دو ترجیح ایک ماتفاق اعلیٰ کیا گیا ہے اس بنی ججر  
کا دین نہیں کیا ہر رجہ ہے۔۔۔ باخبر حضرات سے پوچشہ ہیں۔۔۔ آپ کی تینیف بخاری مسلم، ترمذی، البدا و  
اور دیگر مسند کتب احادیث سے تحریر ہے۔۔۔ ہم تو دینی احکام کی گلہستہ ہے۔۔۔ جو کوئی ہیں دریا کے مرادف ہے۔۔۔ کم تغیریانہ اور زیادہ  
فہمے لکھ دیں اس کتاب۔۔۔ تیرہ ایک روپے۔۔۔ (قیمت جدراً تدریجی)

ہر قسم کی کتابیں پتہ ذیل سے طلب فرشیتے

لکھتہ چلی دیوبند صنیع سہار پپور روپے۔۔۔ (۱۳)

## کتاب الصالحة

ام الحدیث خضرت امام الحسن بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کا اور درود تجوید مان کو درست ترین طریق پڑاد کرنے کیلئے بہترین حملہ ہائیٹ کے مترجمہ ترجمہ کیسا تھا حضرت امام کی حیات سیارہ کی تفصیلی روشنی پر ایسے اور فتحہ بخاری و قرآن کی سلسلہ امام صاحبی بوضمہ کا لیفڑا شاید ایسا کہ پورا مصال اثر انہی طریق پر درج کیا ہے

## اتاعت اسلام

دنیا میں اسلام کے طریق پھیلانا سوال کا تفصیلی اور مختصر ترجمہ ساں کی کیا درحقیقت  
تعلیم کی شہادتوں کے ساتھ شاید یہی کہی جائے  
یہ اسی تفصیل دیکھنے سودا یا یہ بیرونی  
کیسے تقدیر کرے اس قدر یہ کہ ایک غیر مذکور  
کو کسی ختم کے لئے پسروں کا ایسا سلکا۔ یا ایک  
عمرہ کی حدود تین ماہ کی یا تقریباً۔ قیامت

ج۔ پے  
رخبارات روپی،

## تعلیم الدین دارود

برضوری والہ اشرفتی۔ ہبت آسان دارود میں وہ  
کہ زوری احکاماتی دشمنی خسری انسکو بدبعت  
کی تفصیل تصریف کے نکات پر جلد شاید بحیرت۔  
تصویر صحیح اور درجہ اچھا ہے میں خواستہ درود کو  
مع جلد قیمت ہے

## احباز القرآن

زیں انکھوں جدت، ناچشمی احمد عثمانی ای کی  
سماں ادا ناصیف ایں مل میاں بیرونی  
ہندوستان میں اسلامیہ دینیہ افسوس افغانستان کے بھی  
دشمنی کے دلائل ایں دیکھنے کے لئے اور  
وہ بنا کر ایک دلائل ایں دیکھنے کے لئے ایک دلائل  
خوشی کی وجہ کے لئے ایں دیکھنے کے لئے ایک دلائل  
زیور کی وجہ کے لئے ایں دیکھنے کے لئے ایک دلائل  
اور مکاری کی وجہ کے لئے ایں دیکھنے کے لئے ایک دلائل  
ایک دلائل ایں دیکھنے کے لئے ایک دلائل

## اصلاح الرسم دارود

از حضرت ولنا اشرفتی۔ نہیں کے پڑھیتے شیار  
رسیں اور طریقہ ایسے راجح ہو گئے ہیں کہ جوئی الحیفہ  
غیر مسامی ہیں۔ ملکیم لاٹھی کو سب اکی جڑاتی سے واقف  
ہیں۔ ایسے کہ وہ راجح کی اصلاح کیتے بعد میں حکیم الہارت کی  
تفصیل میں رہا تھا تھا ریان ملکیم ملکیں۔ تھوڑی بار  
”صلوٰتی معاشر“ میں شامی جی۔ کتاب مجدد مولیٰ  
خواجہ استوار ریکیں دارست کوہ ہے

ملکیتی تحریکی دیوبندی دینی

پریس

## حیات ایمین (دارود)

علمیں الامت حضرت ولنا اشرفتی نے  
اس کتاب پر ایسی تھی جیسیں شاہ  
کی جو جنکو اختیار کیے اسلام کی زندگی  
صحیح میں بیان میں زندگی پوچھا ہے جو  
جو ایک اصول عقائد اور اعمال و عبادات  
عاختہ تھیں ایسا بھی کچھ بھی نہیں۔ انکو  
کی کوئی کوئی شخص سمجھ رہا تھا اور  
کچھ بھائی ملکیں ایسا کیا تھا اس کو  
محمد بن علی موصویت دارست کوہ ہے

قیمت ہے

## عربی جیاں ربانی مسلمان

اس کتاب پر ایس جانشینی کا خال میے جو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتی خاصہ میں  
شروف بالا میں پوتیں ایسا کہ العدو میتے  
ہیں ایسے دو دشمنی کا اسلام ایسا کہ خدا کو خدا  
شہ درخواست اور کافر کو دنگا کو دھیلے۔ کتاب  
احمدیت اور حنفیت تابعی کو مرقب  
کی کی ہے

قیمت درود

## آداب القمری

حجۃ الاسلام امام غزالی کا لیک  
امام افرید سالم جس میں حکمت  
صلوٰتی معاشر کو تحریر اخلاقی شاہ  
او جملی شریطہ اور ایسا تھا  
وہ شہزادہ مسلمان میں کے ساتھ ہے  
کیا کے جائز

## حکایات صحابہ

صحابی تھوڑوں نور و نور توں دیکھ کے وہ سیم آموز و مایان  
افزو و اعوات ہن کے مطالعہ سے روح تازہ اور سیم  
کشادہ ہوتا ہے۔  
تازہ ایڈیشن میں ہدیہ کتابت و طبیعت اور فید  
کاغذ، قیمت مجدد درود پر۔ ہر

## قصص القرآن

ایک عظیم الشان مذہبی اور اسلامی ذخیرہ اردو زبان میں

حصہ اول:- حضرت آدم علیہ السلام سے یا کھضرت موسیٰ نبی اور دن تک تمام پیغمبروں کے مکمل حالات و اتفاقات۔ قیمت چار روپے۔  
حصہ دوم:- حضرت یوشع علیہ السلام سے یا کھضرت نوح علیہ السلام تک تمام پیغمبروں کی مکمل سوانح حیات اور دعوت حق کی حقائق اور تشریع و تفسیر۔ قیمت چار روپے۔

حصہ سوم:- اصحاب لہیف والرئیم، اصحاب القریۃ، اصحاب الصیت، اصحاب الرس، بیت المقدس اور یہود، اصحاب الل خدود، اصحاب الفین، اصحاب الجنت، ازو الفتن، اور سرگندھی اسما اور سیل عوام وغیرہ۔  
قصص القرآن کی مکمل و محققة تفسیر۔ قیمت پانچ روپے۔

حصہ چہارم:- حضرت عیسیٰ اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کو مفضل مکالمہ۔ قیمت چھپنے آٹھ روپے۔ تک سیت غیر محدث کا مکالمہ۔ مفہوم مکالمہ کا مفہوم مفہوم مکالمہ۔  
ہر حضت اللہ اللہ بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔

## ترجمان استثنیہ

ذخیرہ اردو زبان میں

جلد اول:- اردو میں آج تک حدیث کا عظیم الشان مسئلہ شروع کے سوا کوئی تحریک بالشان کارنا ممکن نہیں دیا گیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ”ترجمان استثنیہ“ کے نام سے خدمت حدیث کا عظیم الشان مسئلہ شروع کیا گیا ہے۔ حدیث کی مصلحت عبارت ہے۔ ساختہ میں میں مام فہم ترجیح اور شرکی نوٹ اشروع میں ایک بسوط مقدمہ ہو جیں ارشادات ہموئی کی اہمیت اور احادیث کو راستہ مالیج پر اپنیں بحث کر ملادہ تو دوں حدیث کی تائیج اور مقام رسالت و نبوت اور دیگر امام ترسین عروانات پر تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔ بعض شہروں اور تحریث اور اکابرین کیتے کے الات بھی شاہ کوئی نہیں۔ ہر دس روپے (محمد بارہ روپے)  
جلد دوم:- عقائد و مذاہدات پڑھنے کا اعٹ ”ترجمان استثنیہ“ کو جو پورا مختلف جلد دوں کیم کر دیا گیا۔ چنانچہ جلد اسی کیا اسی لامان و الاسلام کو تمام امام بواب پڑھنے ہے۔ پہلی جلد کی سب خوبیاں اس میں موجود ہیں۔  
هدایہ:- تو پہنچنے پہنچنے کا رہ یہیں مکمل ہر دو حصہ غیر مبدل اسیں روپے

(جلد دوں کیم روپے)

مکتبہ تخلیقی دین پر نہ تعلیم سہما نہ پورا (یاد ہے)

## مضبوط الحدائق

اردو عربی لغت کی ایک عظیم الشان کتاب۔ پچاس ہزار سے زائد عربی الفاظ اگر اردو تشریع ہے۔ یہ عظیم الشان عربی اردو لغت ایسی تصویب کے معاپسے ہے مثال ہے۔ چھانگ عربی سے ادویں لغات کے تسبیح اور شرع کا تعنیت ہے۔ آج تک اس درجہ کی کوئی تشریع وجود میں نہیں آئی۔ سالہاں کی عرصہ قریبی اور کوششوں کے بعد پڑی تقطیع کے ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل عظیم القدر لغت اصحاب ذوق کی خدمت میں پی کیا جا رہا ہے۔

المسجد عربی لغت کی جدید کتابوں میں اسی قتل سب سے زیادہ جامع اور دلپڑیز کی وجہی جاتی ہے۔ مضبوط الحدائق میں تصرف اس کتاب کا پورا اعلان شدید کرایا گیا ہے۔ بلکہ اس کی ترتیب میں عربی لغت کی بہت سی دوسری بلند پایہ اور مخفی کتابوں سے انقدر انباط کی تمام صلاحیتوں کو کام میں لا کر بعد مدنی کیجیے۔ جیسے تاریخ تاج العروس۔ اقرب الوارد۔ جہرۃ اللغۃ، نہایہ ابن اثیر، صحیح البهادر، مفردات امام راغب، ابن سلیمان، عالم مختاری الارب، صراح وغیرہ۔  
مضبوط الحدائق، علماء علماء عربی سے دلپڑی رکھنے والے انگریزی دار، اردو خواں سب کیلئے یہ خاصیت ہے۔ چند خوبصورت اور مضبوط ایک گرد پوشش۔ قیمت سو روپے۔

## ائف و دق

مصنفہ:- مولانا شبیل علیہ الرحمۃ:-

حضرت عزیز اراق ہنگری کی سیرت حلالات اور گاؤں منیر شبل، کتاب ایں علم میں عجیب شہر و تجویل ہری وہ تخلیج رہا جسیں حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے اس فایع عظیم اور اظلیل حیلہ کی زندگی اور درور خلافت کی تفصیل الفاروق سے زیادہ اور کسی اردو کتاب میں نہیں ملتی۔ تصرف ایسی کی سیرت اور احلاق و فضائل کا بیان ہو۔ بلکہ ایسے جملہ کرنے ہوتے ہیں خدا غلام کی حیرت ایگز و اتفاقات۔ آپ کے علم اور فدائی اور تمنی کا رئے اور جنگی معرکوں کی صحیح تفصیلیں شامل کتاب ہیں۔ یونیورسٹی میں شاہی کتاب ہیں، اسلامی تاریخ کی بہت زیادہ اور کی تصریح رائج جانے کیلئے الفاروق ایسی سہم کی واقعیتیں نہیں۔ تاریخ ایشیا، مجلد اربعہ دلکشہ، قیمت، چھ روپے۔

مکتبہ تخلیقی دین پر نہ تعلیم سہما نہ پورا (یاد ہے)

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی دو مشہور کتابیں  
اردو بائس تین

## خیبر کثیر

دنیٰ نکات و لطف اور اسرار و حکم پر عمل یہ کتاب  
دو سو عنوانات سے بحث کرتی ہے۔ قیمت مجلہ تین روپے (چار روپے)

## فیوض الحرمین

شاہ حبیب کے زیرِ نظر درج کئے تھے اس کے  
خاص رنگیں۔ قیمت مجلہ ایک روپے بارہ آنے ہے

مولانا سمیعیل شہید کی دو شہرہ آفاق اور سیرتۃ الائمه

کتبیں

## صراط مسیقیم (اندھ)

جو حصے نیاب تھی اور ایک روشن کتابت و طبیعت کی ساخت  
شائع کی گئی ہے۔ بدعات کا رد اور لطف اور دین کی تحقیق، قیمت  
مجلہ تین روپے (چار روپے)

## تفوییۃ الایمان (اندھ)

تمام متعلقہ رسائل کے ساتھ تازہ ایڈیشن۔ تائید ایمان اور تردید  
باطنی کی ایک دلیل روشن جس سے اپنی بحث اور ادراہ باب بال  
یہاں ہل جمل پسادی۔ قیمت چار روپے ہے للعمر  
(چار پانچ روپے)

# کتاب الصیرت

مؤلف: ۔۔۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔  
بعض اہم اصول و حقائق کی تشریع۔ زبان عام فہم سیلیں صاف و مختصر  
قیمت ایک روپیہ

### تہذیب الصیل (اندھ)

### ابدا و کمال و ادکار بحاجی

### اسلامی زندگی تفصیلات

اسلامی زندگی کی تفصیلات اور ایک جامی اسلامی تشریف  
حقائق عربی کی تفصیلات اور ایک جامی اسلامی تشریف  
اسلامی زندگی کی شیخی میں اسلامی اتفاق و اتفاق  
آمدہ بائس میں مجلہ صرف ہر

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی معرفۃ الائمه اور تصنیف  
القول الجیل سوامی صیل کا مکمل اردو ترجمہ

## مشکار اعلیٰ

شاہ حبیب اللہ کی اس کتابیں: کوہیت کے مال و ماعلیہ پر  
مفصل کام کہا ہے۔ بلاشبہ جیت و ذکر کا موضوع نہیں ہے، بلکہ اور  
اس کتاب پر بہت افراد اور تجزیاً بیسیں رہی۔ سوامی صیل کا مطالعہ  
کوچک ترین بھی کیتے ہیں، اور خفیدہ بیکا۔ سمات رہا۔ قیمت ہر

محمد بن عبد الوہاب [از مولانا سعود عالم ندوی]۔

ایسا جوں صدی بھری کے مشہور مصلح  
شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی کی سیرت اور دعویٰ پر میں  
و تحقیقی تصنیف جوہری تشریف و خطب کے نام تأخذ پریلیج کھنگاں  
کر غلط فہمیوں اور غلط بریانوں کی تحقیقت و اخراج کی جائی ہے۔ صرف  
نکاحوں کے عوایزے ہجرت ہیں۔ بلکہ ان نکاحوں کی بھی و تاریخی پوزشیں اور  
تمام کو صحیح تفصیل ایمان کیا گیا ہے۔ کتاب کی تفاہت ایجاد کت تو فہمیں  
محضیں کام اہمی کامل ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے ہے

## فتنہ ائمکار حادثہ کا منتظر و پیش منتظر

کلیل آزاد کا لقب اخنیار کر کر، جو شہ کا انتشار کر سے واسطے خاور میں اسلام کا پروار احوال۔ ان کے علم و کمال کے نتھے۔ ان کی نسبت اور مقاصد کے نامے۔ ان کی ترسیں تسلیمیں کا لفظ۔ ان کے دعووں کی حقیقت۔ ان کی خدمت اسلام کا حقیقی فہم اور ضروری تفصیلات۔ کے لئے یہ کتاب اپنا جواب آپسے ہے۔ اس کے مطالعے کے بعد انشاء اللہ آپ اپل مسماں "کی قرآن شنی۔ سبب شہر درہیں گے۔ اسے پڑھئے اور ضرور پڑھئے۔ دو حصوں میں صفائص ۲۰۴

قیمت پچ روپے آٹھ آنے

## مشتمل رسول

یہ ایک شامی عالم کی سیرتۃ الہ رائحتیت ہے جس میں حدیث کی تاریخ پر تحقیقات روشنی ڈالنے کے علاوہ جھاپ اور تابعین بغیرہ کے طرزِ عمل اور دیگر منعطف پہلوں پر پیر عالم گفتگو کی گئی ہے۔ تمام دلائل قرآن و حدیث کے حوالوں سے پیدا از ایجادیں لئے گئے ہیں۔ قیمت جلد دو روپے چار تک ہے۔

کتاب پڑھتے ہوتے آج چوس بزرگ کے جیسے خود بیت اللہ کا طوافس کر رہے ہیں۔  
ماہر الشارعی سفر حجاز ارشاد  
اور وہ رسول میں ماضیں اشعار و ادب بخوبی بیان اور قوتیہ مشاہدہ کا خوش گوارہ ترجمہ  
**کاروان حجاز**  
ایک دوسرے کاروان کی میت ہے سطریں جھلکتی ہوئی اس فرمائیں ہیں دین و داش کا مشور ادیتیہ ہوں  
یادوی کاروان تجھا ترجمہ۔ ایک دوسری تیسیں ایس و شاعر کی جو ہم خوانی۔ آپ کے دل کی بھڑکیں لگانے لگیں کی۔  
اوہ آپ لی آکھیوں سے خداوند رسول کی بحث کے آسروں اور ہوس کے۔ خوبصورت سر درق ادیدہ زیب قیامت  
طاعت۔ قیمت جلد چار روپے۔ علاوہ ڈاک خرچ۔

### فصل ۱۷ رسول کی حمد و پraise

تعمیر البر و پیار (اردو)

یعنی خواہب۔ نامہ

محدث۔ امام محمد بن جریح رحمۃ اللہ علیہ اخنووں کی پیار مسیحیت آئینہ حشوں کے  
ترتیب کا فہم۔ ہر طبقہ کو کوئی کمی مبتدا۔  
اوہ ترجمے کے علاوہ قرآن کی بھی تبدیلی  
آیات جو تمہرہ ایں کہتے ہیں  
تعمیر، تقویات۔ ۲۵۵

### مشتمل عظیم

اد سرویں الولائم ازادہ الاحیان کی  
تمہادت کے تاریخی واقعات میں مکمل  
رواویں اور خیالیں ایکوں پاک۔

### فہرست

محدث۔ ایک دوسری تیسیں  
مشتمل عظیم  
مشتمل تعلیمیں ۲۰۴

## تفسیر سیان القرآن

مکالمہ امام احمد شوعلی (ع) کا تشریف برخیز چون نہار دن  
بینیں ساتھی مدد ملے ایں کیوں۔ جو ایک بول ہر کی ایجاد کرنے کے لئے  
لستہ اپنی پیشگوئی کو اپنائیں مل مدد نہیں تھیں اور ایک دفعہ پڑھتے  
بلکہ وہ اپنی پیشگوئی کا دعویٰ کر رہا تھا اسکے سبق کی سی دلیل تھی  
کہ اپنی پیشگوئی کا بھوک تکمیل ہے اور جو ایک سبق کی سی دلیل تھی  
مذکور کا دعویٰ کیا تھا۔ ساتھی ایک ملکی پارہ حلقہ میں  
مذکور کا دعویٰ کیا تھا۔ مذکور ایک ملکی پارہ حلقہ میں  
مذکور کا دعویٰ کیا تھا۔ مذکور ایک ملکی پارہ حلقہ میں

## تفسیر ابن کثیر

(۱۷۵)

گورنیا خبر سلطان رہے ہیں نے اس شوہر کی بیانات فصلیہ  
کا نام زستہ ہوا۔ عذر ہو کر اس عقایق کا سچ المعاشر تھے  
اس عقایق کا لیس اردو ترجمہ مع آیات حسن دخیل کے ماتھے  
شائع کر دیا ہے۔ پانچ جلدیوں میں لکھ۔ قیمت قیمتی میں کافی ہے۔  
در جلد عالمیہ علیحدہ بھی مل سکتی ہے۔  
جلد طالب فرمائیں

## ایک حرکۃ الارادت تاب

## البيان في علوم القرآن

(والرس)

مشہور فہرست فہرستی کے صفت سے احادیث مقتضیہ بھی کی ہے  
شام دنیا وی مقاصد تھے۔  
شام ایمان کتاب و ہبی پر جس پر تعلیماتیں خدا نہیں دیے گئے اور اس طرح وہ  
بیسی نہ لام سے بیہ القاظ لکھے تھے کہ اس کا کتبہ الگو ہو جائیں ہے اور اس پر جسیں  
شام ایمان کیا گئیں ہے اور اس طرح وہیں دیے گئے تھے کہ وہ کتبہ اس طرح دیے گئے  
کہ جس کو دو عالمی قوت دی بغیر کی توضیح و تشریح فرائیں کریں۔ ملکہ سلطاناً  
پہنیں۔ اس مختصر کتاب پر تابع تھا۔  
وہ عالمیں مع تابعہ اور مادرت اور اس طرح فرائیں کیا گئیں۔  
ساقفات بہلے کا نہ کھانی پھیانی حیا رہی۔  
کے خصوص ہبہ علی اصناف کے  
در جلد ۲۔  
قیمت صرف ۵ روپے

## قرآن عالم

کاغذ اور چاہیے۔

## شادۃ القلم

صلیلہ علیہ السلام کرتے ہیں۔ در المحتضر جو نہیں۔ سفر علیہ ملنا  
کے عجز۔ ملکہ کتاب پر خیالیں اور دنیوں کی دلخواہ  
کر۔ ملکہ کتاب کے دلخواہ میں قلم کی دلخواہ  
جس سے اس قلم کے قہاں اور مدت یعنی کا اذکار  
کیا جائے۔ ملکہ کتاب میں قلم کی دلخواہ۔ ملکہ کتاب  
ریاست۔ ملکہ کتاب میں قلم کی دلخواہ۔ ملکہ کتاب میں قلم کی دلخواہ۔

شیخ الاسلام امام غزالی کی شہزادی میں تھیں  
کیمیاء العیالت کا اردو ترجمہ

## اصیلہ مذاہت

پس پھر سے طلب فرمائی تھی۔ آپ کو دیکھا علیہ بیہقی افسوس  
رہے تو اگر آپ اس سرکار کا کرکٹ کر پتوں و ملکہ نہیں تھے۔ پس  
کتابت و مذاہت سب عماری۔ قیمت محدث نہیں پس پڑے۔  
غیر بحق ملکہ نہیں بارہ روپے۔

امام اعظم ابوحنینہ فی  
مفضل موالیحیات

سیرۃ الشمان

اللهم اعلم کہ یہ مولکوں کے صاحبہ مانجھیں  
ایک بڑا عالم ہے جو اسلام کا تاریخ ہے۔ ۱۴۰۰ میں کی تھی تھا  
العلوم اسلامی نہیں بلکہ اسلام کی تاریخ مستند یا یادگاری  
کی تھی جس سے میں مکمل قیمت دو شیعہ  
سیرۃ الشمان اسی کی کوچہ رکھتی ہے۔ اسی کی زندگی  
غافل ملا اور ایمان خود کا تھا جو کوئی  
قت ٹھر جلد تھی، ملکیت  
اس کا مال اسلام بھائیتی تھی جو اپنے پیغمبر مسیح  
بیوی و مجدد میں۔

احمال قرآنی  
دُن کے

اسلام کا نظام  
حققت و عصمت  
چار در پے  
محمد یا چار در پے

اسلام کا اقتصادی  
نظام  
پانچ در پے  
چالیسوں

## اس سر عربی

یادداں کے عربی سماں والی جدید الفتح کتاب ہے  
اصبح المذاق کراچی میں سن اہتمام سے شائع کیا ہے۔ عربی صرف  
نحو کی دلائیں اور عام نہیں۔ کم قیمت میں زیادہ فائدہ پہنچانے  
والی صرفی و نحوی اصطلاحات کے انگریزی مترادفات بھی عمدہ  
حالت پر دیکھ لیتے گئے ہیں۔ کتاب کی بڑی ہری افادت کے  
پیش نظر بھی ملکہ تعلیم نے اسے برائے زندگت حاصل کیا ہی  
تھیت پانچ در پے

علامان رسول  
پانچ در پے آٹھ آٹے  
(مجلد سیما)

جو بولٹ نعمت  
و میدانگر نعمتوں کا لکھ مجموع  
قیمت  
ال

## لاجواب رو و عربی و اکثری

سلسلہ المذاق کی تحریک مذکورہ کی ذات مگر ای محتاج تعارف نہیں۔  
ابو القفل عبد النبیظ طہرا، مظلوم کی ذات مگر ای محتاج تعارف نہیں۔  
اپنے تحریر کرنے والوں اور دیگر شاعرین کی آسانی کیتے اب ایک ای مذکوری  
پیار کر کے شرح کی تحریر کی اور وہ ایک عربی تحریر بنا کر سانچی سوچ کجا  
پہاڑ تک پڑھ کر طبع کی اکثری کی رائے اسی طبیعتی و مذکوری پیار کے شرح  
تو فتح لکھ کر درست کی تو فتح ایک بڑی درستی زیارت کو جو افواہ  
اور دستیں خلیل اکثری کی تحریر میں خوبی و مذکوری پیار کے شرح  
کے اور تو پیش امن کتاب کی ایک اکھانہ پہنچانے کا کام

فهم قرآن

دو در پے چار در پے  
پانچ در پے

مباحثہ شاہیجان پور

با خبر نہیں جانتے میں کہ سولانہ نہ قائم صاحب  
ناوار لوئی نے بڑے بڑے پادریوں سے مناظرے  
کئے۔ اور بعد اس قیمت مدد ہوتے۔ ان کے ایک ایم  
آنچوں میں اندھہ صورہ ایم ایس سی ایم  
یاروں و شوواں اس تو شیخ و غیرہ کی سکریڈ ناوار اور اس کو  
اویحیب و غیرہ مناظرے کی دیکھتے تھیں  
بیانیں ایسا کہ جو نہایت ول شد  
کرکے اور جو مہماں کی صفائی کو کر کریے اور کہ شہنشہ کو  
بے شکار پہنچانے کو تو یہ ملاحظہ فرمائے۔  
تھیت صفت عمر  
لکھنؤں کا رقم سیہ۔

بیہت شام الایمیا

اسی سری کشته جا کا مجموعہ

جیون پر تھے کاشتہ جات خصوصاً ہوا چاندی فولاؤ  
تلی جیت سیسہ۔ پڑیں ملکوں ملکوں  
کے۔ اور بعد اس قیمت مدد ہوتے۔ ان کے ایک ایم  
آنچوں میں اندھہ صورہ ایم ایس سی ایم  
یاروں و شوواں اس تو شیخ و غیرہ کی سکریڈ ناوار اور اس کو  
اویحیب و غیرہ مناظرے کی دیکھتے تھیں  
بیانیں ایسا کہ جو نہایت ول شد  
کرکے اور جو مہماں کی صفائی کو کر کریے اور کہ شہنشہ کو  
بے شکار پہنچانے کو تو یہ ملاحظہ فرمائے۔  
تھیت صفت عمر  
لکھنؤں کا رقم سیہ۔

# تبلیغی ذیلہ

ایک پرچس کی  
قیمت ۸۰

سلامانہ قیمت  
پانچ روپے

جلد دو

شارہ عصا

ہر انگریزی مہینے کی پہلی ہفتہ میں شائع ہوتا ہے | بابت ماہ مئی ۱۹۵۶ء | غیر ملکی سالاباڈ شنگ شیک پر ملک احمد

۱	اعنا زخن ..	
۲	تجھی کی فی اک ..	
۳	مسجد میخانہ نکھ ..	
۴	کسکے کھون ..	

اگر اس دائرے میں سفر خانہ ہے تو کبھی بیسی کے کراس پر جو کہ کسی کی خیریاری ختم ہے۔ یا تو منی آرڈر سے سالانہ قیمت بھیس یادی۔ پی کی اجازت دیں یا اگر ایک دنہ فریادی چاری درج کیوں ہوئیں اطلاع دیں۔ حاتھوٹی کی صورت میں ان کا پر جو دی۔ پی کے بھیجا جائے گا، جسے دھوکہ کرنا آپ کا اعتلاقی فرض ہوگا۔ واضح ہے کہ اپریل اسٹھن سے دی۔ پی فیس اور ترجمہ ہے، الجدا دی۔ پی جو کہ کام کا ہو گا۔ اپنے پڑھدہ ہمارے پاکستانی پریور دجاجی مٹھی بھی ہوا ہے، یعنکر سید منی آرڈر میں سیہیں پاکستانی خریدار کیوں کہ ہندوپاک کے دریان دی۔ پی کی آمد و نعمت بند ہے۔ (بیخبر)

ترسلی زرا و بخط و آتابت کا پتہ	پاکستان پر جناب شیخ میم اللہ صاحب
رفتار تجھیلی دیوبند ضمیح سہا پتو پری	عاصم عثمانی و زیر افضل عثمانی علابی ۵۰/۲۰ ناظم آہاد کراچی رپاکستان

عاصم عثمانی نے ملکیت "مانچ گروٹ" پریس دہلی سے جھپوک کر لائی (تفصیلی توجہ دشائیں) گی

# نستان بُرگِ گل تک بھی نہ چھوڑ اس باغ میں بھی چین تری قیمت سے رزم آرائیاں ہیں با غب نون میں

# اعمارِ کن

ان مضاہین کو عناد و حسب کے زہر سے سکوم پایا اور دیکھا کہ موجودہ ذی صاحبی پر عملی کو معتبر نہیں اُس خود بین سے دیکھ لئے ہیں جو لذت صدر کی وجہ سے کوئی بُرگ کے بعد تلقی سے ہے اور ادائی اولیٰ تجوہوں پر وہ وہ سزا تین تجویز کر رہے ہیں جو رہے ہیں پر علیٰ بُرگ کل دیکھائی ہیں فخرِ ہم نے انھیں خدا نے اس کے رکھاک ہاری نظریں وہ کسی سمجھدہ الفاظ اور توہین کے سقٹ نہیں تھے۔ بلکن آج ہیں مجبوراً زبانِ لکھوائی پڑ رہی ہے۔ کوئی فخر نہیں، اُنھر سے صورتِ مولا مکمل طیبِ حمد ایضاً مضمون کا جو جوابیٰ ضمونِ مصتاں اور العلوم کی صفتی اور طرفِ داری میں شائع ہوا ہے وہ اُن توقعات کے بالکل خلاف ہے جو اُن جیسے بُرگ اور بُر طبع (الحادوں سے) کو انصاف پسند رکھے سکتا ہے۔ اس ضمون میں فکر و نظر کے کچھ ایسے تاویتے پائے جائے ہیں جنکی اُسی سدھر سے عالمِ دوام کے عرض کی ایسے تھانے سے پوکتی تھی جو آخرت کی جوابِ دیکھی کا تائل نہ ہو۔ یا تو ہم ہی خشے اور دیوارے جو ہستے ہیں یا پھر اس صورتِ حال کے پیچے کوئی ایسا پوشیدہ نکتہ ہے جسے اللہ طیم و دانا جان سکتا ہے۔

حضرت کا یہ ضمون الجمیع دلیں قسط و ارشاق ہوا ہے۔ اور اپنا دارالعلوم میں بھی ایک قسط اداری توکیٰ کیا تھا جو ہر دارالعلوم کا ایک خوان یہ ہے۔

”جماعتِ اسلامی کی تحریریٰ نیس کا ایک انسناکت“  
الجمیع کی سرخی یہ ہے۔

”تلائے کرام کی طرف محبوب کی ہوئی جعلی عبارتیں  
اور مودودی صاحب کی تصریحات۔“

ذیلِ شرحیوں میں ”ایک جعلی استفادہ“ کے افاظ ہیں۔

اس بات سے قطع نظر کریں اخبارِ ثانیٰ کی سرخیاں  
عملی تعاہد و تجدید گی کے کامائیں مطابق ہیں یہ ملحوظ فرمائی مروءۃ

## حضرتِ ہم صلی اللہ علیہ وسلم کا ضمون

کوئی نہ اساعت ہیں ہیں انہوں پر کلام کرنے کا ہم نے وعدہ کیا تھا ان میں سے بیانِ حضرتِ ہم صاحب کے ضمون کا افسوس ہے۔ مودودی اور جماعتِ اسلامی کے خلاف دو مبنی درج ہیں یہ بند سے بند تک دیسیوں اشتہار اور کتابیجے شائع ہوتے ہیں۔ خدا یعنی پہنچ کر بارہا ہم نے انھیں اپنی تھانیٰ نیتیٰ مخصوص اور طلبِ حق کے جذب سے سب سے اس سے پڑھا کذا خالقین کا موقف اور جاہل اسلامی کی اگر ایسا ہم پر مقول اور تین طور پر واضح ہو جاتے اور ہم بھی اس گراہی کی شدت میں اپنے بزرگوں کا ساتھ دیں۔ بلکن قسم ہے وعدہ لاشریک کی جسے ہم سی عربیٰ تبلیغ ایسا ہم و افراد عناد و تماقونیت کے لیے ہے نہ تو پلتے کہ سارا اضیحہ درد سے کہا اٹھا۔ اور ہم ماننا پڑا۔ ان اشتہاروں اور کتابوں کے مصنف (ابن شیک) افراز اور سب و شتم پر صنیف کا اطلاق ہو سکے) یا تو آخرت کے حساب کتاب اور اللہ کے طیم خبری مولے پر صدق دل سے ایمان ہیں و نکتے یا پھر عناد و عبیدت نے انھیں اس قدر خلوب و مفلوج کر دیا ہے کہ مودودی اور جماعتِ اسلامی کو بدنام و سو اکرنے کی قیمت پر وہ دوزخ کی آگ تک کو اڑ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان کی قتوے بازی اور انہم تراشی میں جہاں مدد و ہمیشہ اڑنے کے نظر آیا ہیں، ہمیں نظر آیا کہ وہ نہیں کی موقوفیت تو کیا اقتیار کرتے شریقوں کی سی زبان تک اضیحہ نہیں۔

مودودی سے چند مضاہین سے شک ایسے بھی نظر پڑے جیسی متعین طور پر مودودی صاحب کی اُسی راستے سے اختلاف کیا گیا تھا۔ اختلاف کرنے یقیناً بھر بھری چیزیں ہے اور یہ بھی ہمیں علم کو معتبر نہیں کے بعض امور اپنے دزدار بھی ہے۔ بلکن ہم طرح شربت کے بھرے ٹھلاں کو ایک قطرہ رہرقا سد کرو نیلے ہے اسی طرح ہے

نکہ جعل جہاڑیں۔ اور معاہد صرف ایک حالم (مولانا نانو توی) کا ہے ذکر عمل تھا کہ دوسرے اس مبالغہ دالہاں سے قطع نظر ہم ہم صاحب کے ارشاد کو بالکل تسلیم کر لیتے اگر صورت یہ ہوئی کہ نتوں کے سلیے واسطے دو جہاڑوں کے بوجاؤے ایک ایسی مخالف امیریت کا تیار کر دی پوچھ جو مولانا نانو توی کے باشے، کسی خط اور طلاق مٹا چکے کو فراہر کرنی۔ جیسا کہ مودودی کے خلاف بریلوں اور مکرین حدیث اور بد عینوں وغیرہ کا طرز مل ہے۔ لیکن دائیں اس کی بالکل بریکن ہے۔ ایک بار استفتہ رکی جہارت کو چھڑا ظہر فریاد ہے۔

اور دوسرے بھائی کو لمحہ پر ہوتے ہوئے جس جو سے ہر ایک کا حکم  
یعنی نہیں۔ نہیں کے بغیر کو حکوم ہونا ضروری ہیں:

لیصفیۃ العالیۃ (طبیعت کتب خازن اعزازیہ دیوبند) صفحہ ۲۷  
طرہ کی جہارت ہے۔ جس دوں کسی شو شے یا لفظ کی تبدیلی نہیں۔  
اس کے بعد:-

"الحمد لله رب العالمین کہب کو ملائی شان نو تے باب حق کھننا  
کوی صحت ہے اور ایسا تسلیم الشام ماصحیت حکوم  
ہیں غالی فلسفی سے نہیں" ۴  
یہ صفحہ ۲۵ سطہ ۲۳ کی جہارت ہے۔

ان دو جہاڑوں کو بجا کرنے پر تم صاحب نے ایک بڑی  
الیز فریب اور مخالف اگریگٹر مثال ہیں فرمائی ہے۔ یہ استفتی کی وجہ  
لئی ہی ہے جیسے کوئی شخص تر آئی ہے یا ایسا اندھیں آمنتوں و عملوں  
الصلحتات لئے کوئی قرآن ہی کے کسی دوسرے صفحے اصحاب انتشار  
ذیجاہد الدینوں جو تو درست یہ مثال جعل کر کے تدوین ہو کر کی جو  
نیکن، ایں علم سے پوچھتے ہیں ز کیہ دافعی پیش ہے؟

خوب فرمیتے۔ کوئی شخص استفہا میں پوری کتاب تو لفظ نہیں  
کر سکتا۔ وہ کسی خاص مسئلہ میں صحت کی رہائے اور خیال کو واخچ کرنے  
کے لئے ایک رو جگہ سے ایسی جہاڑیں لے لیتا ہے جن میں صحت کا خیال  
عینہ پوری طرح واخچ جو کہ ماسنے آ بلے۔ گویا اس سے رو جگہ سے  
جہارت لے کر یہ نہیں کیا کہ وچھے صفت کا عینہ اس کتاب ہی راجح  
ہے اس کے برعکس عینہ سامنے آگاہ ہو، اور اس بریکن خفیدہ پر  
متقینوں نے کھڑا کھڑا نتوی داغ داغ ہو بلکہ اس سے ٹھیک ایسی جہاڑیں  
نہیں جو صفت کے عینہ دخیال کو خلایا، لہو ہر ظاہر کر نیوالی ہوں

ہے کہ ان سرخیوں کو پڑھنے والوں کا ہے ان اک دم بال مختلف کسی  
طرف جاتا ہے۔ بالحقین ان کو پڑھ کر یہ جو باتیں ذہن میں آتی ہیں کہ  
کسی بد بخت یا بد نجاتوں سے جعل داپتی تمام ترند و مفعج تحریکات کے  
ساتھ جہاڑیں علیاً کر ایک طرف نسب کرو دی ہیں۔ اور کوئی بعلی  
ہستھا رہ پڑی کیا ہے اور تیس دخیریت کے مرکب ہوتے ہیں۔ اور خود  
سیوری صاحب بھی اس جرم میں شریک و معادون ہیں۔  
پر کم کے کم قصیل ہے جس کی طرف ذہن ان عنوانات سے  
جاتا ہے۔

اب ذر اصل حقیقت کو لاحظہ فرایا جاتے کہ واقعہ کیا  
اوکس طبع ہے۔

واقعہ صرف یہ ہے کہ ایک شعر نے مولانا نانو توی کی کتاب  
لیصفیۃ العالیۃ سے دو جہاڑیں دو مختلف صفوتوں سے بیرونی تینیں وہ  
تینوں کے لئے او رفیقیان دارالعلوم کی خدمت ہیں لیکن صفت کا نام  
لکھ کر چھیج دیں۔ مقیمان دارالعلوم نے آور بھائیں نہ تو اکھٹ سے فتویٰ  
جز دیا کہ ان جہاڑوں کا صفت گمراہ کا فریب ہے اور اسکا لکھ  
فاسد ہوا دوبارہ نکاح کر دیں۔ گویا دوبارہ نکاح دیکھا تو آئے کا  
مسئلہ نسب فاسد (وادیما انابری ٹھنڈا)

اس نتوی کو ایک صاحب نے اپنے صنیلوں میں شائع کیا۔ اور  
حلائے کرام سے مدد بانہ گذاشتہ کی کو دیکھتے اپنے لوگ جو مودودی کی جہادوں  
کو ان کی اپنی جگہ سے الگ کر کے اوکٹر بروت کر کے فتویٰ بازی کیلئے  
لکھیں رہے ہیں۔ وہی بھیں انگوٹی اور آپ کے رائج کیلئے تو سولہ  
نانو توی کی فلاں فلاں جہارت پر کیسے کیتے اس عرض نہیں کی جذبہ۔  
خود آپ کے مفتوحیوں نے آپ ہی کے مقداستے عظیم ہمدرت نانو توی کی  
جہارت پر کفر کا فتویٰ کر دیا ہے۔

یہ ہے محل واقعہ۔ اس جیسی کس حد تک جعل سازی ہے۔ لئے  
مالکوں کی طرف فلٹ جہارت یہ نسب کی گئی ہیں۔ کیا دخل اور جن مودودی  
صاحب کی ہے اس کا نیصلہ ناظرین خدا فرایں۔ صرف ایک اسے ہماری  
تمہاری کے قابل رہ جاتی ہے کہ استفتی نے جو دو جہاڑیں دو صفحوں سے  
لیکر فتویٰ پوچھا تو کب ایچ جعل سازی ہے جیسی ہیں اس کی تصریح یہ ہے  
کہ اقل تعداد اسی جہارت کو ایک بار کر دیا جائے جس میں سے ہر ایک بلا  
نکی اور ابتدی کوچل کی گئی ہو جائے، ایک جعلی جہارت تیار کرنا ہے۔

کیا ان سے اس عقیدہ کے سوچ کوئی بات فلاہر ہوئی ہے؟ کیسا ان سے کولاناتا نا توی کی طرف کسی لیے خیال کی نسبت ہوتی ہے جو ان کے اپنے مصدقہ فیال کے بر عکس ہو۔ اگر ہمیں۔ اور یقیناً نہیں تو پھر سوچا جائے کہ کیا تیسیں ہوتی تعریف ہوتی تو زمر و مرہ ہوتی جعل ہوتی استحقی کا یہ جرم ہوتے ہیں لیکن اس نے دو صفوں سے عبارتیں لی ہیں۔ لیکن اس حرکت سے اس نے کولاناتا توی کے خلاف عقیدہ بات پڑی نہیں کی ہے۔ بلکہ یہی پیش کیا ہے جو کولاناتا کے خیال و عقیدہ ہے اور جس کی تصدیق تو دو صفوں صاحبینے قرآنی ہو۔ پھر اس پر کشف اور تجدید نکال کا فتویٰ نہ کامنہ خصیوں کی خطاب ہو جائیا۔ مستحقی کی؟ اور دوسری صاحبان دو اخراج کی تحریر اور کولاناتا توی کے اس عقیدہ مذکور پر اگر انہوں نے دو فتویٰ کفر میں لگایا تو آخر مستحقی کی پیش کی ہوتی عمارتیں اور کوئی احتجاب ایسی عقیدہ نہ کن لظر آرائیا جس پر فتویٰ لگایا ہے جم بالیقین ہے ہیں۔ اور سرعت مختل قیاس کر سکتا ہے کہ صفویوں نے عبارتوں کا ٹھیک و ہی مطلب بخوا جو ان کا ہے۔ جس کی تصدیق تو دو صفوں صاحب فرضیہ ہیں اور اس مطلب کی حقیقت، مگر زر اکتوں کو نہ کھلتے ہوئے اسی پر کفر کا فتویٰ لگایا اور اگر یعنیں پیش کردہ جاما کردیں اسی پر عقیدہ خود اپنے ہی گھر کا ہے تو ہزار پرس بھی اس فتویٰ کو غلط نہیں کہا جاتا۔ ہزار پرس بھی اس عقیدے کو اپنی شما نہ مانتا۔

جیز یہم دارالعلوم کے فاضل مدیر سے صفویوں سے اپنی فوٹ میں عقیدت کو پوری سعادت مندی کے ساتھ "شوچ چشم" اور "تریپاہن" نہ تراوید۔ اب اپنی سمجھی گی وغیرہ دلیل کا اعلان ملیج کیا ہے اور مونو ڈی کے معاملہ میں بندگان ملزم کے انداز ادب و الشائی قابل تقدیر یہی کی سہی پڑھتے ہیں کہ جماب پوچھنے والوں میں یہ زرد باندھ رہے ہیں کہ

"آپیاء عین الاسلام" میں مقرر ہے یہ غلط عقیدے کا انہر را دو۔ ہمیں یہ کہ جہاں شریعت نے جھوٹ سے وکا۔ اور اسے اپنے دگاہ لہاہے دیں جوں نہ بات کی احانت بھی دی۔ ہمیں جھوٹ کیں جھوٹ کو احباب بھی تسلیم ہو۔ یہ ہماسے نہیں، ہم سے صاحب۔ کے انفاظ ہیں۔ اس کے بعد تصفیۃ العقامہ و یکھن کی بھی کوئی خاص ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ اب غور فرمائیں کہ یہ ضمیم مستحقی نے جن دو عبارتوں کو کیجا پیش کیا ہے

اس کے برخلاف شخص ان الذین آمنو و عملوا الصالات کے بعد اصحابی، انتدار بودتیا ہے وہ تو وہ ایسی عمارتیں جمع کرتے ہیں جن کے سعی قرآن کے سوچی سری بر عکس ہیں۔ جن کا مفہوم پا سے قرآن پر خطا سچی دیکھ لے۔ کیا کوئی اضافہ پس شفعت پر کوہ دلوں شکوہ بکوہیک حکم میں رکھ سکتا ہے۔ کیا ان دلوں کی حکیمی ایک دوسرے کے لئے مثلاً کبی جا سکتی ہیں؟

خدکے لئے بڑھتیں ایجاد اور سے خود کے بستقی کی پیش کردا "جملی عمارت" سے اس کے سوا کیا بھی میں آتی ہے کہ کولاناتا توی "جموہٹ" کی کمی تھیں فرما کر ان کے الگ الگ حکم بیان فرما ہیں اور ایک قسم ان کے نزدیک ایسی ہیں جن سے نی یعنی صفت ہو سکتا ہے۔ بیرون کے ہر ہر جھوٹ کو گناہ تھوڑ کرنا اور نبی و نکار مخصوص ہوتے ہیں اس لئے ہر ہر جھوٹ کو ان کی شان کے خلاف سمجھنا درست نہیں ہو بلکہ یہ کہ اس کے علاوہ بھی کچھ مطلب ان عبارتوں کا ہے؟ اوناں میں کہ عمارت کے بعد اضافات اللہ ارجوئے والے نے جس طرح آیت بلکہ پورے قرآن کا مطلب انتدار کیا ہےاں بھی روایتی صفحہ ۲۳ کی عمارت اور پورے صفحوں کی عمارت کو اٹھ کر یہ کتاب کو اٹھ کر دیا۔ اب تصفیۃ العقامہ اُنھا کو دیکھ لیں یہ بات بالکل نہیں بلکہ دوسری عمارت نے پہلی عمارت سے مگر حضرت نا تو عی کے باقی پھر بھی کو اپنی کیمیہ جس کا نہیں ہے نہیں غد یعنی صفت تبلیغ سے ان کے امیت ہوں ہیں سنتے۔ لکھتے ہیں:-

"پہلی عمارت کا عالم اسی ہے کہ دروغ ای یعنی فحش کا ہر ماہیہ برا باد۔ کام کیاں نہیں۔ نبی کا ہر قسم سے حکم ہونا ضروری ہے"

اس سے بھی ازیادہ دعا احت سے دیکھئے۔ "حضرت نا توی عقیدہ کا پوچھ دیں کہستے ہوئے فرماتے ہیں:-" "عاصی یہ کہ جہاں شریعت نے جھوٹ سے وکا۔ اور اسے اپنے دگاہ لہاہے دیں جوں نہ بات کی احانت بھی دی۔ ہمیں جھوٹ کیں جھوٹ کو احباب بھی تسلیم ہو۔ یہ ہماسے نہیں، ہم سے صاحب۔ کے انفاظ ہیں۔ اس کے بعد تصفیۃ العقامہ و یکھن کی بھی کوئی خاص ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ اب غور فرمائیں کہ یہ ضمیم مستحقی نے جن دو عبارتوں کو کیجا پیش کیا ہے

قانون کا سہارا لے، کوہضرت علیؑ کے خلاف شیخہ دے دیا۔ جن کے نزدیک قانون ہر طبیب اور سپریع امانت سے بالاتر ہے۔

حضرت مکرمہ صاحب اس پر تو محبوں کے مولانا ناٹو تھی کی تفیر کو غلط نہایت کرتے ہوئے ازاں غافیوں کی علمی علم کریں۔ لیکن علم کے نئے جو نظر تسلیح، اختیار فربیا جا رہے ہے وہ الفاظ کے عقایص کو دس فی صدی بھی پورا نہیں کرتا۔ ایک صحیح الگ قائل کو چھینج بھر کیا جائے تو کیا داعیؑ اس نے اضافات کیا؟ کیا بھی وہ دیانت و عمل پر جن کی امید ایک ناٹلیں جل اور کوئی محترم سے رکھنی جا چلتے۔

پھر اگر یہ جمیں بھر کی یا ایک دن کی قسم بھی انعام و غلعت سے بدال دی جاتی ہے۔ ملاحظہ ہوا فرماتے ہیں۔

”گھنیں ذوق نہیں بھی بھتتا ہوں کہ اس کلم کا مشارع صفتی نہیں۔

وہ غلط تہرہ کا مفہوم کے قلوب پر بے بناہ و مستلا رہا ہوا ہے کہ اس میں صورت اور اُس سے مغلوب ہو کر قدر نہ کر سکے کہ ان جبارتوں کا رکار (من و من۔ ح) جیسا وحشت ناک نظر اڑا رہے ان کے دلوں میں تھفاہ و حشت نہیں۔ مگر غیر غلط نہیں ہیں۔ مسریٰ بھی بھکری طبلہ دیا گیا۔“

بچھا کپ سے اُس قلم اعجاز قلم سے تکے ہوتے الفاظ ہیں جو مولانا مودودی کی جبارتوں ہیں سوسو کو سے کفر و ند فوج چکر لاتا ہے۔ اور مفتیان دارالعلوم طالب اللہ قلم کی صریح گائی اور تحقیق فتویٰ بھی اسکے نزدیک غیرہ حیث رسیل اور بحث اپنی کامیاب ہے!۔۔۔ آپ نے سنا ہو گا ایک بزرگ مخصوص گذتے ہیں۔ (اذ اعک) کاغذہ لگانے والے ان بزرگ کے باشے میں اکثر علماء و صلحاء کی رائے یہ تھی اور ہے کہ واقعی ٹھیکے پاسے کے بزرگ ہیں۔ لیکن قانون نے اخیں سولی پر جستہ صادبا!۔۔۔

افکوس یہ قانون پڑا افالم تھا۔ اس نے نہیں سوچا کہ منصور شریعت حب اپنی اور فنا تیرتی فی ذات باری ہیں یہ تماٹع فیزار ہیں جو چلہ آپ کا سن کر شمر ساز کئے!

ذرا الیک نظر ہراس مثاث پر ڈال لیجئے جو تمہارے دی گئی یعنی مستحقی نے مختلف جگہ کی عمارتوں اس طبع جو ردی ہیں یعنی ان الذين آمنوا کے بعد کوئی اصحاب المأثر جوڑے۔ فحصل کھیجئے۔ ایک شخص

اس سے لیا مقصد ہے۔ کیسے عقیدے کا آپ کہہ رہی ہیں؟ کوئا خیہدہ ہے جس پر یہ چاند ماری۔ ہے بھت حقیقی کی جیارت اور دعوت لے پھونوں لگا کار خلام نبی واللہ تھی نے تو کمی فاسد دھان میں عقیدے کی نسبت مولانا ناٹو تھی کی طرف کی نہیں۔ نہ مذکور تھی حقیقت شدید عقیدے کے سوا اپنی کی عقیدے کا ذکر ہے، پھر یہ آپ کو اپنے عقیدے کا ذکر کر رہے ہیں وہیں چرکی داڑھی میں تکلا“ والی بات تو نہیں۔۔۔ سب دھوکے سے اپنے سکتے ہیں کہ جماعت اسلامی کی طرف سے کمی مولانا ناٹو تھی کی طرف انبیاء کے باب میں کسی باطل عقیدے کی نسبت نہیں کی گئی اور یہی سکنی باقی بہب کہ مولانا ناٹو تھی کی طرف ۵۰ بھی جذبات پر عقل کے غالب بھتھ کے نادی میں۔ وہ بھی جانتے ہیں کہ مولانا ناٹو تھی کے عقیدے کے طبق انبیاء بشر کیمی قائمے اور مخصوص بھی۔

”تم صاحب سے اپنے طور پر سمعوں میں فریادہ تر جو کچھ المعاشر ۵۰ دہی ہے جس کے باشے ہیں، ہم لگز شستہ اشاعت ہیں کافی کہہ آئے ہیں۔ اس نے اس کے باب میں ہر جھر پہاڑے اور ان کے خدا میں پڑھ کر فیصل کیے اور جسے چاہے ہر حق سمجھے۔ فی الحال تو آپ یہ ملا خطا کیجئے کہ مولانا ناٹو تھی پر کفر اور حجہ دین کا حکم کا تجویز کا لگائے واپسے جویں غافروں کے حق میں یہ تم صاحب قبلہ نہیں شفت و ترمی اور جس نے کام لیا ہے۔ فرماتے ہیں۔۔۔

”اگر صرف دہی عمارتیں بھی ملنے رکھی جائیں جوستھی نے کمزوریت (۶) کر کے لفڑی کیں تب ہیں ان پر لفڑا ٹھہرگا ملے ہاں ملے ہے زمانیں ملے ملے ہیں۔ ملے ملے کا انتہا بھی نہیں میرے خال میں حصہ بیان مفتیان کرائے ہے اس انتہا میں تصارع صرف تماٹع (۷) ہے اسے اور اخونے نے جبارتوں کو مسریٰ دیکھ کر جن کا ہموان پہنچیاں؛ باقی سے کٹ کر زار و حشت ناک (ساد ۹) تھا۔ جو رکھ کر بھر جادیا۔“ ملا خطا فریاد آپ نے۔ یہ آن بزرگ کے الفاظ ہیں جن کی تماٹع ملت اس طبع کے راقمات سے بھری پڑی ہے کہ انتہا کے شیوا ہیں نے انتہا کی خاطر دست عزیز اور اولاد نکل کی پڑا نہیں کی۔ جن کے بزرگوں سمیت ٹک پر عہد شرعی جاری کر دی۔ جن کے قاضی نے ایک یہودی ایک کوہضرت علی صیہنے بزرگ کے مقابلہ میں

کادع ہے دارالفنون اور کتبخانہ تھا کہ جو لوگ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں انھیں ملت اسلام میں سے خدا کی مجے دوسری ملت قرار دو۔ اس کی ہر خبر پر تقریر میں علوم اسلام ہی کے تعلقیں بیانات اور بغیر متنہ ہیں اس کی ایک ایک کتاب کو اٹھا کر یوم کیوں شوں، سریا یہ داروں، بدعتوں اور مغرب پرستوں سے زد بدل لڑتے ہیں اس نے جو حکیم جس جس ازاز از الحرام ہے اس پر آپ کیمیر کہیں غلط ہونے اور حد سے گزر جانے کا الزام تو لگاتے ہیں۔ لیکن یہ الزام کہ اسکی بعض عبارتوں کا محل زندگہ اور فخر ہے دلیل چاہتا ہے۔ دلیل جو اسی زندگی پر موت کے الزام کے شایان شان بھی جائے۔ ایک اپا ایک شخص پرست اور زنا محبیں از بر دست الزام رکاریں اور شہادت اُنگی چلتے وہیں کہ یہ چار اقسام ہے۔ یہم ایسا ہی بحثتے ہیں الفاظوں سے حکیم اور خود ہی مدعی خود ہی نجی جس باتیں۔

ہم نے اینیاء کے باب میں مودودی صاحب کی بعض جبارتیں گورنمنٹ اشاعت ہیں ہیں کی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں تو اس باب میں بھی اور حوالہ بھی عفاقت و بہتری کے باب میں بھی مزید دو چارہ منہیں جبارتیں پیش کر دیں۔ لیکن اس کے ساتھ آپ کا بھی ذریض ہے کہ مودودی کی ایک دو جبارتیں ایسی پیش فرمائیں جو آپ کے بیان فرودہ عقاید پاٹلے پر صراحت یا انتہا نہ دالت کرتی ہیں اور چار غیر جواب تبدیل اور لوگ مان لیں گے اسی واقعی ان جبارتوں کا یہی مطلب ہے۔

ربا و طریق جارحانہ سے آپ نے اختیار فرمایا ہے تو وہ ایسا ہی ہے جیسے بر طیوی اور بدایوی حقیقت مولانا قاسم مولوی رشدی احمد مولانا احمد عبداللہ غیر ہم کے متعلق اختیار کرتے ہوئے کہیں کہ وصاحب رسول اللہ کو روایی رشید تو کہتے ہیں ہم بھی جہادت کر کے رسول اللہ کی برائی ہم سکتے ہیں۔ لوصاحب مولوی قاسم تو کہتے ہیں بھی جی بھی جھوٹ پہنتے۔ تھے لوصاحب مولوی اسماعیل تو کہتے ہیں کہ نسانیں رسول اللہ کے انصور ہیں بہتر کا کسے بھیں کا انصور ہے جو غیر و دریشا شریعت افتاث۔

محترماً آپ نے خفہتہ ہیں، اگر تو کہدیا کہ آپ کے مفہموں کا تقدیم اصل میں خود مستحق ہے پاں ہوئے۔ لیکن اس نے جملی جہاد سالکیں کی ہے۔ لیکن کیا آپ واقعی سمجھتے ہیں کہ مہندوپاک میں سب عقل کے اندر ہے اور اُتو کے چھٹے ہیں جو آپ کی ہربات کو

کہتا ہے۔ جو لوگ اسکا لاستے وہ دو خی ہے ایکا یہ قول حکیم فخر کے سلے کافی ہیں۔ کیا اس میں ذرا بھی جواز کی گنجائش ہے؟ ظاہر ہے کہ کوئی گنجائش نہیں۔ حالانکہ مستحقتی کی پیش کردہ عمارتوں کے باشے میں ہم صاحب خود فرماتے ہیں کہ ”ذلیل پر کفر کا حملہ“ مکتاہ ہو زمانی اعتدالیں ساخت پہنچ کا اتهام۔ فرماتے کیا یہی مطابقت مثال اور مثل لا میں ہوتی ہے؟

حضرت ہم صاحب نے بہت سی مثالوں سے بیانات کیلئے کہہ ہے۔ مخفی کا مطلب اس کی بھروسی زندگی کو سانسے بکاری سانجا ہے۔ یہ شک فرمایا۔ ہم اور جماعت اسلامی کا کوئی دعا نہ اڑ رکھی نہیں کہتا کہ مولانا (تو یعنی نوروز بالمشهد عثمانی) بالطف کا شکار تھے۔ مولانا کی پاکیزہ زندگی اور اعمال کے بامیت ہیں جو ایک حرف اغتریں کے روایا اور ہو سکتے ہیں۔ لیکن باختلافہ۔ اسی دار الخلق جو پیغمبر تھا۔ مولانا مودودی کی زندگی پر بہ دلیل روشنی ڈالنے چوتے بیانات و فرماتے ہیں کہ مولانا فاسق و فاجر ہیں اور عقیدہ مگراہ و عاصی۔ اگر بھروسی زندگی کی لائق الفاظ میں سے چند الفاظ کا نام ہیں تو قبلہ بیان کہ آن چند عبارتوں کے علاوہ بھیں بالآخر خالی ہوں فراہمیا جاؤ ہے اور کتنی جبارتیں مودودی نے خس دفعہ اور احادیث زندگی کی کھی ہیں یا اسکے اعمال ان کے بدکاری و حصیت کی وجہ پر بتی ہیں۔ آپ شکل حس اپنے عبارتوں کے لاستے ہیں۔ جن کا مطلب آپ کے نزدیک بڑا اخوب ہے۔ اگر اسی کا نام آپ کے نزدیک بھروسی زندگی کو سیعیں برسیوں اسلام میں کھل کر پیش ہے۔ اور اگر نہیں تو پھر ان چند عبارتوں کی خالی بھیں پر فتح کرنے کے لئے مودودی کی بھروسی زندگی سامنے لایتے۔ خوام بیچاروں کے سامنے اس کی بھروسی زندگی کو سیعیں برسیوں اسلام اسلام کی رث لگاتے جا رہا ہے اور جیسا کہ آپ نے ”فطری حکومت“ میں لکھا ہے خونیک حکومت، آئینی کا خونیک نہیں ہے اور قوم کا اس کا مرہنی نہیں ہونا چاہتے۔ اور اس کی بھروسی اس کے دیکھتے ہیں قرآن اور حدیث ہی سے بھروسی پا ستے ہیں۔ پاکستانی حکومتوں نے اسے بھالی بڑھانے کا فیصلہ کیا پھر عمر قیس کردی اور آخر کار کہا کہ معافی مانگ لے۔ اس نے انکار کر دیا اور۔۔۔۔ اور عوام یہی جلتے ہیں کہ اس کا جو تم صرف یہ تھا کہ وہ محمد عربی کو آخری بھی ملنے

ہی سریع الدلالت اور دو اخیق المفہوم تھیں تو آپ کے مخفتوں کو کسی ہو گیا تھا کہ اسے بہرے ہمیں تکے اک دم تجیریز نکاج تک جا پہنچے لقول شیخ نے سرداڑا تجیریز ا۔ کوئی ہمیں آنکھ دالا مخالفت میں اکر کی کو لوٹتی تو کہہ سکتا ہے کہ وہ نہ تھیں کہہ سکتا۔

پھر میں کہتا ہوں مخفتوں کی اخلاطی بھی نظر انداز کیجئے۔ میکن یہ دعوت کے مخفتوں نگاری کی تجھی نے کتب کہا کہ مولانا نانو توی کی جبارتوں کے وہ پہنچائی ہیں جن کی تجدید کی رسمت اپ فراہم ہے ہیں۔ وہ تو صرف تسلیت ہے اُتھیں رفیق الفافت اور تکفیر کا جو طریقہ آپ کے کیکب سے جاری ہے۔ اسے ای طریقہ کو اگر دوسرے اختیار کریں تو وہ ملنا نانو توی اور تادیں اللہ اور مولانا نانو توی۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ اسے و مجتہدین اور شیعیت اہل بھی ہوت ہونے سے زکیں گے۔ آپ کی سب سے بڑی دلیل مولانا نانو توی کے تجدید نکاج والے مخفتوں یہ ہے کہ مولانا کی زندگی چند سرداڑا پاولیت و حفاظت ہے اس لئے اسکی ہربات کا وہی مطلب ہے جسے گواہ اعتماد و خطاطے بالا ہو۔ میں اور مجھے جیسے ہزار پانصوہ می تو آپ کی اس دلیل پر تسلیم کر دیں گے۔ میکن کی بریلوی اور تفسیری محقق اور خارجی اور ساسے ہی فرماتے اور گروہ اپنے اپنے بزرگوں کے بارے میں دیکھیں خالی ہمیں رہنمایا اپ پہنچنے بزرگوں کے بارے میں جو بطور دلیل ظاہر فرمائے ہے ہمیں تدبیک میں تمام فرقوں کا اپنے بزرگوں سے استدلال اور استاد شرعی مالا تباہ ۹۷ کیا ان فرقوں نے اپنے اپنے بزرگوں کے کمال تجدیدی اور کرامت و کشفت کی رواداریں قلمبند ہمیں کر رکھیں جن سکھیں پر وہ ہمیں مجے کر۔ اور کہیں مجے کیا کہ۔ سب ہیں کہ جائے بزرگ پڑسے خدا رسیدہ تھے۔ اس لئے اس کی ہربات کا مطلب تھیک قرآن و حدیث کا مطلب ہے ।

خدا ہی جانتا ہے کہ آپ نے اولاداً مودودی کی سب ہمیں تو چند جی کتابیں پوری پڑھیں یا نہیں پڑھیں۔ کم سے کم ہمیں آنکھ جس عقرض مختصم سے پوچھا کہ بھائی تم مودودی کے جس عقیدہ پر یعنی کہ کوئی ہو وہ تم نے کہاں دیکھا ہے تو ہمیں کوئی وجہ بدلنا کو فسلاں کتاب پیش دھانچے۔ بعض نے تو کہا کہ ہمیں کیا مسیت پڑی پیسے جو ایک گمراہ شخص کی کتابیں پڑھیں اور بعض جو ذرا اعقل مند تھے پس کوڑاں کتابیں یہ عقیدہ دیج ہے۔ عرض کیا گیا کہ آپ نے

اکھیں بندگ کے بلا دلیل تسلیم کریں گے۔ آپ این بعد البر پر فتوسے لگاتے کی جاتے اس مودودی پر قتوی لگاتے ہیں جس نے این ہدایہ کی علی ہوتی تھی کتاب سے لفظ ب لفظ ترجیح کیا اور مخصوص علی احتلاف کے درمیان اس عالمیان سطح پر اُتر آتے ہیں کہ ہمارے بزرگ مولانا نانو توی ایسے تھے دیسے تھے۔ اس لئے ان کی ہربات سو فیصد می درست اور مودودی ایسا ہے اور ویسا ہے اس لئے اس کی ایسی بات چنان مفصل آخیز کیا آپ کو تہیں معلوم کر الگ مولانا مونانا نانو توی کی بڑائی ثابت کرنے کے لئے حضرت کی تھما نیفت اور آپ کی شائع کردہ موعظ قاسمی موجود ہے تو مودودی صاحب کا مقام و مرتبہ و اخراج کرنے والی خوداں کی سیکڑوں تھما نیفت موجود ہیں اور سو اخراج قائم جیسی کوئی کتاب ان کے معتقدین بھی شائع کر سکتے تھے۔ اگر رواہت و تاخیج اور سو اخراج و تذکرہ کے باب میں وہ لیے ہی نشریخ دل ردادار سعوم اور زیک ہوتے بخت سو اخراج کی سی کے مصنف مولانا منظار حسین گیلانی مدققاً ہیں۔ مانکہ مودودی صاحب کی زندگی سے انکا ایسا نادر تذکرہ تویس کی جہاد و اسیت کی کرامت و کشفت کی جگہ انہی زندگی و اخراج اور طرقہ ہادی کو سو سبب نہ کر سکتا۔ میکن یہ تو لا زما اسے لکھا۔ اپنے الگ مودودی صاحب کی زندگی قول اور عمل اور بالمراعف ہیج عن المسکن میں اس طرح گذری ہے کہ دیوبند کے علماء میں حق سے لے کر دنیا بھر کے قادریانی بھی اہل قرآن و غیرہ وغیرہ ملک چاروں طرف سے ان پر چڑھ دیتے تیز اور شندہ طریقے پر یقیناً جلاستے۔ کافر نیا ازدیقی طیور دیا۔ گالیاں دیں اخیت اہل فریادیا۔ ہارم دین دست را در دادا در دعا و دنائل کے شکر کے زور سے پھانٹی کے سختے تک پھانٹا۔ لیکن وہ خخش۔ دیکھ مددوز ندین ایک دن کو اپنے مرفق اپنی دعویت اپنے مشہ سے ہمیں پہنچا اس نے جدیت کے بدل میں خبریں، ہمیں کہا۔ کچال کے بدل میں کچالی ہمیں دی۔ وہ یہی کہتا رہا اور اسی جیسی کہدا رہے کہ صفا کا خوف اور آنرست کی جواب دیجی کا احساس رکھ کر اخراج اض کرو اور جواب لو۔ قرآن و حدیث سے صیری فلسفیاں و اخراج کرو۔ اور صیر امر حکم کا دو۔

گستاخی معاف ہا۔ آپ نے کاملہ کاملہ پر ثابت کرنے میں صرف کر دیتے ہیں کہ دعوت کے مخفتوں نگارے مولانا نانو توی کی ہمارت میں جن مخالف طائفی معافی کا اسکان دھکایا ہے وہ سولنکی چارتوں پر بیٹھا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ عبارت اگر اتنی

کی اگس کرایہ پر تو وجہ کرو جو باطل کے ذمی انباروں فی دا ب تر  
نکل رہی ہے۔ تم خود تو باطل کے آئے ہتھیاروں والی کراس بات پر  
وہ مانند ہجھٹے کر نہیں سکے ساکے خداون پر شیطان کا قبضہ ہے  
جلائے اور ایک محدود ترہ استمیے ہیں اسلام کی کشتی میں صومت قائم  
ہے جس کی ظاہری بگ ڈور تھکے اپنے ہاتھوں میں پر اور تم سیدھے  
ساکے سملاندیں سے کہہ سکو کہ اسلام آزاد ہے ہم آزاد ہیں لیکن انہیں کہہ  
دو انسے اس طرزِ زندگی پر راضی نہیں ہیں۔ اور اسلام کی ہمہ یادیوں  
سے کس سر کھفت اٹھے ہیں تو آخر تم ان کے آٹھے کیوں آستہ ہو۔ تم  
یکوں یہ چاہتے ہیں کفر کے تاریک اسماں اللہ اور پر اسلام کا لیکن  
بھی کہیں چھکتے نہ پاسے۔

میں اخھڑ جڑ کر کہتے ہیں کہ ایک بار حدیث دلستہ اتحاد و  
حدیث کی راہ نکالنے پر المفت کرو۔ مورد دی اور جماعت اسلامی  
ایک پیز کا نام نہیں ہے۔ یہ تہاری بدیکی عصیت ہے جو قرآن  
مورد دی کو نشانہ اور کھلوٹا بنا رکھا ہے۔ نہماں سے اسی طرزِ عمل نے  
ایک علیٰ مسئلہ کو شخصیات کی طوف موڑ دیا ہے۔ میں کہتا ہوں مورد دی  
کو قدم دل سے نکال دو۔ وہ اگر تھا میے لفظوں میں اسی دل دین جائی  
و نہ فوٹا اس من ذکار، ہے تو اس کا جیل دل سے نکانا اور بھی خوبی  
ہے۔ آخر ہندوستان ہر قوم اس کے نام پیغ کی روٹ کوں نگذانے ہے۔  
یہاں کی جماعت اسلامی سے مدد دی کالیا دا سلاہ۔ تم اگر مورد دی کے  
کاپوں کو دو رکے جماعت اسلامی سے مغلصانہ چن دیا ہیں اگر کوئی حقیقی  
اور نہ نافرے فی صدقی یعنی ہے کہ تھاق کی بھن بیان خلیج پڑھ جائے تو کی  
اور جماعت اسلامی کی معرفتہ زندگی دگرا ہی ہو ایں علی ہو کر جاں بنی۔  
اور اگر جماعت اسلامی سے مذاہست و مصالحت نہ مارٹسی  
لقطع نظر نہیں دی مفادا و حکمت و بالیسی کرنے مضر ہے تو کم سے کم  
جاں بیدار رہنا تو نامکن نہیں ہے۔ یہ آخر کس لتر آن کس سے بیدار کیم  
کر کہ اگر حکم نہ بتایا ہے کہ میں پارستے والے مورد دی کی عالمت  
کو کرو اور ضرور کرو۔ اور جماعت اسلامی والوں کا راستہ رکو اور ضرور  
رو کو۔ ہم نہیں جانتے وہ کیسے ایمان ہے جو حصے ہے جیسا دا خلاف کے  
باعث اپنے ہیم مذہبوں کی ذلت و رسوائی اور کلفت و عصیت سے  
تسین پاتا ہے۔

بکی شبجوہ الاسلام من علمائے

خود کی کتاب پڑھی ہے؟ تو اس طرح کے بے شکر بذابھے جن سے ظاہر  
ہو اکر پڑھا تو درکار کتاب کی صورت بھی نہیں دیکھی گئی۔ جندا یہے۔  
دنیا کا کوئی تا توں افلاق اس نظر کو جائز کہا سکتا ہے کہی صرف کی  
حمدہ بالا باؤں میں سے پڑھی تو ایک نہ جائے اور ادھر ادھر سے میں  
مشناکر نوے کفر و زندگی کے جڑ دیتے جائیں۔ اگر بکار فراز دو گ  
آخرت اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تو کہاں اس کا شوہر نہیں کہ  
اللہ تعالیٰ ان سے اس علم کا چاہی سہ کرے گا؟ کیا وہ یہ سمجھے ہوتے ہیں کہ  
ان کی طرح اللہ تعالیٰ کو بھی مدد دی سے تعجب ہے اور مدد دی پر  
تم اسٹے ہو رہے ہو رہا اس کے ہواب میں علامہ کو تور و غلان عطا کر جائیں  
ماشہم حاشا۔ میرے دوست اور بزرگوں ادینا کی پاپا قادری اور اشر  
کی الفصاف پسندی کو مجھ سے بھیں زیادہ تم جستے ہو۔ میرے علم کو نہیں  
زیادہ تہسارا دیکھ لیا۔ مجھے ہزار لگا تم جیلی اور کوکار۔ بے اگر  
واقعی قم صدق دل سے یہ سمجھتے ہو کہ مورد دی کی زیادتے زیادہ ہی  
اور جماعت اسلامی سے تابحید امکان نہیں تھا۔ تھا اسی کے  
دلن پڑھاۓ گی۔ اور اللہ کے یہاں تھا راشمار جب ہدین فیں اس پوچھا  
توبے شک قریحی حضرت کمال الغفت کرو۔ کچھ اچھا ہو۔ فتو۔ لکا۔ لیکن  
اگر خدا غواستہ قم بغیر علم صحیح اور دلیل رہش کے یہی اٹھلی کوچ کیا زانہ  
اجام دیتھے تو دنیا میں تو ممکن ہے ہم بھی ہزار پانچ سو لکھ میں  
پر عرصہ حیات تک رس کر دو اور دو جاہر اور کو دعوت اسلامی سے بکو دو  
لیکن قیامت کے دن اس شخص کے نئے غافیت کی کوئی توقع نہیں کی  
جا سکتی جبکہ اللہ کی جانب سے متواتر الخير بخلافی سے روکے والوں  
کا خطاب مل جائے۔ کیا تم اللہ سے عہدہ برآ ہوئے کی ملکی اکیل ہوئے  
رسکھتے ہو۔

قم ہنسو گے غصہ کر دے کہ ایک خاص فناہر ایک جاہل و  
تاہل ایک بے زور و نار بیک تھیں وعظ سنانے کی مستانی کر رہا ہے۔  
بے شک جس اس قابل نہیں ہوں۔ لیکن یہ سیری دیکی آدا نہیں میرا  
اپنا دعاظ نہیں، یہ دین فطرت کی آدا ہے۔ میرے سید اور کاظمی ہے  
دل درد من کی فریاد ہے۔ قم میرے حیرت پوکو سر بازار گیل دو۔  
مجھے جو چاہو سنا دو۔ لیکن خدا کے لئے دین فطرت کی بیوچ بیتاب کا  
دہ نالیٰ نیم شی ڈسٹن ہو جو شفاقت بین الہیں اور شفاقت بین المؤمنین کی  
قیامت بصری پر بلند ہو کر گوچ رہا ہے۔ خدا کے لئے دین صیغت

آئی تھی۔ اگر اس شغل سمجھنے کو دیکھا جاتے ہے تو وودی صاحب کے خلاف بطور ناشائستہ مھول بنالیا گیا ہے تو تمہارا صلف معاہدین تو اس کا تصور اور وہم بھی نہ کر سکتے۔ اور کیسے کہ تم جب کہ تھیں معلوم تھا کہ فرقہ اسلام اور صاحب امیرت کی نہاد کا نام نہیں ہے وہ جانتے تھے کہ خالدین ویلشہ جیسے صحابی مصلی اللہ علیہ وسلم نسبتیے لوگوں کو قتل کرنا ہے جسنوں نے ظہار جوان کے خلاف میتے کے سماں پر یہ کافرہ لگایا تھا تو عقلی اور قیاسی طور پر نہائے فیصلہ مفتولین کے کاذب ہے نہ کے باوجود رسول اللہ ﷺ خالد رضا خدا ہوتے تھے اور بعض ایک فیصلہ امکان صدق کو قابل قبول سمجھتے ہوئے فیصلہ صادر ریکا تھا کہ اعلان اسلام کے بعد اخیں کافر ہوتے قتل کرنا تھیں زیارت تھا۔

دنیا کی عدالتیں شاہد ہیں کہ دین کو کیا شخص شک کا فائدہ بھی قاتل کو ملتا ہے اور ہزاروں صلح شہادتوں کے باوجود محسن شک کی بنتا پر قاتل جانشی سے بچ جاتا ہے۔ تو کیا وودی صاحب کے سو المیں یہ نظریۃ الفحافت اتنا پلٹ جانا چاہتے کہ ان کے ہون ہٹھے کی سیکڑوں ناطقی شہادتوں کے باوجود محسن شک اور وہم و قیاس کی بناء پر اخیں کافر اور ابتدی ہجومی شکر ادا دیا جاتے ہے؟

یہی موقع پر لا جواب ہو کر بعض کرم فرمائیتیں کہ ہم نے کافر کہب کہا ہے یہ جواب بالکل جھوٹ ہے۔ تو یہ کفر جائز ہے میں محتی ایں کو اس کی قدر شوگ فرداں کے الگ ہیں اس کا اندازہ آپ نے مجید یہ نکاح تک نہ تو سے کر دیا۔ دسوں کا پوچھ اور اشتہار و نہیں ہم نے صراحت اور دلائل زندق و خارجت اور الحاد و کفر کے علاوہ دیکھے ہیں اور یہی کیا مسکون کریں کہ تم اہم اہمیت میں بقیں کام کر اور صحابہ کے مقابلہ و خداوں کو تسلیم کرنے والا کہا اور ثابت کیا جائے ہے۔ کیا اس کے بعد بھی ایسا ان کا کوئی وہ باقی رہ جائیتے ہے کہ اس کا پیشہ دار اور الگ ہیں کہم کافر نہیں تھے اور ان کی شان اُنہیں تھیں کی زندگی جو یوں کہے کہ زید کو کچھ نظر نہیں آتا اور اس پر کوئی کہے کہ تو سے زید کو اونٹھا کہتے تو یہ حصہ میتے ہے تو اب کہہ ہو کہ نہیں جس کا اندھا نہیں کہا۔

۹) اگر شرعاً اشتافت میں حضرت پیغمبر صاحب کے جس خطاطی طبعہ دعوت کا تذکرہ کیا گیا ہے اس کے باعثے میں الجمعۃ ہو تو فتنہ نہیں، بلکہ پیغمبر صاحب نے تحریری بیان شانہ بیان جس کے پیشہ الفاظ تھیں ہیں۔

فہم اکثر قوامی دوست بھی کہا۔

روورا ہے اسلام اپنے ملکاء کے مخدوں۔ لیکن ملکہ کو اٹھکیتے ہے اسکو لک پکھ پرداہیں۔

ناکثر حرم مستقیم لصواب متن، پیغاف مقصوس تحفظ اشہد  
ناکثر فالم مبنیٰ مخالف کے حق میں مردی کہتے ہیں اور اپنی  
خطا کو سراہتہ اور صواب پھیرتے ہیتے ہیں)

فایقہ المحرر فیت الدین، والیحہ الموثق خدیابرا مشہد  
دپس یہ حال ہے تو تم کس سے دین واری کی توقع کھینچیں  
کس کی راستے پر بھروسہ کریں۔

دایا العطا ہے جامع بیان الحلم و فتحہ لابن عبد الرزاق (الحدی)  
بے محل نہ ہو گا اگر ابن عبید البری کی زبانی ایک درود است  
اسی بھیں کردوں جن سے معلوم چوکر ہائے عالم دخانیں اسلام فتویٰ  
شیئے میں کتنی احتیاط برستے اور کتنا غوف آئی مخصوص فریاد تھے۔

عبد الرحمن زین الدین سعی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے  
ایک سو میں صحابی ریکھے ہیں، سعید کسی مجع ہوتے تھے بلکہ ان جس کو  
ہر ایک بھی چاہتا تھا کہ میں نہیں کوئی اور قتوی اور یادیت شانے  
ہر صحابی اس سے گھبرا تھا۔

ابوالحاق کہتے ہیں زمانہ گذشتہ کا یہ عالم میں نہ کوئی تھوڑا  
سے دیکھا ہے کہ جب کوئی شخص کوئی مسئلہ پر چھپتے آتا تو لوگ اسے ملک  
 مجلس نے پھر تے۔ علام فتویٰ یونیٹ سے ڈستے تھے۔ آخر سے سعید بن ابی  
کے پاس پہنچا دیا جاتا۔ سعید کو اس کو رسکے علام جری ٹکے قلب سے  
یاد کرتے تھے۔ کوئی کفر تو فتویٰ دینے میں وہ مقابلاً کام بھیخت تھے۔

سعون بن سعید فرموا کرتے تھے کہ فتویٰ دینے کی سببے زیادہ  
جرأت اسی میں پڑتی ہے جس کے اس سبب سے کام ملک موتا ہے۔ یہ کسی  
نادانی ہے کہ اسی کے پاس علم تو حکم اسماہ ہے اور بھیت یہ لگتے ہے کہ  
تمام دکمال عن اس کے قابوں اگلے۔

حضرت خدا نقش نے فرمایا۔ تین ہی ہم کے کوئی فتویٰ دینے ہیں  
ناج و مسوخ کے عالم۔ انجمنت کے حکام۔ اور سب سیم المقوی ہے!  
یاد کئے ہے روایات حضرت آن ہم فقیہ مصال کے باب  
میں وارد ہوئی ہیں جو فرماتے ہیں سے تھے۔ اور جن میں تھی کے غلطی  
کو جانسے کوئی بڑی انحراف اور جاتی اسی بر بادی نہ ہو میں نہیں  
لہ اور واضح ہو کہ اسی تجھیں جیسا اعلیٰ صلیلین پر کفر کرتے، اکابر ملک بزرگوں کوئی ملک

حضرت خواہ جناب ادم ملیلہ اسلام کی پسلی سے پیدا کی گئیں تھیں۔ یا امر تورات قرآن اور احادیث صاحب سے ثابت ہے۔ لیکن مودودی حسن کو ملی عالم کی امن سلطنتی حقیقت سے بھی انکار ہے۔ ملکت کا مہماں سلطنتی (۳) حق تعالیٰ نے دخلن منحاز و جھاؤ را مجہد نہیں بلکہ مرتضیٰ بندار اک حضرت خواہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم مسیح مبارکہ اک سے متولد ہوئی تھیں۔ صحت کا لمب مذکور مطری، اتنا ہے۔

(۴) اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ حضرت خواہ کی پسلی سے پیدا شدہ نہائیں میں مودودی صاحب کی مطلق العنان اور نصیلان کی تحریف کاری الحاد و زندقی ہے یا نہیں۔ صحت کا مہماں اس کے لئے فوجاہت اسلامی کے باسے جو جلسازی اور دعا بازی کا یکساں تصور ناظرین کو دیکھتے فرمادیا تھا کہ اگر رعایتی، حیاتی کے شوہر میں ہم تمہارے نزدیکے نزدیک خطا کا وفا شائع کرنے کا ارادہ نہ کر دا راجح علم پر حضرت ادم کی پسلی سے پیدا شدہ نہائی تحریف فی القرآن اور اور الحاد و زندقی ہے اور اسی طرح کی تحریفات ان کے قلم سوا کثر پہنچی رہتی ہیں۔

ان گھوشنائیوں کے بعد دلدادی میں صاحب نے ٹھیک باری انداز میں مولانا نادی کی قصیدہ فرمائی۔ اور مودودی صاحب کو سزا دید کالاں عطا فرمائی ہیں۔ اس طرح کی تبلیغاتوں پر سچ کچھ کہنے ہیں کہنا چاہتے۔ کیونکہ جن لوگوں کا ططرہ ایضاً ہی کھلی بازی اور فروع و سازی ہجھائیں کوئی شرطیت کوئی کہاں تک جو اب ہے۔

اب فرمادی شیخ کے دارالعلوم میں از ہر شاہ صاحب کے مصنفوں "حضرت خواہ پیر را شکاو اخہ" اسی ساقیدہ مصنفوں کی تائید میں شائع ہوا ہے۔ جن میں الخوب نے دلدادی صاحب کے فرمودات کو بالکل برحق پھیراتے ہوتے فرمائے کہ قرآن و حدیث سے کسی شک و شبیہ کیغیر پر نامہت ہو گا اسی کو حضرت خواہ حضرت ادم کی پسلی سے پیدا کی گئیں۔ کو یا مودودی صاحب کا اس سے انکار فرض صرسچ سے انکاستہ۔ اور فرعی کے مکمل کو کافر کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے؟

ان ہر دو حضرات نے جو کچھ دلائی ہیں ان کی حقیقت کوئی  
سے پہلے ہم تباہ اپ کہتا دیں کہ ان لوگوں کی مثال اس طبقہ نادان  
بھی ہے جس سے ستاروں کی اونچائی دیکھ کر کہا تھا کہ ان سے اسکے کہنیں  
ہو سکتا۔ اور جب اقبال نے کھدیا کہ عزیزم۔

ستاروں سے آئے جہاں اور بھی ہے  
تو اس طبقہ نادان سے کہا کہ تم کافر ہو۔

"جب درجوت دلی موروف اور دری تلاشی میں ہری عرب  
میور کے ایک تلاشائی کی گیا ہے جن کا مصنفوں یہ ہے  
کہ معا پہنچا پہنچنے ہو سکتے۔ یہ مصنفوں میرے سلک کے  
بالکل طاقت اور منافی ہے۔۔۔"

اب دعوت ۶۲۷ ایج طاشہ میر ستم صاحب نے تحریکی اقرار فرمایا ہے کہ:-

"بے نقطہ ایسا ہے جو آپ نے شائع فرمائے ہے:-  
پوری قبیلیں کے خر، بیش مندہ گردہ دعوت طاخطلفت رہیں۔  
اہم دعوت اسی قبیلیہ کے الجھیتہ میں شائع کردہ تحریر میں ہے مثلاً  
فوجاہت اسلامی کے باسے جو جلسازی اور دعا بازی کا یکساں  
تصور ناظرین کو دیکھتے فرمادیا تھا کہ اگر رعایتی، حیاتی کے شوہر میں  
ہم تمہارے نزدیکے نزدیک خطا کا وفا شائع کرنے کا ارادہ نہ کر دا راجح  
علم پر حضرت ادم صاحب پیشی اعتراف پر پورہ نہ ہو جانتے تو جماعتی علمی  
وادوں پر یہک لیے ہو جرم کا اثبات ہو جائے جس کا تعمیہ دان کا بڑے  
سے بڑا دشمن ٹھیک ہیں کر سکتا۔

اہم صاحب نے "اعتراف" کے ساقہ اگر پر بہت بچتا دیں  
و تطویل فرماتی ہے۔ لیکن اس طرح کی ادیلس کیا وقعت رکھتی ہیں،  
اس کا اندازہ نہ نہ نظریں نہ سایلیں۔ جس خط کو وہ خود اسی نام سے  
لپھے سلک کے خلاف اور منافی کھوپکے۔ چرا رسی کو اپنا مامن مطالی  
سلک اور موافقی عقیدہ ٹھیک راتا بیخ صوابت دو دیانت میرا اپنے  
اپنی مثال ہے۔

## مسئلہ سید الش جواہ

اہنامہ دار العلام دیوبندی میر بشیح علی مولانا ابو الداہمہ ممتاز  
دلادری کا ایک مصنفوں شائع ہوا تھا۔

"مکمل چھپی ہیتاں جناب ساہرا قادیتی میر فاران۔"  
جن حضرات کے پاس یہ پرہیز ہو دہ کرم اس مصنفوں کو  
سلسلہ رکھیں۔ اس مصنفوں میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا غلط مدرسہ یہ ہے۔  
(۱) دارالشیعہ علوم نبوت دلی مودودی کے مقابلہ مدرسہ جو کچھ  
فرماتے ہیں سے کم دوست و درست ہے۔ ملکت کا لمب مذکور لاد۔  
(۲) یہود و نصاری دو اہلی امام اس حقیقت پر متعین ہیں کہ امام البشر

اس سے سعی میں کوئی فردق نہیں پڑا۔ رضا خان اور کوئی بزرگ نہیں  
کو انھوں نے فرمایا۔ نہیں میں نے ہے نہیں کہا اور کوئی کہو نہیں نے کہا  
کو واحدیت میں کسی لفظ کو اس کے جسم نے لفظ سے بدلتا۔ میں عزیز کے  
نام وہیں شامل بھاگ لیا۔

لیکن چارے از بہر شاہ سلطانا کا یہ حال ہے کہ ایک سفر لفظ کا  
اصافہ فر لئے ہیں اور یہ لفظ بھی وہ ہے کہ اگر یہ واقعہ تھا۔ یہ تھا  
موجود ہوتا تو ماری بجٹھی ختم ہی۔ عوام بخوبی کیا جائیں کہ اصل  
حقیقت کیا ہے۔ وہ جب دیکھیں گے کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں  
صاف طور پر آدم کی ایسی سے خدا کی پیدائش کا ذکر ہے تو مودودی لاکاظر  
بھی ہیں کیا شک کریں گے۔

**حیات فی الحکوم** ص ۳۴۵ پر ایک عبارت نقل کی گئی ہے  
حیات فی الحکوم اور تفسیر سعادی ص ۳۵۰ کا حوالہ دیا گیا۔

ذرا ناطقوں کر اجنبیانی کی تفسیر ضایا وی جزء مکتاہ باصری طبع علیہ  
کی مدد اوقیان ۱۲۵۰ میں اشارہ کر دیا گی کہ "لے خلقت حرام من ضلمتكم"  
کا پورا جملہ اس میں موجود ہی نہیں ہے۔ پورا جملہ ۱۲۵۰ میں دیکھیں کہ نہیں  
بیوی انش کا کوئی ذکر ہے یا نہیں اور از بہر شاہ صاحب سے پہچنس کہون ہے  
طبع کی تفسیر ضایا وی ایسی ہو کر کہیجے گی میں مفتال پر سورہ ساتھی ہو  
حیات فی الترمذیہ ص ۳۷۲ کالم تھے پر جاب میں شریف کی یہ

حکیم من همار در جهاد حاد خدا آدم صدیقات کام میں پر  
باد من من ضلم من اصلیتہ پسند ایسا ہے پسند  
الیسو۔ ہوئی تباہ۔

شاہ صاحب سے پوچھا گا "بالصدامن" کا ترجیح کہاں گی۔  
مشترک کالم علی پر روح الفعلی کی عبارت نقل کرتے ہوئے کہا  
سردی ذالک این عیش کا ترجیح کیا گیا ہے "این ہر اور اکثر مفسرین سے  
یہی مقول ہے۔۔۔ بتایا جائے اکثر مفسرین" کس لفظ کا ترجیح ہو  
اس سے ہے کہ ناطقوں آگے کی بحث دیکھیں۔  
**اصل اختلاف** پسند ایسا ضروری ہے کہ سید انش خواکے کے  
میں اصل اختلاف کیلئے۔ یہ شک ہمہ فتنے ہیں کہ زیادہ تر مفسرین  
وہی کی پسند اش آدم ہی کی پیشی سے ملتے ہیں۔ لیکن ہمارا دعویٰ ہے  
کہ یہ عقیدہ نظر نہیں اور جو شخص اس کے خلاف عقیدہ سمجھا سے

ان عقائد میں کو اتنا ہوش نہیں کہ جس چاہیے اور یہ جس کا  
ہیں اس کے باہر بھی دنیا بنتی ہے۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ جن چند کتابوں  
کو انھوں نے پڑھ لیا ایسا سمجھ کر اب کوئی کتاب دنیا میں باقی نہیں۔  
اور جو مفہوم انھوں نے سمجھ لیا اس نہیں کے سوا تمام مفہومات مسلط اور  
یا حل ہیں۔ ذرہ ویکھتے یہ دین و مذہب کے شکل کے اس سے کہہ بلکہ  
زندگی کہتے ہیں۔ علماء شہریوں نا اب الکام آزاد کو، حضرت مولانا  
حقیقت ایں صاحب سکریٹری جمعیۃ العلماء کو، ملا سعیج غربہ کو جناب  
محمد شریعت رضا کو شاہیج بخاری ایم افغانستان کو، شارع بخاری الہم بدل لدیا  
یعنی کو اور نہ جانے کیں کوں کو۔ پورا اپنے آپ کو کسی چیز حب جنم ایسے  
وہ تھی کہ اور نہیں تھے اور اپنے دلائیں پیش کریں گے۔ اس سے پہلے آپ  
یہ ملکہ فرمائیں کہ از بہر شاہ صاحب نے اپنے اس چار مٹھے کے قدر  
مخصوص میں کیں کی عالمانہ فن کارلوں کا بھارت دیا ہے۔

### حیات فی الحادیث

از بہر شاہ نے اپنے مخصوص میں بخاری و مسلم کی  
حدیث میں فراق ہے جیسے ہی آپ کو سیکھ کر اسیں ایک سفر لفظ آئی  
اپنے اپنی طرف سے طھارا ہے تاکہ اپنے نمہدوں کی ثبوت مفہوم لائیں  
جس کا جو چالیج بخاری و مسلم اشارہ کر دیکھے۔ حدیث بیرونی طبق  
من ضمیر۔ یوں نہیں بلکہ خلقت من ضمیر مقصود از بہر شاہ صاحب یہ یہ کہ نہیں  
چھوٹ سکتے کہ کام کا صورت ہے۔ کوئی ترویج سمجھا آؤم" ہو جائے۔

گویا بطور خیانت یا طور جہالت شاہ صاحب حدیث نہیں کی سچ فونکتی ہیں۔  
میزان بالاشد۔۔۔ بڑاں دوام مسلمان خوب جانتا ہو کر حدیث و قرآن میں لیکے  
لکھنا نقیلیت کا اضافہ کیا قدر بدھنی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا  
عنون اکنہ بہ ملی متعتم افکیتیو معقدہ من المدار دینی جس نے

جان بو محمد کی وجہی جھوٹ تراشادہ اپنا تھکا آنگ میں بنالے۔  
آنھوں نے ایک صحابی کو سونے کے وقبت کی دعا بتائی۔ اور  
کہا کہ اچھاتا ہو میں نے کیا کہا۔ صحابی نے دھکے کیے الفاظ اُور اسے۔  
آمنت بکتابات اندی انزالت و نبیک الدلی اور ملت  
وسلے اللہ۔ میں ایمان لا یا اس کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی اور اس  
نجی پر جسے تو لے بھجا۔

اس میں صحابی سے صرف اس قدر چوک ہوئی تھی کہ انھوں نے  
نبیک کے لفظ کو اس سولہ صد کے لفظ سے بدل دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ

الصحابہ کیجئے۔ یہ عبارت کیا خود اس سے کہتے کافی نہیں پڑے اور  
وہ اکاذ کوہ صمیحہ دفعہ نہیں۔ بلکہ اس من درجہ کا ہے کہ اسے "رائع"  
کہا جا سکتا ہے اور اس کے بعد کو گالی نہیں دی جا سکتی۔

ابد ذریعہ مولانا مودودی کی وہ عبارت بھی سلطنت رکھ لیں  
جس پر ساری چاند ماری ہے:-

"اسی جان سے اس کا بہر ٹابتیا یا۔۔۔ اس کی تفصیل کیغد  
ہلکے علم نہیں ہے۔ عام طور پر برات اپنے تصریح  
کرتے ہیں اور جو تسلیم ہر یہی بیان کی گئی ہے کہ آدم کی

پہلی سے والوں پیدا کیا گی۔ بلکہ سائب اندر اس کے باتے  
ہیں خاموش ہے۔ اور حمدیت اس کی تائید نہیں ہے۔

لکھاچی ہے اس کا تھہم وہ پیش ہے وہ لوگونے بھا  
ہے۔ لہذا ہبھری ہے کہ بات کو اسی طرح جو بھی پیش ریا جائے

جریروں الشہر سے بھل رکھا ہے اور اس کی تفصیل کیجیے۔

میغین کئی سیں وقت شائع رکھا ہجت۔ تفسیر القرآن جامعہ

قی یہ ہے کہ مولانا مودودی نے اس جگہ قابل اعتراض مد  
تمک اخہمار سے کام لیا ہے۔ اعتمیں سمجھنا چاہیے تھا کہ لیکن مضرین جس

حقیقت کے قائل ہیں اور احادیث کا لٹا ہبری متن بادی الظاهر جس  
حقیقت سے کی تصدیق کرتے ہے اس کے خلاف قول کیسے ہیں ضبط دلائل

کی میش کش ضروری تھی۔

بلکہ ان کی اس ظہیری کے ساتھ یہ بھی ہم جلتے ہیں تجدیدوں  
اور ایجادت ملت کا جو گلی کام وہ کر رہے ہیں اس کی رو سے اس طرح

کی طبع ضروری باقتوں میں پڑنا بالکل ضھول ہے اور یہ جو دلواری حصہ  
ان پر خواہشات نقاشی ("محبت کالم علی") کا الزام رکھ رہے ہیں تو

یہ محض شوق گھانی کے سوا کچھ نہیں۔ خدا ہبھر جا سکتے کہ مودودی  
کی کوئی خواہش نفس حقیدہ خذگور کے انکار سے پوری چوتی ہے۔

خراپ آپ دارالعلوم فرمودی شاہنشاہی صحت کا لفظ پر  
نظر ڈالیں۔ بقول ازہر صاحب کسی مودودی اخبار سے دلداری حصہ  
کے مضمون کا جواب شائع کیا تھا۔ اسی کے متعلق ہے ہیں:-

"اسیں یہ شاستر کے لیے لاکھری کی گئی کی مضرین کی قائم  
طور پر اس موقع کا اتفاق ہوا یا۔۔۔ کہ حدیث نبوی ہیں  
حضرت خدا کے حضرت آدم کی پہلی سے پیدا ہوئی کا ذکر

مضمرین مخدود نہیں ہیں۔ بلکہ وہ خود اس کے خلاف حقیدہ  
کو جاتا تو صدای قسم کیستے ہیں۔ ملاودہ ازیں بہت سے قابل ذکر مصادر  
اس کے خلاف حقیدہ تھے میں تھیں مودودی یہ اس سے لے لیا ہے۔

اس کے بر عکس دلداری صاحب اُن کا دعویٰ یہ ہے کہ جو  
شخص جو کو آدم کی پہلی سے پیدا شدہ نہ ملتے وہ مخدود نہیں۔ اس کے  
نزدیک وہ کو آدم کی پہلی سے پیدا ہونا فرق آن و مشتے سے بلاشبک  
شہد ثابت ہے اور اس میں اختلاف کرنا بھی بھٹک دھرمی الحاد  
اعتزاز اور خدش ہے۔

ابد ذریعہ خود ازہر شاہ کے مضمون سے ہی ایک تعریف دیجئے۔

مشتعل امام رازی کی عبارت نقل کرتے ہیں:-

"مَنْ قَاتَ لِفَاعِهِ أَوْ مَأْمَنَهُ الْمُؤْلُونَ أَوْ تَاضَى نَبَعِيَّهُ الْمُؤْلُونَ الْأَوَّلُ رَاسِ الْمُسْتَقْلُونَ عَلَيْهِنَّ حَوْلَهُنَّ هُنُّهُنَّ تَرَبَّى رَبَّتِهِنَّ بَيْانَهُنَّهُنَّ"

اول توی علوفیتی "اوی" کا ترجیب اولی تربیت "کیا گیا ہے  
حال نکریتی موجہ قوی تر ہے۔ دوسرا یہ ناطخ فریبیتے کسی قول کو

"اوی تر" کب بولتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر دو قول میں ایک قول  
الس دو ذر نہ فرمیجی ہو تو اس کے مقابلے کے قول کو صحیح "اوی" نہیں  
کہا جاتا۔ کبی قول کو اولی اور مراجع اسی وقت بولتے ہیں جب تک قبلہ

کا دوسراؤں کم قوی اور ضروری ہو جو۔ چنان کسی جیسے اپنے نسبتاً بہتر کا کسی  
مکر زکوہ کے مقابلے میں یہ کہا گیا ہو کہ زکوہ کی فضیلت کا قول اولی

ہے۔ اولی اور مراجع چیزیں یہ موقع پر مستعمل ہوتا ہے جب دوسرا  
قول قطعاً باطل نہ ہو، بلکہ میہدی و میہار کے درجہ میں ہو۔ امام رازی کو

لپنے قول دھوالی ملیہ الـ کشرون اور دیگر اقبالی لکشیرے سے  
بدافہ ہے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسئلہ میں احاجاً نہیں بلکہ کچھ تقدیم  
ایسی سیاست ہو جو درجی ہے جو پیش اکش و کا کے شہور حقیدے کو ہمیشہ

قابل غور ہے کہ اگر قول دلداری صاحبان یہ حقیدہ نفس صریح ہوتا  
تو اس کے خلاف قول کرنے والوں کو یہاں سے اسلام گمراہ اور کافر  
یکوں نہ کہے۔ تمام مضرین اس پیغام کیوں نہ ہوتے۔ دراصل ایک

حامل اس کے قلمباز بر ملک سے جیسا کہم اسکے ظاہر کریں گے۔

مشتعل کالم علی کی آخری سطر ہے:-

"فَإِذَا كَانَ الْمُحْكَمُ كَمْ لَمْ يَكُنْ أَخْرَى سَطْرٍ ہے۔  
کہنے ہیں۔ دلخیل نظری

عورتوں کے ساتھ نہیں اور  
استوپوا بالنسانوں ان  
المرغیۃ خلفت من هنم خرخاہی سوئیزی ہے مسلک کروز  
والجیث (پہلی سے پیدائی گئی ہے)۔

اس کا مطلب این اسماں سے قبور روایت کیا ہے کہ  
خواہ آدم کی باشناک سے پیدا کی گئیں مگر این اسماں سے  
زیادہ خفیت اور نقاد علماء فرقہ عین نے اس کے معنی ہے بیان  
کئے ہیں کہ اصل حدود کو پسل سے تشریف دی گئی ہے۔۔۔

لیکن یہ مولانا حافظ الرحمن تو تمدن و ندیت ہوتے۔ اور یہ حقیقت  
بھی واضح چوں گئی کہ قرطی کے الفاظ سے بقول ازہر شاہ جاہان بھروس کھا  
نے زبرستی تشریف کے معنی یعنی کو شش کی ہے یا واقعی قرطی بھی یعنی  
بیان کرتے ہیں۔۔۔

**مولانا ابوالکلام آزاد کی فرمائی ہیں** اب اذ اموانا ابوالکلام  
کا لذیذ وزن دلیل میں بھی بالاحظہ  
فرماتیں۔ اپنی تفسیر رحیان القرآن جلد اول ص ۲۲۷ تفسیر سورۃ نہ  
میں اسی آیت زیر بحث کا ترجیح یوں فرماتے ہیں۔۔۔

”لَهُ الْفِرْدَوْسُ الْأَنْبَىٰ يَوْمَ دَارِ الْحِكْمَةِ فَإِنَّا نَنْهَاكُمْ  
سَهْنَهُنَّ دَهْرٌ“ پر بروگار جس نے تھیں ایکی جان سے پیدا  
کیا دیکھیا اپ سے پیدا کیا۔ اور اس سے اس کا جوڑا بھی  
پیدا کی دلوں احتمال ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ خواہ  
حضرت آدم کی پسل سے پیدا ہوئی ہوں جیسا کہ شہپر ہے  
اور باطل ہی بھی اس طرح نہ کوئے دو ہم یہ کہ اللہ تعالیٰ

نے دل انسانی کو اس طبع پیدا کیا کہ مرد کے ماتحت اسی کی  
جن سے ایک دوسرا مخلوق بھی بنا لی جس کو مرد کی کہا  
جائے ہے اور جو مرد کی نیقد حیات بتی ہے۔۔۔

**دوسری عالم کیا فرمائی ہیں** تفسیر ابن حجر العسکری شہور حالم سید  
محمد رشید رضا کی تایفہ ہر جس میں  
انہوں نے علامہ شہیر شیخ حمزہ عدید کے تفسیری ذوق پیش کئے ہیں۔  
تھے تفسیر بورہ یونس تک رہ گئی پھر بھی یارہ جلدیوں پر ٹھیک ہے۔ جلد ۱۹  
ص ۲۲۷ تک۔ اسی آیت زیر بحث کے تفسیر و تحقیق ہے۔۔۔

بلور بیان دا قصہ نہیں۔ بلکہ حق شہیر کے طور پر ہے اس  
ضمن میں انہوں نے صرف علماء سلطی کا ایک قول لفظ  
لیا ہے اور قرطی کے الفاظ سے بھی ہم پیدا کر سکی ہو شش  
کی ہے گو یادہ اس خیال کی تائید کرتے ہیں۔۔۔

اس عبارت سے کیا الہر صاحبہ ناظرین کو یہ بتانے  
کی کوشش ہیں کی کہ قرطی فی الحقیقت وہ قول ہیں کوئی تھے مخصوص بھل  
ظاہر کردہ ہا ہے، بلکہ مخصوص نکارہ بر دستی ان پر یہ تھیہ دھیک رہا  
ہے۔۔۔ اس آب کے مامنے و مہانت سے قرطی کا قول پیش کرتا ہیں کہ  
میرے بھلے مولانا حافظ الرحمن صاحب کی تباہی نہیں۔۔۔

**مولانا حافظ الرحمن کیا فرمائے ہیں** واضح ہے کہ حضرت ہموف

اس جمعیۃ العلماء کو احوال  
سکرپٹری ہیں جس کی صدارت کا ختم مولانا مامنی کو مامن ہے۔ ان کی  
مشہور کتاب قسم القرآن دیوبیں سال سے شائع شدہ ہے۔ ذرا  
حصہ اول طبع چہارم کا صفحہ ۶۷ تھوڑی کرڈیں کی عبارت پڑھوائے  
”وَلَمْ يَرِدْ الشَّرْكَسْ طَرْجَهُ بَعْدَ ۹ قَرْآنَ عَزِيزِ مِنْ إِنْسَانٍ“ اس کے

متقل مرفت اسی قدر نہ گورے۔۔۔ خلائق مسخاً و جفا

اور اس دلخیل سے اس کے جوڑے کو پیدا کیا۔۔۔ نظم

قرآنی جو ای پیدا کی حقیقت کی تھیں ہیں ہستائی۔۔۔

اس نے دلوں احتمال ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ خواہ

حضرت آدم کی پسل سے پیدا ہوئی ہوں جیسا کہ شہپر ہے

اور باطل ہی بھی اس طرح نہ کوئے دو ہم یہ کہ اللہ تعالیٰ

نے دل انسانی کو اس طبع پیدا کیا کہ مرد کے ماتحت اسی کی

جن سے ایک دوسرا مخلوق بھی بنا لی جس کو مرد کی کہا  
جائے ہے اور جو مرد کی نیقد حیات بتی ہے۔۔۔

آیت کی تفسیر میں حقیقی کی راستے اس دوسری تفسیر

کی جانب مان ہے جس کا مامن یہ ہے کہ قرآن عزیز مرفت

حضرت خواہ تھیں کا ذکر نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ ”عورت“

کی تھیں کے معنی اس حقیقت کا اقبال اکرنا ہے کہ وہ

بھی مرد ہی کی پسل سے ہے اور اسی طرح مخلوق ہوئی ہے

البتر بخاری و سلم کی رواتوں میں یہ مزدوج آئے ہے کہ عورت  
پسل سے پیدا ہوئی ہے۔۔۔ الفاظ ایسیں۔۔۔

مسلم اور مشکلہ کو دیکھتے چلیں۔ قرآن کی ذریعہ بحث آیت میں ادم و حواء کا پیوند ہیں سے ضبط ہو سے۔

**بخاری کی حدیث** [بخاری۔ کتاب النکاح میں] ابتوں کے ماتحت ہیں سے  
کے بیان میں، حدیث یہ بیان ہوتی ہے:-

الْمَرْأَةُ أَكْثَرُ الظَّرْفِ إِنْ أَشْمَقَتْهَا رَسُولُ اللَّهِ فَرِيلًا، عَوْرَتْ مَانِدَهُ بِلِيٍّ  
كُوْرَهُ تَهَا وَإِنْ أَشْمَقَتْهَا كُوْرَهُ تَهَا وَإِنْ أَشْمَقَتْهَا كُوْرَهُ تَهَا  
تَرْدَهُ كَاهًا۔ اور اگر نائمه اٹھا تو اپنی  
وَأَنْجَمَتْهَا كُوْرَهُ تَهَا وَهُوَ بُرْجَرًا۔

اس کے بعد باب ہے باب الوصاة بالنساء باب سورتوں کے  
ساتھ خیر خواری کے بیان ہیں، اس میں احمدیت بیان ہوتی ہے اسیں  
پہلے تو شریعت کے ماتحت اچھے سلوک کی تعلیم ہے۔ پھر کایا گیا ہے:-

وَأَسْتَوْصُوكُمْ بِالنَّسَاءِ خَبِيرًا فَإِنْ لَمْ  
خُلُقُّهُمْ مُنْضَطِّمٌ وَإِنْ اعْرَجْ شَيْئًا  
فِي الضَّلَالِ أَعْكَلُهُمْ فَإِنْ ذَهَبَتْ  
قُوَّتُهُمْ دَانَ تُرْكَتُهُ لَمْ  
يَذْلِلَ عَوْجَهُمْ وَيَكَانُوا لَهُمْ  
أَدْرَأُجَهْرُهُمْ وَيَكَانُوا لَهُمْ  
بَرْجَرُهُمْ۔

یہی وہ حدیث ہے کہ ظاہر الفاظ میں مداری صاحبان چار  
ملحوظ بنادک ہیں اور ابھی دیکھتے کہتے ہیں۔<sup>۶</sup>

یہ باب سے پہلے تو ای علم سے پوچھتا ہوں کہ کیا بخاری کے  
”ترجمہ الباب“ کی کوئی اہمیت اپ کی نظر میں نہیں ہے۔ کیا الاداقتی  
بخاری نے بھی اس حدیث کا مطلب دی جاتا تھا جو اکثر لوگ بھگ  
تھے ہیں تو وہ اکی سلسلی سے پیدا ہونے کا واقعہ بھی نہ رستا در الفروضیت  
کے باعث یہ اس لائق نہ تھا کہ بخاری اس کے بیان میں سفل باب  
قائم کر سکتے جب کہ انھوں نے بعض ابواب صرف ایک یا دو حدیث  
کے لئے بھی قائم کئے ہیں۔ جیسا کہ خود باب المذاہراتہ مصلحت  
ہے نہ کرتے تو کیا کتاب بعد المحن دکتاب آغاز پیدا ش کے  
بیان میں، ہیں بھی اس کا بیان موزوں نہ تھا جب کہ انسان خاتم کا بر  
کی صفت کا شاہکار اور اشرف المخلوقات ہے اور اس لائق ہے  
کہ اس کے بیٹے اس باب کی نادر و فرد غلقت کا نزکہ اہتمام سے  
گیجا گتے۔ لیکن آپ بخاری جلد اول مسند (راجح المطابع) اٹھا کر

اور اس بات کا ترمیم کر بیان رکھنے کے  
من قص واحده، بیانی و مدلکی مراد  
”آدم“ نہیں ہے بلکہ کہ انسان فریاد کیا تو  
بھی اسی نہیں موزوں ہیں سے کیا فریاد ہوئیں،  
مالک اللہ اگر مراد آدم درج ہے تو مناسب تر  
کہ اس تعلیم پر فریاد کی تصریح کیتی ہے جسے  
منہماً جمیم الرجال والنساء  
خط مذہد الوجه ان یقول ”وبَتَتْ  
ان سے تمام مراد عورتیں“  
+ + + + +

جل نہ ہوئے۔ و خلق منہماً سراج اللہ کثیر اوسامہ۔ اگر نفس واحد سے  
فریا گئے۔ و بیت منہماً سراج اللہ کثیر اوسامہ۔ اگر نفس واحد سے  
مراد آدم اور زوج سے مراد خواہی تو ”کثیر“ کی بحالت ”تام“ مراد  
عورتیں کا ذکر کرنا چاہیے تھا۔ کیونکہ بعض کیتیں ہیں، بلکہ صحیح انسان جسد  
مرد عورت ایکیں کی اولاد ہیں۔

ملکت قائل استاذ الامام کیا استاذ الامام نے۔ بہن نفس  
لیں المراد بالنفس الواحدة واحدہ سے آدم مراد نہیں ہے بلکہ  
بالنفس۔ ن بالظاهر۔ آدم بالعن و لغہ بالظاهر۔  
ملکت لیں المراد بالتشیۃ التدریک قول ”منہماً“ مراد  
آدم و ذاتیں ہیں۔ بلکہ برداشتی  
قی قول ”منہماً“ آدم و حواء  
بوجعل زوجین۔

یعنی شیع خوارجہ کے تزویک آجے ذریعہ کا مطلب دیکھو  
جو مولانا ابوالکلام آزاد نے میان کیا یا جس کے مولانا حافظ الرحمن ناقل ہیں  
اس طرح دلادوری صاحبین کی طرف سے ایکیں مدد و نذر نہیں کیسے تینیں  
لکھ دیتے۔ محمد شریعت خدا خود بھی یونکا اسی کے قائل ہیں۔ لہذا مدد و  
نذرین نہیں خاروہ ہوتے۔ اللهم صدق فرقہ۔

**علامہ کاظمی کا ارشاد** ذرا تغیر الزار التنزیل رازت اضی  
علامہ کاظمی کا یہ قول بھی طاحدۃ کریمہ چلتے۔

و ظنی ان ما ذکرہ ف حکیم رخال چڑھو کر کیا گی رعنی ذکار آدم  
عن التوضیح المراد والمعنی کی سلسلہ سے پیدا ہوتا وہ توضیح مراد کیے ہوئے  
دانہ احمد و ذرا تغیر الزار التنزیل بدل دیتے۔ نہیں ہے اور صحیح بات اللہ ہی کو حکم ہے

اب ذرا مناسب ہو گا کہ نفس وہ کی بست سے پہنچ آپ بخاری

لطفیں لفکن پھر ہو جئے کہ دوسری حدیث میں بخاری نے الفاظ ایں  
نقش کئے ہیں۔ فا نقش خلیق من حضیر رہ عورت پسلی سے پسدا  
کی گئی ہیں، اگر تو اتفاقی مون ہشم کا مطلب یہ ہے کہ عورت پسلی سے  
پیدا ہوئی تو یہاں قول رسول میں صرف ایک عورت تھا کا ذکر ہیں  
 بلکہ جمع کی ضمیر اور جمع کا صفت ہے تو کیا سب عورت پسلی سے پسدا  
 ہوں یا ہم؟

اگر منصوفانہ خور کیا جاتے تو بخاری کی حدیث کا مطلب یہی  
 ہے کہ پسدا ہے جب لئے محن تشبیہ پر گھول کیا جاتے۔ گویا ہیں  
 جبکی اور ذریعی پڑھ کا بیان کیا جا رہا ہے وہ گھی خور تو نہیں ہے اور  
 موجود ہے۔ درد المیہ بیان تشبیہ کے پیدائش ہی مرادی جاگز تو کھجور  
 عورتوں کے بالے میں یہ کہنا کہ پسلی سے پیدا ہو رہی اہمیت کی وجہ پر  
 ہات ہو گی!

عقل و اعات کی روشنی میں دیکھتے۔ ظاہر ہے کہ پسلی کا پیر چرا  
 ہوتا ہی المحتیقت نقش نہیں ہے۔ ایک شیں میں پڑھتے ہیں کہ اول گھوٹی  
 سمجھ طرح کے پہنچے ہوتے ہیں۔ ہر پہنچے کی ساخت اس کی صورت  
 کے مقابل ہوتی ہے اور اپنی ساخت ہی کے اعتبار سے وہ صحیح کام  
 انجام دیتا ہے۔ انسان ہی سکھ میں سب طرح کے پہنچے ہیں اور انکی  
 ساخت یا مغلل پر ان کی اچھائی اور بُرائی موقوفت نہیں۔

دوسری طرف حدیث میں عورت کی جس بھی کا ذکر ہے ظاہر  
 ہے کہ وہ جسمانی اور سیورتی کی بہیں بلکہ جعلی اور ذریعی ہے اس لئے  
 پسلی کی ظاہری بھی سے عورت کی جعلی بھی کو تشبیہ نہیں تو یہم ہو سکتا ہو  
 لیکن عورت کی جعلی پہنچے کے پڑھتے ہوئے کو بطور دليل اور بطور اثر اندر  
 پیش کرنا بحث طلب ہے۔ جب کہ پسلی کی بھی فی الواقع کوئی عجیب ہمیشہ  
 اور پیلوں سے دیکھتے۔ سب انسان رحم مادر سے پیدا ہجئتے ہیں۔  
 رحم کی ساخت اور ظاہری شکل ہماراں میں ایک بھی جسمی ہوتی ہے۔  
 اس کے باوجود پچھلے لوگ مسئلہ ہونے ہیں کچھ نرم دل۔ کچھ احمد ہوتے  
 ہیں کچھ داش منہ۔ کچھ ستم الطبع ہوتے ہیں کچھ بزرگ۔ ایک بھی ساخت  
 کے مولد سے بے شمار جعلی اختلافات ہیکھنے والوں کی پیدائش ہو جاتی ہے  
 جس سے معلوم ہوا کہ جلت اور فطرت کا تعلق رحم اور شکم کی ساخت  
 ہے کچھ ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ شانہ ہر انسان کے ضمیر میں طرح کی خصوصیات  
 وزیعت کرتے ہیں۔ ہندا عورت کی جلت میں بھی اور پیر چراپن لفکن

وبحکم اس میں کوئی ذکر تو آئی پسلی سے پیدائش کا نہ لے جا۔ پھر اسی  
 چلہ کا صہیل دیکھنے کتاب الانبیاء میں باب خلق آدم وہ ترتیب  
 میں یہ حدیث واحد کے صفات ہے تھی ہے۔ لیکن بخاری نے اسکا اپنا  
 مستقل باب قائم نہیں کیا۔ ورنہ امام رفعی انسانی کا یہ فردا تھا لازماً  
 اس لام انسا کے بخاری خلق حیا یا اس کا ہم معنی کوئی باب قائم  
 کو کسی حدیث مذکورہ میان کریتا۔

اور تو اور جو بخاری کتاب التفسیر میں ہمین بعض آیتوں کے  
 مبنی ہی کئی کھی مدد بخیر ہی کیا فرماتے ہیں۔ وہ ذریعہ تشبیہ کا ایک  
 سرے سے نظر انداز کر کے وران خصوصیات اُن لام انساطوں فی الشناختی  
 سے سورۃ نامہ کی تفسیر شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر ان کے خیال میں  
 بھی پیدائش حیا اور آدم کی پسلی سے تھی۔ اور حدیث مذکورہ کو وہ بخاتے  
 تشبیہ کے اصل و اقصی پر گھول کرتے تھے تو لازماً اخھیں دخلت کم  
 میں غمیں و احادیث و حقائق منهاز و جھاٹ کی تفسیر میں پڑ کر انداختا  
 ذکر کا بنا لائے ہے کہ وہ خدا اس حدیث کو تاریخی بیان پر گھول میں کر کر  
 تھے۔ بلکہ غم تشبیہ بخست تھے اور اسی سے انھوں نے اسکا انتکا  
 میں جگہ دی۔

کوئی الگی کچھ کچھ کہ اس حدیث میں پڑھی اور عورت کے ساتھ  
 حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے اس لئے بخاری نے اسے کتاب النکاح  
 میں لیا۔ اور جو نکاح پسلی سے پیدا ہونا خواہ آدم کی ذریت سنا دیتا ہے  
 اس سے باب خلق آدم و ذریته میں لیا۔ ہم کہیں گے کہ الگ و اتفاقی یہ  
 حدیث محض استعارہ ہمیں بلکہ بقول دلائلی صاحبان قرآن کی آیت  
 کی تفسیر ہے تو آخر بخاری نے اسے خلفاً ممن منصی و احمد تھی کی  
 تفسیر میں کیوں نہ بیان کیا یا اس کے لئے مستقل باب کیوں نہ قائم کیا۔  
 جب کہ حدیث کے مکمل لامے کو وہ اپنا اسماعول بنیٹہ ہوتے ہیں، کیا  
 شکل تھا کہ آیت مذکورہ کے زلیں میں وہ حدیث کا مکمل انصہ خلق  
 من حضیر یا خلفت من حضیر بیان فرمادیتے۔

این بکری متنی نے صحیح الزوائد کی دس جلدیوں میں الگ و اس سب بچھے  
 رطب و یا بس صحیح کر دیا ہے۔ لیکن سورۃ نامہ کی تفسیر وہ بھی ان الذين  
 یا حکلؤن سے شروع کرتے ہیں اور زیر تشبیہ آیت اور حدیث کو نظر انداز  
 کر جاتے ہیں!

ذرا بخاری کی پسلی حدیث یعنی المروأۃ کا مسلم کی تقدیم کو

حرام نہ ہوتا۔ اب تک اگر فرض بھی کر دیا جاتے کہ خواہ آدم کی بہن یا بیٹی قصیں تو ان کی مہا شرست کے لئے خواہ خواہ تاویں نکان لاحاصل ہے میں ہو گوں پہل سے پیدا ہوئے کو درست ہیں بگتے وہ درستے ہے اتنے ہی ہیں کہ خواہ آدم کے بدن کا جائز ہے۔ بلکہ وہ تو بھی بگتے ہیں کہ سب طبق خواہ آدم کو پیغمبر اُس پسکے پیدا کیا گیا اسی طرح وہ لوگوں پیدا کیا گیا۔ اب آپ کہیں کہ دھنون منہمازوجہا کالاز امطلب یہ سچا نوج یعنی خواتین و احمدہ یعنی آدم کے بدن سے ہی پیدا ہوئی ہیں تو ذرا من درجہ ذلیل آئیوں کو دیکھتے ہیں۔

کیا اس کا مطلب آپ یہ لیں گے کہ شہروں کے بدن سے  
جو بیان پیدا کی گئیں؟  
وہ دھنون جعل حکوم افسکم اور الشہنہ تھاں سے تھے تھاں نصوصیں  
انہدا جنا۔ سے جو پیدا کر دیا۔

کیا اس کا مطلب آپ یہ لیں گے کہ شہروں کے بدن سے  
وہ دھنون کم درجوں میں تھیں کیا تمہارے پاس تھاں ہی نصوصیں  
افسکم میں سے رہوں۔

کیا اس کے متعلق بیان فرمائی گئی کہ رسول فی الجیک بدن  
سے تھاں ہے؟

الله الذی خلقہم ضعف | وہ اللہ جس نے قصیں ضعف سے پیدا کیا۔  
کہا "ضعف" کو آپ کو حقیقی ضعف کہی جس نے انسان بنایا  
لاجعث فیهم سو لامنهم | جب کہ بھی اُن میں رسول انھیں صدر سے  
کیا یہاں بھی سلسلہ ولادت بیان فرمائی گئی؟  
خلقون من ضعف (پہل سے پیدا کی گئیں) بالل ایسے ہیے  
خلقون الہسان من بخل (السان بھل)۔ جلد اڑی سے پیدا کیا گیا۔ ایسا کہ  
یا یہی اللہ الذی خلقہم من ضعف درود۔ پارہ ۲۱۰

آئیے ذرا انجاری کی کچھ صورتیں بھی دیکھیں۔

## فتح الباری

(معجم اعرابی شریح عماری جلد ۶ صفحہ ۷۰۷)

حدیث و صفات کے باسے ہیں فرمائے ہیں:-

حدیث و صفات کے باسے ہیں فرمائے ہیں:- یہ حدیث اس گذشتہ حدیث کے مقابلہ  
الماضی تشبیہ طائفہ تباہی کے مقابلہ  
ہیں ہیں جس میں خودت کو پہنچ سے  
بل وستفاد من هذ انکتہ  
النشیہ۔

کہتے ہیں اے ایک لیے عضو سے پیدا کرنا ہم باعتبار ساخت ٹیکرے صاحبو  
یعنی پیشی سے کچھ معمول منطق نہیں علوم ہوتی۔

اور ہم لوگوں سے دیکھتے۔ دیکھتے کے ایک نامہ اور ڈیکھنے والے  
تھے اے آپ جو زر عمدہ تھے اور تمہارے تھے نکالتے ہیں۔ کیا یہ گھنادیت  
ہو گا کہ جو نکدی تھے تھے نکالتے ہیں اور تناخوڑ اہمیت ٹیکرے  
ضرور ہوتی ہے اس لئے انہیں بھی لازم اٹھیرے باقی رہے گی۔

**عجیبِ میل** از بر شاہ نے فتح البیان کی عبارت نقش فرمائی  
خواہ آدم کی اولاد ہیں قوان سے "میا شرت" کیتے جائز ہوتی۔ صدر  
فتح البیان کا گھننا یہ ہے کہ۔

"اس صورت میں خواہ آدم کی بھی بونا یا بھی ہونا لازم  
نہیں آتا۔ کیونکہ ان کی قصیں میں انسان کے ستمارن طبقہ  
والوں کے خلاف ہیں"۔

یہ دلیل ہم نے بعض اُن تفاسیر میں بھی پڑھی ہے جو کام تک  
ذکر کر رہے ہیں۔ ہمیں جو سرہنہ کے اس طرح کی طفلا نہ اپنے محسن روایت کے  
چکر میں بٹے ہوئے اہل علم کو چھا جاتے ہیں۔ ان سے جو پوچھا ہوں کہ  
آپ جو خواہ آدم کی بھی باؤں نہ ہوئے کا شہرت میں فرمائے ہیں  
تو آدم و حواس کے بعد آپ سلسلہ عالم کیسے جائیں گے۔ کیا آدم و خواہی کو  
ایک بیٹے اور ایک بیٹی نہیں۔ یعنی وحشیقی بھان ہیں تو میا شرت  
کر کے اگلی انسن کا سلسلہ شروع ہیں کیا ہو گا؟ یہی آئے گی جو اپنے پلی  
و غیوں سے پیدا ہوئے کا کوئی سلسلہ نہیں۔ یا اور کوئی صورت نہیں  
خون دلدادت کی ممکن ہے؟ زیادہ سے زیادہ جو کچھ کہا جا سکتا ہے  
وہ بھی کہ بقول حضرت عبداللہ ابن مسعود بعض دیگر معاویہ طرقیہ  
قالہ حضرت علیؑ کے پیش سے قوام پیدا ہونے والے اُن کے اوپر لٹکی  
کی شادی اگلی بار پیدا ہونے والے بھوں سے کردی جاتی تھی اُن  
تو حفل میسی روایت قابل نظر ہے۔ پھر اسے درست مان لیں تب بھی  
کہا فرق پڑے تھے۔ تاہم نے جو تین عورت کی غاظ اپنے بھائی  
باہم کو قتل کیا کیا وہ خود قابیل کی بہن نہ تھی ۹ ہابیں اُس سے  
حسب دستور شادی کر لیتا ہے جو وہ بہن تھی تو ذکر کرتے ہیں!  
حقیقت ہے کہ خدا و مصالح کا دار بعض اجازت ایسی پر  
ہے۔ پر بعد گارنے بھائی بہن کا کاچ حرام کر دیا حرام ہو گیا زکر تے

و اخراج ہو گیا کہ ان کے نزدیک سب سیلی سے پیدا شد کے سکھیں۔ اور ضعیف ہے۔

اس طرح کے استعارے کی مثالیں آپ کو خود آئندہ بان میں لکھتی ہیں جائیں گی۔ آپ مثل الگی سنگین اور بے رحم، بھی ہے تعلق پکھتے ہیں۔ وہ بالکل پھر ہے اجنب طبع صنع (سلی) کی صفت ظاہری "پڑھنے پر" سے حورت کی جعلی کی تشبیہ ہی اُتھیک اسی طریقہ آپ نے پتھر کی ظاہری صفت سختی اور صفات سے اُس شخص کی جعلی سختی اور صفات کو تشبیہ دی۔ یا مثلًا ایک نازک مزاج اور نزد و رنج شخص کے لئے آپ کھتے ہیں۔ وہ بالکل چھوٹ ہوتے ہیں! یہاں بھی تمہاری لیل والائی استعارہ ہے۔

یا مثلًا آپ زیوکی حافظت کا تختصر تعارف ان فلکوں میں کھاتے ہیں۔ زید تو بالکل گھبھے کا پتھر ہے! کیا "بچ" کا سلطب یہاں کوئی یہ سلسلہ سکھا ہے کہ زید کی ولادت گھبھے ہے ہوئی ہے؟ کسی بدیسرت آدمی کو آپ بلا تکلف "ابیس زادہ" کہہ ڈالتے ہیں کیا کوئی بسیروں تصور بھی اس میں سلسلہ تو الد و تناصل کا ہوتا ہے؟ [مما سید الدین سینی کی حدودۃ الفاری شرح عَمَدَةِ الْقَارِمِیِّ] بخوبی دیکھئے۔ جلد ۹ صفحہ ۱۷۴ (اصلی)

پر فراستہ ہیں:-

ذٰلِقُنْ حَلْقُنْ مِنْ صَنْلَهٖ بِتَعْبِيرٍ	وَصَدِيقٌ اهْنَ حَلْقُنْ مِنْ صَنْلَهٖ بِتَعْبِيرٍ
الظالم للعجز ای خلقن خلقن؟	یعنی سے کجی کے لئے ایستادار کیا گیا ہے
فِيهَا عَوْحَاجَ حَلْقَتْ حَلْقَتْ	یعنی عورتوں کی خلقت ہی لیکن یعنی ہے کہ
مِنْ اَصْلِ مَوْجَنْ دَلَلَ بِتَعْبِيرٍ	میں ہی کجی ہے۔ پس تو یا کہ وہ ایک
الْمُنْقَاعِ بَعْنِ الْجَمِيلِ حَلْقَنْ	ٹیرچی اصل سے پیدا ہیں۔ لیں ان کو
وَالصِّبِرِ بِعْلَمِ اَعْجَاجِهِنْ.	فیصلہ اٹھنے کی اس کے سوا کوئی
فَاتَهُ الْمُحَافَنْ کِی اس کے سوا کوئی	سورت نہیں کہ حسن سلوک اختیار کیا جاتے اور ان کی کجی پورے صبر سے کام
	لیسا جاتے۔

فراتیتے ہیں کس نہیں کے زندگی ہوتے؟ غالبًا پائی ختم بر۔ کونکر چھکا اس طرزی کا ہے۔

اب چھپے نہیں میں ایسا نام پیش کروں گا جس ہو ناظرین کا نپ جاتیں گے۔ اور دادا مری صاحبان کو اگر زرا بھی خوف آخرت ہو گا تو شرم سے پائی یا نی ہو جاتیں گے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ نہ اسی مجری سے پیدا شد کے سکھیں بلکہ یہ دھکنا مقصود ہے کہ حدیث بخاری کو تشبیہ پر محول کرنے والے ان کے نزدیک بھاری نہیں ہیں۔ اور وہ خود اس حدیث کی شرح ہی شہری کا ہے ایسے پر بھروسے ہیں۔ چنانچہ اُنکے داشت اسوجہ شیئی فی الصدام اعلان کے اسے ہیں فرماتے ہیں۔

دیجھصل ان یہ کون خوبی اللہ اور اخلاق رکھتے ہے یہ عبارت حدیث کے مثلاً لِعَلَى الْمُرْدَعَةِ لِأَنَّ زَهْنَهُ بَالْأَنْجَى بِرَحْمَةِ رَبِّهِ سَهْلَهُ وَفَيْهِ سَهْلَهُ سَهْلَهُ کَمَا ہے بالا ذکر کے سارے حکایتیں اور

زبان دیجیز ہے کہ اسی تخلیف ہے تھی سے اس سے زیادہ صراحت شیخ البخاری ہی میں کتاب، الہبیاء<sup>۱۳۵</sup> جلد متعدد دیکھئے۔ این مجرم اسی امرکار و احتمال کا ذکر فراستہ ہیں جس پر یہاں بحث ہو رہی ہے۔ الفاظ ای ہیں:-

اوَاكَاشَارَةً اَلِيْلَ اَلِلَّهِ<sup>۱۳۶</sup> پار حدیث میں اشارہ ہے اس بات کو تقبیل المقویہ کہما کی طرف کو درست تقویم دیکھو جملے کو اسی طرح جانے کو اصلاح بخوبی ہیں کرنے بخطوط اُن الحسن لِعَلِيْقَبْلَهُ پیغام بخوبی ہیں کر دی۔

گویا ہی خیال جسے دلایلہ بھا جان۔ نے الحادزندہ و قرار دیا ہے۔ عاقطاً اسی مجری کے نزدیک نہ صرف ملک بنکر فابی ذکر اور بالآخر انگرایی ہے۔

**ارشاد الساری** [اُرشاد الساری کی ارشاد الساری شیخ بخاری جلد مدد صحت] (مصری)، ملاحظہ ہو ر حلقوں میں حصلہ) کے باشے ہر قرآنیہ ہیں:-

وَالظالمِ اسْتَعْبِرْ لِلْعُوْجِ<sup>۱۳۷</sup> اور حنفی "بلور" مسلمانوں کے ایسی چیز خلقن خلقن ایفہ اعْجَاجَ دکھنے سے بھی بھی ہو۔ یعنی دکھنے خلقن خلقن میں اصل موج اور حنفی ایسی ٹکنیکیں ہیں کہ اسیں بھی ایشی دلیل اسراہ بہ ان ادل المسا<sup>۱۳۸</sup> طور پر کہے اور گواہ کا کہ وہ ایسی ٹکنیکی میں ہو۔ حکیم حلقوں خلقن خلقن میں پیدا شدہ ہیں۔ اور ایسی ٹکنیکی پر اسکا پیغام ہے کہ سب سے پہلی عورت، نوادرم کی بیوی سے پیدا کی گئی۔

اُم قسطلانی کی اپنی راتے بالکل ظاہر ہے۔ دہلیست پیدا ہوئے کو حضن استعارہ کھجتے ہیں امردا قعدہ ہیں۔ دیگر کہو سے یہ بھی

اھنیا اور دین داری میں اس کا پایہ کافی بلند ہے۔

اب اندازہ فرمائیے کہ داروی صاحبان کا دین تیری مودودی جسما کو شکار کر کے کئے چلایا گیا تھا اُس بلند درجہ تابعی تک کامیں نہیں گی سچے جس کی "حکایت" پر مدد نہیں کوایہ دیتے ہیں۔ لیکن بات ایک مومن کو گلپ ڈیکھ کرنے کافی نہیں ہے۔

کیا اس کے بعد بھی مودودی کے شخص یہ نہیں ہو سکیں گے کہ ایک بات کی خاطروں تکنی نہیں کاٹے سکے ہے ہیں؟

**فیض الباری** [از بر شاہ صاحب کے والوں میں علام الفرشاد صاحب] صاحب کا حال فیض الباری شیخ بخاری ہیں ویکھتے۔ وہ کتاب المکاہ میں یک سریے اس بحث کو تجویز نہیں کر رہے ہیں بلکہ سے پیدا ہوتی ہیں، بلکہ دوں مدد ہوں کے مقص دینے صرف مندرجہ میں ہترین اصول بیان کر کے بات ختم کر دیتی ہیں۔ (مدد بین مارات و مکاہ و مستطیل منه انت فن تمام است اذ) اس مدیح سے یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی نکاحی علیہ اخیل و مخان فی نظام کی قص و خلیل پر استوار کیا گیا ہو اصلح احمد خشیۃ المحتضر اور اس مغل کو دو کرنے میں ایک سڑ ساساً ناسب تولیک التعرض سے نظام ہی کی تکست درست کا ناشہ عنہ لا و الاستسماع به۔ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهَا سَعْيَهُ كَمْ مَضَى كُوَرْكَةَ

تعذر رفتگر (اوی رفیق البسا) بغیر ہا اس سے ملکہ خاتونہ مظہرا جاتے جلد ہم صلت سحری)۔

پس اگر فائدہ اٹھا اٹھاں ہو تو رکھ بہرے خیال فریلیتے۔ اگر علام اور شاہ صاحب واقعہ حدیث بخاری کو غلیت خواکے بے مثال منتظر و اعتماد شہورہ پر مگول فرستے تو اس کا ذکر نہ کر پسند نہ کرنے۔ وہ محوال آپ نے مستطیل فرمایا ہے وہ بجا تھے خود

یہ بھاوار ہے کہ حضرت حدیث زیر بحث کو تشبیہ و استعفار کے پرہیز مگول نہ مانتا تھا۔ (یہاں کا ترجمہ مودودہ کا ایک صفحہ چھوٹ گیا ہے۔ اسی پرہیز

**میسر القاری** [بخاری تیسیر القاری] (طبوب مطبع علوی نکون) مودودی فرماتے ہیں۔

فالمحن خلق من ضللم پسر پس بمحضی بخوبی خود ہر کوئی سے پیدا کی ہوئی تکھیں ایں نہیں کہ محدث و جلعت اس طرح ہیں۔ یعنی ان کی نظر و کہداہ ادازگی۔

یعنی سمعت ایسا ہیں جنہیں است و مخالق یہیں شدہ «فعی آن سورہ سوت

فَتَأْسِرْ بِرَبِّهِیں» کا مکن نہیں ہے۔

ما حظہ ہو علامہ میں کی شرح بخاری (محمدہ القاری) جلد دو۔

صفحہ ۱۵۳ کتاب الانبیاء مطبوعہ مصر۔ فرستے ہیں۔

قال السریح ابن الشنفیت کہ ایسے پیدا کی گئی تھیں ادم کی حیاد میں طینہ آدم و انجن میں سے۔ اور استدلال کیا اللہ تعالیٰ کے بقولہ تعالیٰ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ وَ دُرَجَتُكُمْ مِنْ طِينٍ۔

الدرجیں نے ایسی میں سے پیدا کیا۔

مگر غورست بیکی کی عبارت پڑھ کر دیکھنے کر جو قول پیدا اسی خواکے پائے ہیں مودودی نے کیا تھا وہ بیج ایسیں بھی کر رہے ہیں۔ یا

نہیں؟ اور کہ یہیں ہیں تو داروی صاحبان کے نزدیک وہ بھی۔ یعنی بیج ایسیں بھی ملکہ و ندیں یعنی طبیبے۔ و نفوذ بالات من دا لک۔

اب شمس۔ ربیع ابن انس کوں ہیں۔ جلیل العصر دنایی۔

ثیر القرون ہی کے ایک قرن میں پیدا ہونے والے محترم نبیگ۔ مانعاً ابن قبر عقلانی پسلی ہیں اس کی زبانی ان کا تعارف تھے۔ حافظ موصوف اپنی شہر کتاب "قص دیب المثلی" میں جلد ہل معمور و مطبوعہ جید و آباد۔ سلیمانی مصری (فرستے ہیں)۔

ربیع ابن انس البکری روایت کرتے ہیں اس

بن الک اور ابوالعلیم اور اس پھری غیرہم سے ادغ فر ربیع ابن انس سے مجھر المازی

اور عاش ما رسیمان ایتھی اور ابن سلارک دغیرہم روایت کرتے ہیں کہ ابی الحسنی ابوالجعفر الرزی

ربیع ابن انس بہت سچے ہیں اور کہ اسی نے ادغ ابن اسی سے روایتیں پر کوئی

بھروسی حوصلہ دی و قال انسانی بیس بہ پاس قال

کہ دیجھر المتصور کے دو خلافیں ہیں ایں معدہ مات فخلقت

ابن معدہ مات فخلقت ایں جیان سنے ربیع ابن انس کا ذکر ثابت بالکل قابل اعتماد لوگوں میں

ایں مجھر المتصور ذکرہ ایں حیان فی الشفافت۔ کہا ہے۔

ناظرین یہ بھی جان لیں کہ محمد شیر کے ہیاں مسلسل روایت میں

کہیں کو بغیر کمل اعتماد اطمینان کے لئے "نہیں کہا جاتا اور ان کے تبدیل یا تو ختن نہستہ" ہے سچے لیجئے کہ صحیتی نہ و تقوی معتبر مسلم راجی

## المال لعلم

المال اعظم شرح علم الحظ فرمائی۔ امام ابی عبد اللہ

جلد عکس صفات پر حدیث ذکر کی شرح میرزا فہری خواست  
ویحتمل انتہ تتمیل استعمال اور احتمال ہے کہ بعض شیش ہر جو فہری خواست  
خنچ فہری کا ضلع و شحد نہ اندیشی کر سے اور اس احتمال کی دلیل  
قول میں مستعمہ اور علی طبقہ کو رایت کر کر الفاظ میں "لئے مستعمہ  
لذت علی طبقہ الم"

واضح ہے کہ "محتمل" سے یہ طلب نہ کچھ جعلتے کہ اور دو محاذے  
کے مطابق عربی میں بھی اسے بعض امکان اور بعدہ احتمال کے لئے بونا  
جاتا ہے۔ بلکہ عربی میں اس کا استعمال بارہا اعلیٰ درج کے لئے بھی  
جو نامہ ہے جس کی مثال حافظ ابن حجر کا قول ہے۔

ویحتمل ان یکون المراد بکسو اور احتمال ہے کہ "پکشو" سے مراد  
الطلاق (فتح الباری جلد دوست)، ملحوظ ہے۔

مسلم کی روایت میں صراحت موجو ہے کہ دکوحا الطلاق  
رینی اگر تو عورت کی کوئی کو سبیدھا اکارنا یا جانہ کا تو اسے قوڑے گا۔  
اس توڑنے کا مطلب "طلاق" ہے، اس طرح "کسرها" کی مراد صراحت  
اور یقیناً طلاق ہی ہوتی۔ مگر حافظ ابن حجر نے اس کے بیان میں  
بھی "محتمل" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

## شرح المال لعلم

علام سنیوسی شرح المال اعظم میں جلد عکس

کرنے ہوئے لکھتے ہیں:-

اختلاف متوں مختلف من هنلئے اس میں اختلاف ہے کہ جو اکبیلے سے  
آدم قبیل دخول الجنة پیدا ہوئیں آدم کے دخول جنت سے  
دقیل فی الجنة۔ پہلے باجت میں؟

گویا سنیوسی نے امام ابی عبد اللہ کے بیان کردہ احتمال کو  
تسلیم کرنے کے بعد نہ کوہ العاظم اُن لوگوں کے الہما برہ عاصیں  
لکھے ہیں جو بیان اُنکی سیل سے ماستے ہیں۔ افسوس علام شیرازی احمد  
عثمانی فتح المکام میں اس مقام تک نہ پہنچ سکے۔ ورنہ اُن تصریحات  
اس موضوع پر بڑی حرکت الرأی ہوئیں۔

## مرقاۃ المفاتیح

اس کی کوئی ذاتی اُنستقلیت نہیں۔ اگرچہ  
اس کے متوافق تو بعض ناائل ہیں۔ لیکن مزید تفصیل کے لئے بھی میں

فرمائی۔ کیا مولا نافر المعنی محدث دیوبی ملحد و زندین نہیں  
ہیں فہرے؟

## مسلم کی حدیث

اوکیتاب المکام ہی میں لکھتے ہیں عنوان  
ان کا بھی یہ، المکام یا "ملحق" وغیرہ ہیں۔ بلکہ باب الوصیة

بالضاد ہے۔ العاظم حدیث یہ ہیں:-

ان المرأة اَنْ خَلَقْتَ مِنْ حَمَّاً | تَعْلَمُ عَوْرَتَ بَنِي اَسَدِ الْمَقْبِسِ  
بِهَا سِنْكَ حِسْنَةٍ وَاحِدَةٍ۔ لیکن کیا الہم ملحدہ ان ہیں  
جلتے کہ اس طرح کے موقع پر ہمیشہ مدرس را ہدیت ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے۔

"عورت ناقص العقل ہے۔" جسیں عورت مراد ہوتی ہے نہ کوئی  
خاص عورت۔ یا مثلاً کہتے ہیں۔ "گھنے کو کامنے پر عربی کو بھی پر  
کوئی تضیییت نہیں۔" ہرگز اادرہ عربی مراد ہوتا ہے نہ کوئی

خاص شخص۔ ایسی کتنی بھی شاید اپ روز مرہ کی بول چال اور قبر  
تک دیکھیں۔ اگر اُنچی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد الہم اُنچی سے  
حوالہ ہوئی تو ان المکام کی وجہ اُن حقیقی کامو معنی تھا۔ آخر خود تو یقین  
انہیاً وَ لَذَّتْتَ کے خاص و اقتضیت، عالم غیب کی خاص خبریں۔

ووضیل صراط کوثر اور اس طرح کی وسیعہ ہر یہودی کا عالم رسول اللہ  
نے بیان کیا تو اہمیت اور استقلال کے ساتھ لیکن تو اُنکی پیدائش  
الہمی سے ہی بھی حقیقی و تکمیل و احادیث و نادر و اقدیم اس لائق دھن

کو حضور بالکل صحنی طور پر بیان کرنے کے عوض سفلہ بیان فرماتے  
مسلم کی پیش نظر حدیث میں آگے تفصیل ہے وہ کیا تھا عورتوں کے  
ساتھ حسن سوکھ کے بانے میں سے اور سفارتی کی حدیث میں پڑا ہے وہ

من حکام یوسف بالله الدین جو علیہ السلام ہر چہار بیان رکھتا ہے  
الآخر ملائکہ یوہ ذی جما سره میں چاہیے کہ ہمایہ کو تکیف ہے بینیت اور  
واسطہ بیان بالساعہ خیراً۔ حسن سوکھ کیے عورتوں کے ساتھ۔

اس کے بعد فاتحون خاتم من ختفیل ہے اور اس کو بعد مزید  
ایسی جیارستہ و پہلی سے پیدا ہونے کی درست کے قطعاً مطابق نہیں  
بلکہ عورتوں کی جلت کے بانے میں ہے۔ تو آخر یہ کیا سا اصل بکہ حضور

شہر سید اُن کو فتحی میں او صحنی بنا ہے ہیں و بخاری کی بالہزادہ  
والی حدیث فواد اس بات، نہ ثبوت ہے کہ المکام اُنچی سے مراد ہوا ہیں  
بلکہ بھی عورت ہے۔ بھی جس شیخ کی حدیث ہیں ہے۔



ذرا "دنشور" میں بیان شدہ ذیل کی روایات پر مجھی نظر میں تھے۔  
دشراج عبد بن حمید ابی تحریر کی حدیث اور ابن اللہ بن المذاہ  
المذاہ عن ابی عمار و قال: این مگر وہ کہ انہوں نے کہا اور آدم  
خانت خلقت حقیقت من خانت دم کے خلف دو، سے باقی طرف سو بیٹے  
اللیسر و خلقت امراء اور بیتلر ایک گئی ہیں اور الیسر کی عورت دو،  
من خلف الیسر۔ دشراج ابی ابی حاتم عن اضحاک  
و خلق منہا رسی و خلق انان سے کہ انہوں نے انہا و آدم کی خلم  
خلق خواتیں آدم من خلق الخلف سے پیدا کی ائمہ جو سب تو  
خلقت و خواصن الاعظم خلقت و خواصن الاعظم  
پھلی سلسلی  
دنشور جزء دجال مصری،

ہے

ذرا الناظہ کہتے باش پلی سے بڑھ کر "خلف" پیدا ہوئی۔  
"خلف" سے کیا اسے اسے رواۃ مایوس۔ ہم تو صرف اتنا  
کہیں کہ اس طرح نہیں جو چندی کے سلسلہ میں روایات منتسب ہوں  
سے پڑھ کر اولاد فاطر، تک پہنچ ساتھی ہیں۔ اسی طرز پسلی کے  
معاملہ میں بھی تینیں تینیں ٹردہ ہیں۔ اور الیسر کی عورت  
(۲) کی پیشہ انسان پلی سے کویا پسلی کی پیشہ انس نہیں ہے۔  
روایات کا ایسا ہی رطب دیا اس سلسلہ قوی و قدر آن د  
ست کی تصریحات کو اپنی سے کہیں ہوئیں۔ یا تائی۔ رواۃ ایسا انس  
ہیں داشت پلی تک دی کی، رواۃ موجود ہے۔

**تفہ کھیر** امام رازی نے اپنی تفسیر میں بھی اسلام صفت  
کا "انکار" نقل کیا ہے۔ لیکن "محمد کہا" نہ  
زندگی۔ بلکہ حضن اتنا کیا ہوا۔

قال انقاضا و انتقال الاول پہلیہ تھی پہلا قول  
اقوی درجہ دجال مصری، زیادہ ضبط ہے۔  
اور اس سے قبل کہا ہے۔

روحوالی علیہ الدلائل اس توں ادل پر اثر ہوتے۔  
اس سے بھی ظاہر ہے کہ اختلاف العادوند و کا انہیں  
خلاف دکھرت کا ہے۔

**تفسیر الحجاہ** علام طنطاوی اپنی تفسیر الحجاہ میں جزم ت  
و منثور ازہر شاہ نے دنشور کی بھی حالت دیا ہے۔ لیکن

ملک و زندگی خلیلی کیا کوئی بات محض اس لئے غلط ہوتی لازمی ہے  
کوہ کسی معجزی نے کہدی ہے؟

ذرا اوج فرمائی تفسیر و ادھر سے "ابن جان" اور زوج

سے میں عورت مراد لیتا تو ایک طرف رہا۔ اس سے بھی عجیب و مختلف

تفسیر ہو جو دہیں۔ طائفہ پر بھر الجیڑ رام جان اندری جنہیں ۲۵۰

و من، غریب التفسیر اندھی عقی ایک کتاب پر بھی ہے کہ "تفہ اعنة"

بالنفس الروح المدن کو رخصیماً سے وہ روح مرادی جانتے ہیں کا ذکر

بیل اس مقام علیہ المصطفیٰ رسول اللہ کے اس قول میں ہے کہ

وللہ عاصی روحون یوسفون حوصلہ ملتے

قبل الاجسام ریکنا و کسدا یہ پڑھ پیدا کیا۔ اور زوج شمراد بین

سنہ و عقی برزوجہ البین یہ جانے اور عقی سے مراد روح و

عقی بالخلوت الترکیب۔ بدن کی ترکیب۔

ابن جان نے اس نادر تغیر کرنے والوں کو بھی یاد و زندگی

نہیں کہا۔ بلکہ صرف اتنا کہا۔

**بخاری** اور خود ابن جان کی جو راستے ہے وہ بھی دیکھئے۔

بخاری احمد بن یکوب اسکالہ پر جو دلخت اسے کیا ہے وہ بھی دیکھئے۔

ذالشیعہ التمییں لاحضر کا ذکر، بطور تمییل کے پورے بھی توں

کے فرقاً قائم اطلاق کے اور سب سائیں

علیٰ حالۃ تبلیغۃ لے صعباً ایک حالت پر قائم نہیں کے لئے بھی

الہ اس فہی کا اصلع العوچاء توی المراج نہیں کے۔ بس اسی مات

کہ اجماع خلق الانسان میں پسلی کے ہیں کہیں ایسا کاشد کا ذوق

خشل دیکھیں ہے۔ اور یہیں کیا کیا کیا ان حوالہ خلقت من جنم۔

جیسا کہ ہم پہلے بتائیے ہیں بعدهم کے سعیِ شخص و مکان کے

نہیں۔ خود ہی سال بھی ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ ابن جان رواۃ سلسلہ

کے تسلی ہونے پر دلائل تمام فرمائے ہیں۔ کویا اعلیٰ اور راجح و

اوی اس کے نہ دیکھ سکیں ہی ہے ذکر واقعہ پسلی سو پیش

و منثور ازہر شاہ نے دنشور کی بھی حالت دیا ہے۔ لیکن

یہ ہے کہ انسان کو حکومت کے تعین طریق پر پیدا کرتا ہے۔ اسیں کوئی استثناء سواتے آدم و حوتا کے نہیں۔ وہ سریست جاری ہے ہے کہ ہر جزو ہب چھوٹی شکل پیدا کرتا ہے پھرستے تو خالی صاف ہاتھ ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ رحم مادر سے اک دم جوان آدمی تک پہنچے یا زیج سوال کم پورا و خفت پھوٹ جائے۔ مسلمان پیدا شش کو زیاد کسی بھی نوع اور جنس میں دیکھ لیجئے۔ یہی قانون قدرت ملے گا۔ اب یا تو یوس کہتے کہ جس طرح بالفاظ القرآن و نقش حکمتنا الہستان وہی حلقہ ملک مزخخانہ مشتبھوں (اور بقیہ اہم نے غیر احتلہتے ہستے گا) سے انسان کو پیدا کیا جو خشک ہو کر کھڑک ہونے لگتا ہے، حضرت آدم پوری تدوی قامت کے ساتھ خالق کئے تھے اسی طرح خواجی پوری تدوی قامت کے ساتھ تخلیق کی گئیں، ورنہ پولی سے پیدا ہونا اور جوان عمر پیدا ہونا ایسا دعوی ہے جو اسلام کے نہ اٹل اور جادو اس قانون کو توڑ لے ہے۔ لے تسلیم کرنے کے لئے حدود رحمہ تو قوی اور صریح بیانوں کی ضرورت ہے۔ حضرت رحم کے پیٹ سے یا کسی غیر باپ کے پیدا ہوتا ہے۔ اگر قرآن اور رسول اللہ صریح و واضح الفاظ میں شہادت کہ مریم (اللہ کی برگزیدہ سندی تھیں۔ اور ان کے پیٹ سے پیدا ہوئے والائے بالکل انسان اللہ کے چک خاص سے پیدا شدہ بلند مرتبہ ہی تھا و دیکھا کالوئی محفوظ آدمی بھی نہ مانتا کہ ایسا ہوا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بے باپ کے پیدا کرنا یا کسی بھی اور طریق سے پیدا کرنا اللہ کے لئے کچھ بھی شکل نہیں۔ وہ اور اس کا رسول اگر جیسی صاف صفات بتا شیتے کہ آدم کی پیٹ سے پیدا ہوئی میں تو کون کافر تھا جو ان کا کر کرتا۔ لیکن جس صورت میں کسر احرار جاہات سے قرآن و سنت دونوں خالی ہیں۔ کیونکہ ایک الیکٹرونی حصے کو مداری دیا ہے اور دیا ہے۔ اب اس کے باسے جس تفسیر علی گلگری فرمیدا کر سکتی ہیں۔ لیکن جو کچھ بھی اس کے باسے میں آدمی فرمد کرے گا اس کا مطلب حقیقت اور نہیں افسوس ہونا ملتکوں ہے۔

### حاشیہ بخاری

ایکیت ہیں فی زمانہ امی الملاجع کی چھبیسی  
ہوتی بخاری ملی ہے یہی ایڈیشن دارالعلوم  
دیوبند کی کتب خانے سے دورہ حدیث کے الشرطہ کو دیواری صفائی  
از ہر شاہ لئے ٹھانے کے تو شاید وہ دیواری صفائی جان کر تو یہی  
الحاد و زندقی کی تصویر ہے اس سے جگری سے نہ کہ سکتے۔ لیکن  
کچھ اسی طیش کی بخاری جلد توں کتاب الہبیاں ملک پر حدیث  
فتد بڑا ایک بار پھر خوبی کیجئے۔ ایک طرف تو اللہ کی صفت جائز

واعده میں حمل آدم و حوت  
لیس هنالک دھمل قطبی علی  
پیدا شش کے لئے آیت دایا حلقہ کلماتی  
کیفیت القرآن افی بہ میہلۃ  
دلیل قطبی نہیں ہے۔ قرآن اپنی حقیقی  
حملہ مقتضی۔

از ہر شاہ کے اس عوسمی سے کہ ”ادمی پیدا شش آدم کی  
پسلی سے“ قرآن سے بلاشبہ و شبہ ثابت ہے طنطاوی کی مذکورہ  
عبارت کا مقابلہ کر کے دیکھئے!

از ہر شاہ مدت کالم مدت پر قم طراز ہیں۔

..... اور قطبی سے یہی رکھی شدت نے ساختہ یہ راستے  
ظاہر کری ہے اور نہ انھوں نے اپنی شانے کے ساتھ مجھے  
دلائی دیتے ہیں۔

قطبی کی پورا سے ہے وہ آپ مولانا حافظ العجمی کی عبارت  
میں دیکھے چکے۔ اب یہ دیکھئے کہ جن تفسیروں کا از ہر شاہ ذکر کرئے ہیں  
اُن میں بھی اکثر ملاد میں ہی بات کیجی گئی ہے۔ شوکانی کی شخص القبوریں  
نہ تو پہلی کا کوئی ذکر ہے نہ دیخت جا من آدم پر کوئی دلیل ہے۔  
اسی طرح تفسیر بن جہاں میں تعلیماتی دلیل نہیں۔ نیل الادھار بھی دلیل سے  
خالی ہے سب سین کبھی کی خبر نہیں کہ اس میں سے ہی جو غائب ہی جھیں  
یہ بحث ہوئی چاہئے۔ تعلیق اصبع (شرح مشکوہ) میں بھی کوئی دلیل  
ذکر نہیں۔

علام طنطاوی تفسیر بوری جزء مصروف ہے پر فرماتے ہیں کہ۔

”آسمانی مذکون نے صرف یہ بتایا ہے کہ ہائے اس تبا  
کون تھے اور اس سے زیادہ چھان میں سے ہیں جسات  
دے دی ہے۔ اب اس کے باسے جس تفسیر علی گلگری  
فرمیدا کر سکتی ہیں۔ لیکن جو کچھ بھی اس کے باسے میں آدمی  
فرمد کرے گا اس کا مطلب حقیقت اور نہیں افسوس ہونا  
ملتکوں ہے۔“

الجسم نے طنطاوی کی مراد بیان کرنے میں کچھ تحریک کی ہے تو  
کتاب ملاحظہ فرائی جاتے جو الہ اونی موجود ہے۔ خود کیجئے دلاری صفائی  
کا یہ دھوئی کتابیود اڑھا کر پیدا شش خواز منیع آدم ”نفس اور بیوی“  
شک ہے!

**فتل بڑا** ایک بار پھر خوبی کیجئے۔ ایک طرف تو اللہ کی صفت جائز

لار حفظ کیجئے۔

ام اخدر الدین رازی کی تفسیر کسری میں قصیف توہین صدیق نہیں۔ یہ ضرور معلوم ہے کہ امام صاحب کا انتقال ۱۷۷۴ء میں ہوا ہے۔ اور قاضی بیضاوی کا اسن وفات اور تفسیر بیضاوی کا اسن قصیف بھی ہمیں نہیں معلوم۔ لیکن یہ معلوم ہے کہ ان کی وفات ۱۷۸۶ء میں ہوا۔ تاریخ المفسرین دلخی نہیں۔ ادا بن سید عاصم ۱۷۲۱ء میں ہوئی۔ میں تو یقین کے ساتھ ۱۷۷۴ء ہی لکھا ہے۔ لیکن چلتے ہم لکھتے ہم مان لے جائیں گے۔ اس کا مطلب ہے ہوا کا اگر ہم دلخی بیضاوی کی عمر اسی سال کی بھی فرض کر لیں تو امام رازی کے وقت انتقال پر وہ چار سال کے ہوں گے۔ امام رازی کی تفسیر کی وجہ پر وہ نہیں تو اور کیا ہے؟ غایتہ اعلیٰ الباب کے مراد ہونا طفیل نہیں تو اور کیا ہے؟ غایتہ اعلیٰ الباب کے میں کہا گیا کہ اس سے اپنے نکاح کے متعلق اسی سال میں خاتم وفات ہوئی تو کیا تفسیر کسری کی قصیف کے وقت قاضی بیضاوی کی پیدائش میں ایک سال باقی تھا۔ اس صورت میں امام رازی کے فال القاضی سے بقول شاہ نہ صاحب قاضی بیضاوی مراد ہونا طفیل نہیں تو اور کیا ہے؟ غایتہ اعلیٰ الباب کے میں کہا گیا کہ اس سے اپنے نکاح کے متعلق اسی سال میں خاتم وفات ہوئی تو کیا تفسیر کسری کی قصیف کے وقت قاضی بیضاوی کی پیدائش میں ایک سال باقی تھا۔

ان تفصیلات کی روشنی میں ناظرین غور میں کوئی لطیف لکھنا بے شکار ہے۔ اگر ناظرین میں کوئی لطیف لکھتا ہے تو کوئی نہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ذکر اُن امام رازی کی تفسیر کسری کے متعلق کا شکر ہوئی تو کوئی نہیں۔ اس کی تفسیر کسری کے حاشیہ پر صدر کے طبقہ الحسینی نے ۱۷۷۴ء میں تفسیر علام ابوالاسعد عدادی بھاپی ہے۔ اور ذکر اُن قاضی بیضاوی کا ہے جن کا نام عبد اللہ بن عمر لقب ناصر الدین مکیت ابوسعید اور ابوالآخر ہے۔ جو شیراز کا ایک گاؤں بیضاوی میں پیدا ہوئے اور شیراز کے قاضی ہے۔

تفصیل اس لئے کوئی کوئی کہیں ناظرین کو بھی شاہزادہ بسا

زیر بحث کے لفظ استوصواب معاشرہ فہرست یہ ہے۔

قال النبی نادی الا مستحصال  
کہا بیضاوی نادی الا مستحصال  
قبول الرحمۃ لکے اور صیغہ  
معنی ہے قبول وحیت۔ یعنی میں  
بعن خیراً فاقد بلا وحیت  
الرسول اللہ، تھیں وہ توں سکھتیں  
تجھن لڑ قصیخ حلقہ خلقہ  
و صیحت بول کرو۔ کیونکہ وہ عورت میں  
جلبت و سرشت پر پیدا کی گئی ہیں جس  
تیر کی ہے۔ پس گویا کہ وہ ایک ایسی  
انفعاء پسیت الہ بالصبر علی  
وہن سے پیدا ہیں جس میں بھی ہر میں  
اعوجاج ہٹ دقل اسلام  
کہ شاپلیں میں نہیں بلکہ میں اس سے  
تفع اٹھا پڑیں میرکے ہوتے ایک بھی  
خلقہ میں ضلیع من اضلام  
پہن۔ اور کہا گیا کہ اس قتل میں رادہ  
کیا گیا اس بات کا امرتے پہلی بورت  
آدم۔

یعنی خداوند کا ایڈیوں میں سے دیکھ پلی سے پیدا کی گئی۔

ذر اخور سے پڑھتے۔ بیضاوی صراحت حدیث کو تشبیہ پر ہی  
محول کر دے ہیں۔ فتح القرآن (پس گویا کہ وہ عورت میں) ہو رہا تھا کے  
الفاظ اس کے لئے بیوی تطفیل ہیں۔ تشبیہ ہو کہ قدم جیان کرنا اور  
تفسیر شہودہ یعنی بیوی سے پیدا شرکو دستیل کہہ کر بعد میں بیان کرنا  
مزید شہودہ ہی۔ اب بنا تے کیا اور شرکا اسے ملاحظہ فرمائیتے تو  
تب بھی دلادرتی صاحب کی تائید کرتے؟

**ایک طبیعہ** [چلے کہ اور شرکا نے بیضاوی کا خواہ مغلط دیا  
خیانت فی الجوالہ] کے ذیل میں آپ کو بتا  
ہے۔ ذرا مزید تماشہ ملاحظہ فرمائیتے کہ شرکا صاحب تفسیر کسری سے  
ام رازی کا جو قول نقل گیا ہے اپنامدار العلوم فردی ۱۷۷۴ء  
کالم (۱)، اس میں قال القاضی کے الفاظ میں۔ ان الفاظ کو متعلق  
شاہزادہ اسی کے ذیل میں راستہ والی لکھتے ہیں کہ۔

”ام رازی کی اس عبارت میں قاضی سے مراد  
قاضی بیضاوی ہیں جن کی عبارت اور گذر چکی ہے۔  
گویا شرکا صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ قاضی بیضاوی کا جو  
قول تفسیر شہودہ کی تائید ہے یہ نقل کرتے ہیں اسی قول کی طرف  
امام رازی کا اشارہ ہے۔ اب اس پر لطف دعوے کی حقیقت

یہ بات صرف آدم و حوراہ کے بارے میں اللہ کو ہمیں حقیقی تو بعض کا لفظ مناسب نہ تھا۔ بلکہ یونہ کہتا تھا کہ تم دونوں ایک دوسرے کو دشمن ہو سکے اُن قاہر ہیں کہ اللہ جن شانہ کا یقیناً صدقہ تھا اور اسی پر سے بھی صراحت تھا ہر چہارے کو آدم و حوراہ ایک دوسرے کے دشمن نہیں پڑھتے۔ بلکہ ان کی اولاد میں یہ سالمہ شروع ہوا۔ اب فوراً زیارت گاہ کے بعد اسے آدم و حوراہ سے خطاب کرنے اور برادر شدید کی وجہ استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ آدم و حوراہ کے صیغہ سے یہیں خطاب فرمایا گیا۔

اس کے سدا کوئی جواب آپ کو نہ ملے گا کہ خطاب آدم و حوراہ سے ہونے کے باوجود روزے سخن ذریت آدم اور نوعبشر کی طرف پھر گیا ہے۔ گویا بعض کم بعضاً عدو سے اللہ جل شانہ کے جملہ نوع البشر کی ایک جتنی اور سپاہی کم و مردی اور غرائی کی صراحت فرمائی۔ اور سماج شاہزادے کو آدم و حوراہ کے مٹھوں سے اس خرابی کا خطاب ہر شروع ہو گیا۔ قابل نہ ہے ہمیں کو قتل کر دالا۔

اب میں الصاف پسند ہو سے پوچھتا ہوں کہ حب اللہ عمل شانہ کھلے طور پر آدم و حوراہ سے مراد نوعبشر اور ذریت آدم ملکے ہیں تو کیا مشکل ہے کہ خلق کم من افسوس، فاحدہ تو سے وہ متینی مراد نہیں جس کے لئے قرآن میں صندل ایں، متن حمام و مسٹوں پر لے لانا آتے ہیں۔ یعنی خیر نجٹے ہوتے گاہے کی مخصوصی ہمیشی آدم و حوراہ سے مراد نوعبشر سکتی ہے تو ”نفس واحدہ“ سے مراد ”زوج بشر کو خیر“ کو ہیں ہو سکتا۔

جو یوں گاہیں کہ ہے ہاتھ میں دست لئے ہیں کہ کتاب پسلی سے پیدا شکو فاطمان ہیں۔ آپ شوق سے لے سمجھ ہیں۔ اور صور و رانیں۔ بلکہ یہ تو صرف اس قدر کہ ارش کروہا ہوں کہ جو لوگ اسے ہیں لئے ایک زندگی ملحد اور مگر اور وفا قسم نہیں احسان کے معنی شاید آپ کو پوری طرح معلوم نہیں۔ اللہ کا رسول تو ہم ہمیشے کہ میں قال لہ اَنَّ الدِّينَ نَقْدَدِ خَلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ نَهَىٰ لَا زَلَّ الدِّينَ کہا پس یقیناً جنت میں بھائے گاہ حقیقت کو دیاں نہیں اداں سلوک رکجزا کرے یا چوری کرے۔ کے بعد بھی جنت اپر ہو ام نہیں ہوتی۔ مگر آپ ہیں کہ اللہ کے بندوں کو زور اذرا کی ہے اور پر محظوظ زندگی بناتے چلے جاتے ہیں۔ فالخت دردیں ای اولیٰ الدیصار!

و حسکہ ہو جلتے اور وہ یہ نہ بھی ٹھیک کرہ رفاضی اقاضی بھی ہے، ای وہ ہر اذرا کی فخر الہ بن نازاری ہوتا ہے۔  
یہاں ایک حصہ اضافہ کیا جا گی۔

عن ہر سے داشت داشت پندرہ کجھ کجا جسم  
اس کا ازاہ ترجمہ بھی سلسلہ ہاتھوں شعری ہے اس لیکے  
تم جسم پر مٹوں کی لالہ کاری ہے  
کوئی بچکے کو رکھیں ہمہں کہاں کہاں تھا۔

**تشریف** شاہ صاحب اور دلادری صاحب یقیناً یہ سے خفا ہو گی  
کہ ہم نے ضرورت سے زیادہ دلاؤں ان کی تردید ہیں جسیں  
کوئی نہیں بلکہ ہم بھیں باللہ لعظم یقین دلائے ہیں کہ برادر راست اُنیٰ  
تردیدہ تحریک سے ہم طھڑا بھی نہیں۔ وہ کچھ بھی کہتے اور کرتے ہیں کوئی  
سرور کا رہنہ ہوتا۔ بلکہ کیا کریں کہ سوال ذاتیات کا ہمیں مکتبہ مذکور کا  
حلقة خیال کا ہے۔ شاہ صاحب اور دلادری صاحب کا تھا تھا  
یا جملہ بعض اُن کا اپنا نہیں۔ بلکہ تمام اُن اکابر میں اسی اموری  
کوئی نہیں ہے جو رسالہ دارالعلوم نے نگران اور ہم نگران اعلیٰ  
سلامان اخیر طبیب صاحب مذکور کو رسالہ کے نگران کی خوبی سے  
اٹھاڑا اور مضریں شکار صاجبان بر نگاہ انسان کوئی چاہئے حقیقی  
نگرانی میں شکح ہونے والے دارالعلوم میں البتہ زیادہ نہیں  
ذمہ دار اذرا کی فخریت اُنکی وجہ تھی تو اس کی دلداری سے وہ نہ  
عند المتأسر رہی ہو سکتے ہیں زعید اللہ۔

**ایک تکمیل** الحکم نظرور اس آیت پر ڈالتے ہیں  
پس، سکاریا آدم و قو اکشیطان اس  
الشیطان عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا  
درخت کے ایسے سرسریں کا کالہ یا ہیں  
وَمَلَحَّا نَادَيْهُ رُتْنَنَاهُ عُغُورًا  
اُس عالت سے جس میں وہ دونوں تھے  
بعض کم بعضاً مُدْرِج وَجَرْعَ  
بعض کا دس سچا گا۔

دیکھئے۔ اس آیت سے پہلے آدم و حوراہ کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ  
نے تشریف کے صیغہ استعمال فرمائے ہیں۔ مثل دُكَلَّا۔ یعنی۔ تھریا  
فتکو نامہ کو رہ آیات میں بھی۔ خانس لَهُمَا اور اخیر جہما اور  
کانات شنیہ ہی ہیں۔ میکن قصر، بعد اھبھوا جمع کا صیغہ آیے ہے اور  
بعض کم بعضاً عدد کے الفاظ بھی جمع ہی پر موال ہیں۔ کیونکہ اگر

آنہر میں جو تم نے دلادری صاحب کے غرروادت کی تھی مٹ بیان کی ہے اب اس کا انصرخ جواب ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ "دارثان علوم نبوت پر کچھ فرمائے ہیں میں سے کلم و کاست و دست بڑے کیا ہاتھ پیش کر دے تو وہ بالاشواہر کے بعد بھی آپ پیش کریں گے وہی کیا "بلم و کاست" کا لفظ ایسے ہی محل پر استعمال ہوتا ہے؟

پھر یہ بھی آپ بتائیے کہ "علوم نبوت" کیا دلوبند بالا ہو رہا ہے بھی بھی شہر و دیار کے بیچے والوں کا آبائی و ورثیں، جن پر صرف انہیں کا حق ہے؟ "علوم نبوت" کیا کوئی ایسی جاندا ہیں جن پر کسی خصوص خاندان یا گروہ یا تبلیغی کے سواد و مزد کا کوئی حق نہ ہو؟۔ آپ زبان سے تو

ظاہر ہے اس کی تائید نہ کر سکیں گے لیکن ذہنیت آپ کی یہ ہو گئی ہے کہ ارشت علم نبی اور عالم

علامہ خواہ ہر زید عمر بک گوہان یا جاہلے۔ مولانا مودودی صاحب

اور ان سے رفقاء کو مستشار کہا جاتے۔ حلال نکند اور آپ کو

توہین دیتا اور آپ ایسا نہ اڑی

کام لیتے ہیں جو اتفاقی پیارے اس پیارے سے

اس موتیں میں حصہ تو پوری قوت ہو گی۔

## بخاری شریف اور مکمل

کی سیران میں تو لاجاتے گا اور آپ کی

تمام "دارثان علوم نبوت" کے

کارنامے ہی یہاں پر کو جائیں۔

جانک ہر علم ہے انجمنت اسے بعد کتاب اللہ در قرآن کے بعد

کو ادا ہو سے یا آپ سے مشورہ

کیا ہے۔ امام بخاری کی جمع کو وہ ۷۰۷ حدیثوں کا سلسلہ اور تالی اعتماد

ترجیح پاکیزہ طباعت دکاتب سے اچھے سیند کا فذ ہے آپ سعید علی دیوبندی

حالتے۔ حلال نکند اور آپ کو

دوسرے دنیا اور آپ ایسا نہ اڑی

کام لیتے ہیں جو اتفاقی پیارے اس پیارے سے

اس موتیں میں حصہ تو پوری قوت ہو گی۔

رسیج زیادہ صحیح کتاب، بخاری شریف کا اتنا مکمل اور در جم جنگ

شائع نہیں ہوا۔ پھر اور نہایت بمارک کو شریف ہے جو اچھے الطالع رکھی

تینیں ہیں۔ امام بخاری کی جمع کو وہ ۷۰۷ حدیثوں کا سلسلہ اور تالی اعتماد

تینیں ہیں۔ ہر فضیل اگلے بھی طلب کر سکتے ہیں۔

صاحب کے متعلق لفظ ہو کر انہوں نے

عاقبت کی جواب دیتے ہے تو اپ کو نظر

در جملہ فخریگی رہ رہے۔

عاقبت کی جواب دیتے ہے تو اپ کو نظر

سچے ہوئے ہیں انہیں سے اکثر ایسے ہیں کہ ان کا یہ مقصود

ان کی خاندانی شہرت اور آپ کی خوش عقیدت کے سوا کوئی شہادت

ہیں رکھتا۔ اخود نے عمل اپنے کو "دارث علوم نبوت" ثابت کر کر

کے عوض بعض "گہری نسبیں" اور "سچا وہ" ثابت کیا ہے۔ اس کے

برخلاف مولانا مودودی نے اپنی سلسلہ مفصل اور مذکور تحریک

سے عمل ای شاہت کیا ہے کہ وہ بعض رسائل اور دریافتی سو اوسی شہر ملکہ

و اقعر "علم دین" ان کا اور رضاخان مچھوٹا۔ ان کا سربراہ زندگی،

ان کا محبوب ولد اور ان کا مرکز نکو عمل، ان کا سب کچھ ہے۔

اور خاص حل عربی ایزیکی تعلیم جن اخور نے اپنی تمام ترقیات

زیادہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ میری تعریف نہ کریں۔ سمجھ لاتیں عزت سے  
صحیح۔ سب سے سلسلے ادب سے سحر جو کے نہ محسوس۔ مگر ان نامائی  
تر یہ دلائل و شواہد کا آپ کیا کریں گے۔ جوں اللہ تعالیٰ و نما میرے  
قلم سے نکلا دیا ہے۔ اللہ جب چاہتا ہے تو ایک شکے سے طوفان کا  
نیڑ ٹروادیتا ہے۔

آخری حاجت انگذارش میں ناظرین سے یہ کروں گا کہ اگر  
آپ میری تقدیم کو ضبط اور کامیاب تصور فراستے ہیں تو اس کا مطلب  
ہمیں کہ، سر پر خوشی سے چھوٹے نہ مانیں یہ کوئی ایسا شکنیاں مانتا ہو  
ہمیں ہے کہ جیتنے والے بغیں بجا تیں اور شرین تائی کی تکشیت پر خوش  
بھول۔ یہ اللہ کی راہ میں جو جہد کیا ہے اولوں کی سہیک مقاومت  
و مشادرت ہے وجہت پار کئے نہیں۔ بلکہ مزید کی سیدھی راہ  
معین کرنے اور مگر اسی سے بچنے کے لئے ہے۔ ملکہ کرام کو اگر بیٹے  
با بیاطور پر اپنے ہم سفروں اور نیازوں وغیرے کا ایسے کچھ خلط ہیں  
ہو گئی ہیں اور جو جیسا تاکہہ انھیں میر کرنے کی کوشش کرو ہے تو  
اس میں بہت ہار اور عزت و ذلت کا کوئی سوال نہیں۔ علاوہ کا جو وقار  
مرتبہ ایمان والوں کے دلوں میں ہے۔ اور ہونا چاہتے ہے۔ لے اپنی  
جگ باقی رکھتے اور اللہ کے آئے باقیت قدم دیں یہ کہ۔

اے اللہ! اے اپنی قدرت کا مدارے علماء کے قلوب  
میں یہ باتِ ذاتِ الباری کو وہ امتت کے بھرپر ہوتے شیر زلفے  
کو مرتب کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ ان کے ہنون پر یقینت  
کھولیں گے کہ ماہیوں اور بد اعتمادیوں کی اصلاح اختراعی  
مفتر اور تکفیر نہیں اور طمعہ و مشتمام سے بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ  
حسین توجہ اور نرمی اور شفقت و محبت سے ہوتی ہے۔ نفتر  
اور عداوت دودھاری تلواریں ہیں کہ جس شے پر گرس کی  
اسے کاٹ دیں گی۔ اور جو چیزان پر گرتے گوئی ہوئی۔  
اے اللہ! علامہ کو خود پسندی اور خود عجز اور خوب  
علم سے بجا اور سچھنی کی تو نہیں دے کہ ان کی طرح دوسرے  
مسلمان بھی آخرت کی فلاح کے حقیقی اور ترقی اسلام کے  
دلدادہ ہیں۔ ان کی طرح دوسرے ایمان، لے بھی اللہ و رسول  
کے شہر نہیں۔ ان کی طرح دوسرے کہہ گو بھی خغل دل علم اور بصارت  
و بصیرت رکھ سکتے ہیں!

مولانا مودودی کا دو جو دھیک اس طرح تمباکے دل دو اسٹاپ پر جبا  
گیا ہے جس طرح موجودہ انسان کے دل دو بلاغ پر اٹھ گیا وجود اے۔  
تم ریاستان کے بھلے کی طرح لاحدہ بیت میں تجوہ چھپا۔ لیکن حقائق  
انہی جگہ حقائق تری رہیں گے اور مولانا مودودی نے دن کے جس کوڈے  
ہیں اپنے دل دھل کا غون ڈالا ہے وہ انشا۔ اللہ ثم انشاء اللہ چکو  
بھلستا ہی رہے گا۔

**اعذر اے احمد** اے احمد کے طلبائیں اب چاہئے تھا کہ تمہری مہربی کا  
اعذر اے استلچھڑا جاتے۔ یہاں قسمی سنت گھر فیکر میں سند  
ہمیں چھڑا جا سکتا۔ بات چونکہ مفضل بیع دلائل کرنی ہے اس لئے اگر  
زندگی و عافیت رہی تو انشاء اللہ اگلی اشاعت میں اس پر کلام  
کریں گے۔

**شکر الغفت** اچ سالِ محی کے ناظرین جانتے ہیں کہ خود سائی بھی  
بنا اشیوہ نہیں رہا۔ علم دوست ہمدرات کی طرف  
سے دناؤ قاتاً تعریف و تأسیش اور ادویہ میں کے پوچھلوڑ ہلکے  
ٹوٹے ٹوٹے سے آتے رہے انکا یہ لفظ بھی ہم نے نہیں حصہ پا۔  
تجھی سے سجدہ ملی ہلکی ملتفیں اپنا جو مفرد مقام بنایا اس کا ذکر بھی  
ہم نے نہیں کیا۔ اچ ہم بطور تحدیث غفت اتنا  
کہیں گے کہ اپنی لاشتہ کا شمارہ اللہ کے نصلی و کرم سے پہنچوں یا  
”دلوں میں بہت تھبیل ہو اور اس کی اشاعت اپنی ہمواری اشاعت  
سے تقریباً ڈھانی گناہ زیادہ ہوتی۔ زیادتی اشاعت بجا تو خود  
کوئی خوبی نہیں ہے۔ لیکن جانے شکر ہے کہ ماجنی تقدیم کو ایں علم  
اوہ عوام و خواص نے غیر معمولی حد تک پہنچ دیا اور بہت ہو وہ لوگ  
جو غدت سے رہب و نہ بدب کا شکار ہے۔ ایک اچھے فیصلے کا بطریق  
روجیوں ہو گئے۔ علاوہ ازیں سخت سے سخت معاون کو بھی تاہم غیرہ  
ہماری تقدیم میں کوئی ایسا کو شہزادہ نہ رہا جس پر گرفت و اخراج  
کی ذمہ اور اصحابی تباہ کے۔ کتابت کی بہت سی خلطیں بیکھنے میں  
اور ان میں ایسی ہیں کہ عیب بخوبی ایسی اخیں ماجنی کی ہمایت  
کے پیوں میں پیش کر سکتی ہیں۔ لیکن شکر ہے کہ کوئی ایسی خلطی شہی  
جس سے طلب بخطہ ہوتا ہو۔ اگر طلب بخطہ ہو اور بیان کو وہ  
حقائق لوگوں کے دلوں میں آتر جائیں تو بھی اپنی ہمایت کو اپنایا  
بلکہ اعزاز میں بھی کوئی عار نہیں۔ میری ہمایت کا مامہل نہ رہا۔

خصوصیات میں سے ہے۔

غزالا مال حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مظلہ کے پادھے میں ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ ذاتی فکر و نظر کی حد تک ہرگز ہرگز اس لئے پر نہیں ہیں جو ان کی چند تازہ تحریروں اور بیانوں کی طرح ہو رہی ہے۔ ان کے تازہ افکار حسن تبیح ہیں اس خصیٰ خال کا کہ جب، مولانا ملیح جیسا مذکور ترین رنگ ایک جماعت کو گراہ کر دے رہے تھے وہ گراہ ہو گئی! ایسے دلادی صاحب اور ازہر شاہ صاحب اور جو گھنٹی حضرات تو ان کی کوئی جیشیت اس سے زیادہ نہیں کرو گائیں تھیں جو ہر اسکے رخ پر اڑتے اور طونان کے رخ پر بیٹھ کر لئے تھے اور ہمارے فرمایا سرو بکھریں صادر و مصدق شافعی عذر جو پس سمجھانی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ای وابی و عیالی و فسی نہیں۔

دیوبندی حکومت اسلام مر تم بن جعل اُن کی بیانی حد تک تجویز الحسد والبغضاء والبغضه والحسی بحق صد اور پھر بخشن دلخواہت لاداقول و حلول الشعور ہے۔ میں نہیں کہتا کہ بالوں کو جو محدث دلکش محلن الدین۔

خاکی سے ملے، مامُر عتمانی مرا پریں لائیں

اس کے بعد میں جماعت اسلامی والوں سے بھی کہوں گا کہ آپ پر نہیں کہ علماء دین بند آپ کی مخالفت میں سو فیصلی فلسفی پر ہیں ایک تمام امور اضافات بے خیاں ہیں اور وہ بیانی است سب کچھ کر رہے ہیں نہیں بعض شیشہ گر این دین کے باشے جس تو یقین کے ساتھ کہوں گا کہ۔ اُن کی نیتوں میں تھوڑے ہے۔ لیکن جہاں تک اسٹا جنم حضرت مولانا سید جعیں احمد مدینی مظلہ العالی کا اعلان ہے تو بھی جیسے کہ مخدوم حضرت جو کچھ کر رہے ہیں وہ پوتے اخلاص کے ساتھ یقین رکھتے ہوئے ہو رہے ہیں کہ اُن کا دینی افسوس ہے۔ انھیں دنیا ساز و حکمت خود طریقوں سے جماعت اسلامی اور مولانا مودودی کے ممالی مذکول ہجتے کا لیفیں دلادیا ہے اور اگرچہ اس یقین دنیا کی فلکی تحریکیت و دنیا کی ایسا ہے۔ لیکن یہ بھی اطلب ہے کہ جماعت کے لئے پھر پرانے کچھ چیزوں و داعشہ قابیل رہ اور قابیل حلفت اور داعشی ترکیم سمجھ ہوں۔ اگر مصالحت و معاہدہ کا کوئی سبارک وقت آتے تو جماعت اسلامی والوں کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ سرتا یا معموقاً عن الخطاء اور برحق ہیں۔ نیز زبانی غلطیوں کو ملتے اور قابل تبدیلی عقائد و بیانات کو بدلتے ہیں اسکی وجہ پر جک کاشوت دیا جاہے جو اسلام کی بیشان

## ستاخ دین و اسٹش لٹکی اللہ والونکی یہیں کا فردا کاغذہ خوں نیز ہر ساقی

کو جتنی قدر دیتا تھا جس نے محمد را الفٹٹانی کو جبل بھجوایا تھا اور جس نے اپنی قیمت کی زندگیت کا ڈھنڈ دے دیا تھا جس نے میسیہ ہر اس شخص کو بدنام و دسوکرنا چاہا جو بگھٹے ہوتے تھے اسکا تکت احمد دین کی تجویز و ایسا سے عز اخْمَلْ کر اٹھا۔

درانمازہ دار العلوم بارت ماہ اپریل ۱۹۷۴ء ویجیتے۔ اس میں مقام جاتی تھی بخاریؑ کے عنوان سے کولی عبد الرحمٰن حادثی کا مضمون شائع ہوا ہے۔ عنوان سے تو یہ حادثہ کو صحیح بخاری کا مقام و ترسیہ بیان کرنا مقصود ہے۔ لیکن مضمون پر ہطلے تو شاید تزلیں پیدا ہوئی کہ وہی تحریر کا فریباست اور اصحاب رسول کو برا جعل کیتے ہیں جو علیتے دین بند کا فریباست اور اصحاب رسول کو برا جعل کیتے ہیں۔ وہ فی الحقیقت اسی مضمون پر اتفاق تھا۔ نظر میت پندرہ دین بند کو جو دین بند کی سلسلے میں جس نے شاہ ولی اللہ کو کافر بنا یا تھا جس نے اپنے

آپ نا خاطر فرائیتے ہیں کہ اگر شتر جہنگیر کی تتفیہ میں بھی اور نیازہ بحث میں بھی پختہ ہوئے اور بغیر مذکول کے کلام نہیں کر رہے اور انہیں کوں کے لئے ادب و احترام کے تمام اعانت مخواہ ظاہر کر رہے ہیں۔ لیکن اس کو کیا کیا جائے کہ مولانا مودودی کی دشمنی میں اُن کے خالقین انہیں سمجھ کر اسے بھرے ہیں کی مسلسل پیغم اپنی بھی اسکے جانے ہیں اور مذہرا ہمیں سن تو کہاں ائمۃ اضافات کے ابطال ہیں کوئی کاہر رہا ہے۔ آن کا حال ہیٹ دھرمی اور خود پرستی میں اُن ایلی بہ عنت اور ایلی شجاعتے بھی بخدا ہے جو علیتے دین بند کا فریباست اور اصحاب رسول کو برا جعل کیتے ہیں۔ وہ فی الحقیقت اسی مضمون پر اتفاق تھا۔ نظر میت پندرہ دین بند کو جو دین بند کی سلسلے میں جس نے شاہ ولی اللہ کو کافر بنا یا تھا جس نے اپنے

شامنوں اور ذائقوں کا استھان مودودی کو گالیاں دے کر لیں گے۔  
ھیئت الف الف صورتی ہیجات ا

بہت بڑا فن ان کو لوئی صاحب کا یہ ہے کہ انھوں نے  
تقریبیں دار رکھنے والے، "صحیح" کو پوری بیداری کے ساتھ ان  
میں جس لیلے ہے جو "غلط" کے مقابلہ ہوتے ہیں۔ اسے "جیں"  
یعنی اس سلسلے کو رہا ہوں کہ میں یہ بات کسی صحیح بودھیں کر سکتا  
مولوی رحمانی "لوئی پور کر بھی یہ استادی بات نہ ہاتھ ہوں گے کہ  
حدیث کے موڑ پر یہ صحیح "غلط" کے مقابلہ ہیں نہیں پول جائے۔  
بلکہ اس کے لایک، خاص، "غلط" میں ہوتے ہیں۔ "صحیح" اسی  
جب بولتے ہیں تو یہ طلباء نہیں ہوتا کہ ایک "غلط" بخاری "بھی ہو۔  
"صحیح ستر" جب کہتے ہیں تو یہ مشاہد نہیں ہوتا کہ چوکت اپس کے علاوہ  
حدیث کی سب کتابیں غلط ہیں۔

جو خطابات والکرامات اس چھ صفحے کے ضمن میں مودودی  
صاحب کو شیئے گئے ہیں وہ پوری طرح ثابت کرتے ہیں کہ مولوی رحمانی  
جیسے لوگ شریف و میں ماں میں نہیں پڑے اور تائے والوں کا انداز  
و شناخت طرزی ہیا ان کی نگریں سنبھالے و شرافاتیں ہیں۔ بھی مضمون  
حضرت خلیل اول ہے۔ "باتی باقی ہے۔ پورا ہو جاتے تو ہم یقین کی راستہ  
کہہ سکتے ہیں کہ اس میں کم سے کم ایک سو ایک" مولویانہ کامیاب  
ناظرین کو میں گی۔ مخواست از مراد یہ طلاق ہے۔

(۱) نشیں، عظم صہار کالم، سطیعت (۲) مکبر (۳) بخاری  
کی تحقیقت کرنے والا (۴) غیر خیریہ (۵) مشکلہ مشکل (۶) ہزار  
سرار و غیرہ۔

مولوی رحمانی کی اپنی سطحیت اور وجود و تعطیل کا یہ عالم ہے کہ  
"حیات الارض" سے برخات حسن عظیم یہ عبارت نقل فرمائے ہیں۔  
"کہ الگین اس بات پر حلف الطاؤں کی شخص دولا  
الراہ، علمیں اپنی نیفے سے بڑھ کر ہے تو میرا علف قلعہ  
جھوٹا نہ ہو گا۔"

خوب یکجئے۔ اپنے هر خوب علماء کے اب میں تو مولوی رحمانی  
جیسے لوگوں کا یہ عالم ہے کہ دن کی تعریف میں کوئی کیسا ہی مبالغہ نہیں  
جن بوقتی اور درباری تصریحہ گھنٹے دہ بجان: اللہ اور مج فریاد کے  
سوار کچھ نہیں ہیں۔ وہ اتنا بھی نہیں موصیں گے کہ علام، کامقاوم د

مکر حدیث دھکرانے کے نتے ابتدا، انکریں حدیث کا تذکرہ پیش کیا  
ہے اور ان کے لارج یعنی اقتباسات دیتے گئے ہیں۔ اور اس کے بعد  
آدم پرست طلب۔

"کولانا مودودی" صاحب کے نزدیک بھی صحاح ستر بلکہ  
صحیح بخاری کی صحت بھی مستند قابل اقتصار  
نہیں۔ "دھڑک کامل عذر۔"

اس خود ساختہ اور طبع زاد الزام کی بنیاد مولوی صاحب نے  
مولانا مودودی کی ایک تقریب کے بعض المعاذیں رکھی ہے جسے انہار  
"الاعظام" سے لفظ کیا گیا ہے۔

ناظرین اضافت فرمائی کہ سبتوں میں دور کی گئی ایک تقریب  
کو کسی اخبار سے لے کر اس کے بعد جلوس پر مفترض کے بار میں فصلیں  
اور دو ٹوکن ختم ہے وہ مایک کسی بھی دیانت دار مولوی اور شریف مالک کا  
کام ہو سکتا ہے۔ تقریب لفظ صحیح نقل تو اُس م سورت میں بھی  
مشکوک ہوتی ہے جب تقریب ہی کا کوئی مستین کردہ آدمی اسے نوٹ  
کرتا جاتے۔ یہاں حال یہ ہے کہ ہر جانب مودودی کے مخالفین اعداء  
موجوہ اور میں کا جو جی چاہئے جس طرح چاہئے لکھ کر لے جائے۔ اور  
کہہ کے کہ مودودی نے یہ نہ کر دیں اپنے لکھا۔ اخبار "الاعظام" کے بالے سے  
میں بخاری مஹمات مٹوس نہیں ہیں۔ لیکن انساں یہ ضرور جانتے ہیں کہ  
اس بھی مخدود اور صاحب کے خلاف مضافین مکافع ہوتے ہیں۔ الگی  
بات غلط بھی ہوتا ہے جس کے لئے اس تقریب کے کسی جملہ پر حقیقی تصور

کرنے سے پہلے صدروی تھا کہ تقریب کے محل لفظ افاظ مفترض کو لکھ کر  
یہی صحیح جانتے اور پوچھا جائیں کہ یہ کیا واقعی آپ نے کہے ہیں؟ اور کیس  
واں کا طلب وہ ہی لیا ہے جو شائع شدہ تقریب سے بظاہر مترقب ہے تباہی  
لیکن مولوی رحمانی صاحب ایسا کیوں کرتے۔ انھوں نے تو  
یہ بھی نہیں کیا کہ مودودی صاحب کی اس تقریب پر وہیں عذریں پاکستانی  
اخبارات میں لیے ہیں اخیں کو دیکھ لیں۔ وہ یہوں کریں۔ انھوں نے  
تو شہہر، ان لاکر اور اشہد اس مودودی کا فرمائی کو کہتے  
شہادت بنالیا ہے۔ انھوں نے تو سطہ کر لیا ہے کہ اپنی تامہ بزمیں ایک  
اور دنیا ساز یوں کا لفڑاہ مودودی کو کافر بنائے دیے گے۔ اپنی

مرتبہ متعین کرنے والے قرآنی تواریخ اور حجت، محسن اور موت کے سوا اس سے نجات ممکن نہیں۔

کہ بلاستے کاشتی نہیں ہو سکتا۔ وہ یہ بھی پروانہیں کریں جسے کاشت جائیں۔ سلف اُخبار اوزار نہ صاحب کو امام ابو حیفہؓ کے علم کہہ رہا ہے۔ وہ مشقی سے یا اہل حدیث۔ یہ بھی تحقیق نہیں کریں جسے کہے گھون والا۔ آیا ائمۃ ذریتہ سرت عالم ہے یعنی کہ اورتاء صاحب اولاد ایضاً ابو حیفہؓ کے پاسے علم خبر کا نقشہ اور مواد از ذریتہ کے سکا ہے۔ وہ تو پڑے یعنی بھی دارالعلوم دانوں نے کفر و اتحاد سنت پیر حبیب اور خادم پیر شریط نندی و اطمینان سے آنکھ دے دیا ہے۔

پیرت پیرتی ہے کہ ایک بیٹا پیٹھ باب پر تعریف میں ہے۔ (جیسا تصور اور) جناب اوزرا شاہؓ کے سامنے حب راشت از ہر شاہؓ کی تصنیف ہے، لکھی مصری عالم کا وہ قول نقل کرتا ہے جو حیثیت اُن دو بندیوں کے آئندہ بیب عثمانی میں بالکل سوکھ نہیں گی۔

**اتفاق** اتفاق یعنی ذا سار مقدار این خلدوں دیکھ رہا تھا اتنا بھی نہیں کچھ ہے کہ اس قول سے لکھنے پڑے تھے۔ لکھنے علیم عالم دین کی تصنیف ہو دام۔ لیکے محیط علم و فنا۔ کس درجہ تقریباً ایام (۱۰۰۰) تھے تھے رحیم اللہ علیہ کی تصنیف و تحقیف تحریر اور تو ہیں ہوتی ہے۔

اگر بھی یہی کوئی بات۔ بلکہ اس سے بہت ملکی مودودی حضرات کی طرف سے کہہ دی جاتی تو ہمارے علماء دین کی تصریح و تضییق و قطب تاریخ امریکی کی ایک سو ایک سالزیں والی عادت یا ایسا۔ نیکن یہاں بھائی اخراجی کے پوری ڈھنڈائی کے ساتھ یہ گایا جا رہا ہے۔

فاسدی بین، بخشن بطن امید ام و میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اُپر پہنچنے فرمایا تھا۔ اور قول مذکور کو بطور دلیل دشہادت یعنی گیا جا رہا ہے۔

خدا اہم جانشی کے علماء اوزرا شاہ صاحب کی علیست ملی کا نقش پہنچے دل پر فوائد ہے۔ لیکن علماء کو ایک دوسرے کو مقابلہ ہے۔ میں پڑھانے اور گرانے کا بھیں ہے اسے نہ دیکھو، اور شرارت کے سوچ کو نہیں۔ صورت کے وقت صرف اسما تقابل درست ہے۔

کہ مختلف علماء کے دلائی نقل کوئے اور کسی کی دلیل پسند کریں اور کسی کی چھوڑی۔ اگر اُس مصری عالم کو امام ابو حیفہؓ کی تصنیف کیتے ہوئے ہیں مفسر طبعات میں کیا کردے ہوں تو کم تو ہم اور جو اسی رحمانی کو تو جیا آئی پاہنچتے ہیں کہ وہ کیسا قول نقل کر شہد ہے۔ اور باوجود برہت

ہیں۔ مگر تو ہے۔ مودودی رحمانی کا تصور آجاتے کے بعد ہم کو مولیوں کا دار، و راجح قاتلوں میں کب رہتا ہے۔ وہ تو ایک ایسا یا اسے ایسا زبردست تاریخ شناس اور علماء ہوئیکے ان کی رین شناسی کا پہ عالم تھا کہ ان کے رجحان اور اگرچہ زاددوں نے انھیں بقدر اولاد اور سلطوں سے افضل و اعلیٰ از زبردست تاریخ شناس دوسری اجتماعیات میں کے باوجود

FRESH  
AS  
DAISIES



**ROOHAFZA**  
DELICIOUS &  
REFRESHING

پھول کی طرح ترقانہ!  
روہم گرما میں روچ افز اتھانگی  
کلیفام لائیب۔ سخت گلی میں جیجیتے  
پریشان ہوا وہ جلو سوکھ رہا ہو۔ روچ افز  
نایک گلار ٹپ کی ششی رو دو کرچا اور  
بلیعتیں رکھیں اور کیند و سو پیدا رکھیں

# روچ افز

مشرق کا بختیں مشرقاً ب  
بھروسہ دو خانہ روکن دہلی۔

Hundred  
DAWAKHANA (TRUST) DELHI

# بُلْجِی کا دکھنے

سوالات بہت جمع ہو گئے ہیں اس سنتے ماہ تھیں کوئی سوال نہ پہچاہا جاتے۔۔۔

اس کے باوجود اُس شخص کی قبر سے خوشیوں کا آنا جس نے صروری کائنات  
صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ پر خدمت و احترام کے سارے  
درجہ تم کوئی ہوں کچھ ضاف عقل سہے؟  
پہلے آپ ایک حدیث سنئے۔  
شامل تریٰ میں حضرت انس بن مالک شہرو رضا بریز رسول  
سے ایک روایت ہے جس کا مکار یہ ہے:-

وَلَا تَحْمِلْ مَسْكَافَطَ الْأَرْضِ لَكُمْ فِي قَمَّةِ كَانِتْ يَعْطَلُونَ  
وَلَا عَطَرْ أَكَانَ الطَّيْبَ هُنَّ سُرْجَمَكِي خُشْبُورُونَ الْأَرْضَ رَفَدَاهُ إِلَيْهِ  
عَرَقٌ (رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلٰیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) وَلِلَّٰہِ، کے پیشے سے زیادہ ہو۔  
کی اور رواۃ یوں سے پڑھتا ہے کہ حضور جس نے اخونزرا تھے اسکے  
ہاتھ میں خوشبو آجائی۔

اس کے بعد امام بخاری کی خدمت حدیث کا محصر سماں  
یہ دیکھئے کہ جب کوئی حدیث لکھنے کا خیال فراستے تو پہلے خصل کرنے پر  
دو نظریں پڑھتے ہیں ایک حدیث دوسری کتاب کرتے۔ (تابع خطبہ)  
احادیث کے ایواب قائم کرنے تک بھی یہی عمل دہراتے (المذاکر)

حدیث سے شفعت کا یہ عالم فنا کو نو عزیزی کے زمانہ میں یہ دوسری  
طلباً کے ساتھ لجئی حدیث کی خدمت میں جایا کرتے۔ دوسری طلباء  
استاد فرمودا تھا کہ اکیرتہ میکن پر کچھ نہ لکھنے۔ ساتھی اخسوس ملت  
گئے۔ آخر کار ایک دن آپنے فرمایا۔ تمہاری ملامت کی حد پوچھی  
اچھا لاد کھاؤ تم نے کیا لکھ دیے۔ طلباء، اس وقت تک ۱۵ ہزار یونیٹ  
حیثیں کوچک تھے وہ سانس دکھدیں۔ امام بخاری نے وہ ساری  
مدشیں زبانی سنبھال دیں اور اس طرح شادی کر ان کی بادشاہت کی  
یہی

## سوال ۲۔ از سید الرحلن۔ جھنگ امام بخاری؟

بعض لوگ بھتے ہیں کہ امام بخاری کی قبر سے شک و غیر ممکن  
خوشیوں نکلا کر تھیں جس سے لوگ ان کی قبر کی تیڑل کا طور  
پر بچھن لئے۔ میرا نیال یہ ہے کہ یہ من خوش بخانی ہے جس کے نزدیک  
کے بائیں میں المژد بخاجا تھے۔ آپ کا یہاں خاں ہے؟

## جواب :-

موجده ذور میں مادیت پرستی انسانوں کے ذہن و قلب  
میں اس درجہ تجھی کی ہے کہ الگ ان کا بیس چوتھا توہران دیکھی چیز کا  
الکار کر دیتے۔ خود مسلمانوں کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ الگ قرآن سے  
اٹھیں ہر جو سکنا تو خوشیوں کے وجود اور یہ جو ایسا رسول کا بھی انکار  
کر دیتے۔ حقیقت ہے کہ حسن طبع امام پرستی اور لاحدہ بالظینت  
ہل ہے۔ اسی طبع خالص مادی پرستی اور فنا ہر سی بھی باطل سمجھے  
اعمال کی راہ ہے کہ اشیاء کے رد و قبول میں ادمی ہیں جن نفع نہ  
نکس اخیار کرے جونہ خالص مادہ پر ممتاز ہونے فقط ہو جم و مطلق۔

ام بخاری کی قبر کے باشے میں مسول برداشت حافظ این جو  
بیسی حلاۃ شہری نے اپنی نسخہ الیارڈی شیخ بخاری کے مقام پر جسی ہیں لکھی  
ہے اور غالباً بعض اور مدد حضرات سے بھی ہوں ہے۔ اس سٹھنے  
بھی قابلِ رد و قبول و قیاس کے لئے ناقابل قبول پڑھنے لیکن  
سلیمان بن علیؑ کے اسی نہ کوئی استعمال نہیں۔ آخر اپنے یہی  
ہیں دستاویں کو پھیلائے پہلوں میں چند روزوں کر بھیل عیجہ کر دیتے  
جلائے ہیں اور بھجوں کی خوشبو تھیں میں اس طبع غذب ہو جاتی ہے کہ  
ان کا تسلیم جیلی کا تسلیم کہلاتا ہے اور بھجوں ہی کی طرح ہملتا ہے کہ

اہ فاحم من خراب قبرہ طائفہ طبیعتہ کا المسک و دامت ایام و جمل انس مختلفون ای القیام علیاً بخداون میں تربیہ ای ان جمعتنا ملیہ خشن امشبکا

وصال کے وقت بیٹے یہی قصور کا انہار پرسہ عام کیا تھا۔ میکر ہاتھیخ  
گواہ ہے کہ حضرت علیؓ سے دخشن دوار اربع صاحبی حضرت ابو یکبر مددیں  
دھنی اللہ خسلے اس وقت آنکی وہیستہ پڑھی جس میں صاف  
بنا یا یاد ہے کہ ربانیا خشن دو نار سولوں کے لئے کوئی نیتی بات نہیں۔  
وَمَنْ أَذْهَلَهُ الْأَذْهَلُونَ (۲۷) اور عینہ تابعی، سولہ یہ تو ہے۔  
خامتہ: دوسری تجھید الریسوس (۲۸) ان سے پہلے ہے۔ سے دوسری ڈنڈی  
آنکھیں مارا تو قتلِ القوئیم (۲۹) ہی پر الگہ مرکہ یا اصل نیتی گوئی کیا  
شعلہ انتساب پڑھ۔

طیفہ: وکیت انفیہ باتیں جسے جنپر ہائے نزدیک عالم  
سکھتے صرف یہ اجمالی حقیقتہ بالکل کافی۔ چہ کہ حضور صرورد کو نہیں  
باد جو راضی سے عدو بے سار بے نظمت کے ایک بشری ٹھنے اور بیش  
سکھتے ہوتے کی طاہری پہلی خلقِ الکرہ کا اٹل قابوں ہے جو بکر قرآن  
میں، مخفی حق خلیلِ ہائی ان: وَلَمْ يَكُنْ شَيْئًا هَا لَكُفَّالُ الْأَذْهَلُونَ جو  
جیسے صاف الفاظ میں بلا استثنایاً کہا گیا ہے۔ لہذا اس قانون  
کے ماخت دنیا کی طاہری ہوت جھوٹ پر بھی طاری ہوئی۔

اب رہا یہ عالم کہ اس طاہری ہوتے لے بعد کیسے حضور  
کے ساتھ اللہ کا ہی محاذ رہا جو دوسرے انسانوں کے ساتھ ہے  
تو قرآن بتا لیتے کہ ہوتے معد کی گفتگوں تمام مردوں کے لئے  
یکساں نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ شہدا کے قیمت نہیں کہ اپنی مردہ  
ست کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں۔ پس جبکہ مرتبہ شہادت اس بات کے  
لئے کافی ہے کہ اللہ کا معاملہ مقابلہ تاہل جائے تو سامت تو  
شہادت سے کہیں اوپردار ہے۔ اپنی یقیناً اس بات کے لئے کافی  
ہونا چاہیے کہ اللہ جعل شما: امداد معاملہ فرمائیں پس اس ہی کی شہادت  
کی بگاہر ہیں ہے کہ طاہریں: لیکی ہی ہوتے تو دوچار ہو جائے  
کہ بعد اسی پیشہ کے لئے لازم ہے آنکھوں کے ساتھ اللہ کا معاملہ وہ  
تھیں جو اوروں کے ساتھ ہے۔ اپنے کچھ دیوار کو اور بچھ دیکھ دیکھ  
کے دریمان وہ بے تعقیب نہیں ہو دوسرے جو جیسی نئی یہم درج ہیں  
ہے۔ زلماں کا جندبارک دیگر مردوں میں کی طرح خالی ہو دیے ہے۔ اپنے کر  
ساتھ اللہ کا معاملہ ایسی ہے جو اگرچہ انسانی خواص دارد، اس سے  
بالاتر ہے۔ لیکن اولیاء اللہ اور صالحین اس معاملہ خصوصیتی  
رنگاں مل جائیں، اس کی آنکھیں سے دیکھتے رہتے ہیں۔

لکھ جئے کہ اسی تصریحی کی (۳۰) بحق خطيب،  
ام سارب الچورت فاعل ہیں۔ لیکن ان کی کتاب کو "قرآن  
کے بعد سب ستر کتاب" تکہیے۔ باکثر مقویوں اور بالکل وغیرہ کو  
بھی کوئی ناشیں نہیں ہے اور حکیم و تکریم کا لوز کرنے پر کوئی اس کے عناوہ  
ملی جیسیت سے ان کی کتاب اتنی علمی اشان ہے کہ کسی بھی دوسری  
کتاب کو سوائے قرآن کو، کوئی شان قیسہ نہ ہو سکی۔ سو نہ سال میں  
آپس ستر سے ملکل کیا۔

تب حدیث اس کو سلسلہ دنکر کا پہ خود کرو کر بعد اگر دام  
بخاری کی تحریر سے خوشبو کا آنا کوئی خلاف عقل دقیق سی بات ہے۔ لیکن  
یہ اس طبق کی خوش بیانی نہیں ہے۔ تین فریضت عالم بزرگوں کے بات  
میں روزِ ریا کرنے میں بلکہ اس کے پیچے فہمنا کیسی کی باطنی تدبیت کا ذریعہ  
ہے۔ دادا نہ علم بالعواب۔

ثاہم الگرائیں کافی اسے لئے کوئیں چاہتا تو ہیں آپ پر  
گرامی و معصیت کا حکم لگانے کا حق نہیں ہے۔ آپ چاہیں اور علم الغیب۔  
**سعلال:** اور پیار نعمہ۔ برار۔ **حیات النبی:**

ما جوڑی و نعمت کے صفات پر شرکت کے عقل موال کو جو اب  
سے بچے، الحیان اور مسلمین سرت میں ہوئی۔ لگرا کیک بات اور بھکار  
تفہم فرمائی۔

(الف) حضور اور دو سلطان اللہ علیہ وسلم کو حیات النبی کہتے ہیں اسکا کیا  
مطلوب ہے؟ ہم سے سمجھنا چاہتے ہیں۔ لہذا آسان الفاظ میں تفسیر  
سے اس سلسلہ روشنی ڈالی جائے۔

(ب) احادیث صحیح سے یہ بات ثابت ہے کہ امت کے اعمال  
ہفتہ میں دوبار حضور اور شرکت کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ اور امت کے  
عملی خیر و حسن و کوئی مسترد حاصل ہوتی ہے۔ جس کتب میں لکھا ہوا  
دیکھا ہے کہ امت کے اعمال پر حضور کو کلکتیں پہنچی ہے اور آپ  
اُمرت کے سند عارف ہیں کیا یہ صحیح درست ہے؟

**حوالہ:-** حیات النبی کے سلسلہ علیکم السلام یہ بات کچھ ہے حقیقت

یہ ہے کہ سردوں کو نہیں اصلی اللہ علیہ وسلم کی بھیت و رفعت کے پیش نظر  
کسی بھی سماں کا یہ جی نہیں چاہتا کہ نہیں اس کے وصال کو عالم انسانوں  
بیسیا انتہا ال تمہور کرے۔ فوجہ بہتر رضی اللہ عن جیسے صحابی جبل اے

موت کو یاد کھانا بھاگت خود کو فی عبادت نہیں۔ بلکہ یہ ذریعہ  
عبارت اور وسیلہ غیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ جو صد کے بعد ہر شخص کو  
حساب کتاب لیا جاتے گا اور اللہ کے رسول نے ہذا پت قبری میں فخر  
دی جیب کسی مسلمان کو موت یاد کئے گی تو زندگی میں وہ ایسے جو اعمال کی  
بچنے کی کوشش کیے گا جن کی سزا میں وہ کوئی حساب کا ذرا بھی  
ہو۔ میں اسی نئے موت کو یاد کئے کا سبق دیا گیا۔ اور قبریں پونکوں  
کے تصور کو دل و داشت وہ استہ کرنے میں بہت قوی الائٹ ہیں اور  
قیرستان میں پیچ کرنا انسان کی بے شانی اور رخصی کی ناپابداری کا گمرا  
نقش دل پر کرنا ہے ہونکے ہے۔ اس سلسلہ قبروں کی زیارت کی ترغیب فرمائی  
لیکن تم ہے اُس خدات کے برتر کی جس کے قبضہ میں ہماری جانی نہیں  
اگر ہم اللہ اپنی زندگی جیتے وہ کہا جائے کہ قبروں کی زیارت کو موت  
یاد کئے کی بھاگت شیطان کی خدمت اور بدینی کی اشاعت کے ساتھ  
اختیار کیا جا رہا ہے تو فرطہ کر ایک ایک قبر کو زندگی میں کے بار بار کرو۔ ایک  
ایک رہنے والے کائنات میں شاد قبروں کا سفر کرنے کے دلوں کو کوئی مارہ  
اور توحید کو کوشش کر کا شام سے بجا آ۔

جیسے کہ مقام ہے کہ جو زیارت قبور زندگی کی بے شانی اور  
موت کی ہمدرگیری یا در رکھنے کے لئے پسند فرائی گئی تھی اسکے علاوہ رسول  
موت کی ہمدرگیری کے دائرے سے مر جو بزرگوں کو نکلتے اور جو کہا دی  
کا الٹھا تھوڑا زندہ رکھنے کی عرض سے اختیار فرطہ ہوتے ہیں۔ قبروں پر  
وہ اس لئے نہیں جاتے کہ موت کی یاد کو ہر دم تازہ رکھتے ہو تو انہوں  
سے بچنے کی جگہ وجد کریں گے۔ بلکہ اس لئے جانتے ہیں کہ بدکاریوں اور  
گھن ہوں سے عذاب آخرت کا جو خطرو پیدا ہو گیلے۔ اسیں سفارش  
شاعت کے ذریعہ کچھ کی کاریں۔ اس لئے جانتے ہیں کہ جو خواہشا شف  
نفس ہر امکانی کو کوشش کے باوجود پرستی نہیں ہو سکی ہیں اپنی مر جو م  
بزرگوں کی وصالحت کے پوچھا کریں۔ اس لئے جانتے ہیں کہ قدر آن کے  
اس عالم "حُلُّ شَيْءٍ مِّنْ عَلَيْهَا فَإِنَّكَ لَمْ تَرَكْ" کرتے ہوتے ہیں ادا  
باللہ، دنیا کو یہ بتائیں کہ ہمارے بزرگوں سے نہیں بھن پر رہ کر گئے ہیں  
اپنی خاک سے نہیں چاٹا نہیما مٹ تک چاٹے گی۔ وہ خدا تعالیٰ میں اللہ کو  
شریک اور طلاقت وقت ہر چھوٹے موڑے مولے رب ہیں۔

ناقابل بیان حد تک شرم اگیرہ ہے یہ حقیقت کہ قبروں پر  
جلانے والے موت کی دیرانی اور حیرت ناکی کو دھونوں ڈھانوں اور نلخ

ہیں اس کی کوئی تحقیق نہیں کہ حضور کے سامنے امت کے اعمال  
ہفتہ سن وہ بارپیش ہوتے ہیں یا نہیں۔ لیکن اتنا ہم یقین کیسا تھا  
کہہ سکتے ہیں کہ ہر زیور ہر جگہ کا اعمالناہ تمام فرماتے وہ زیارات  
کے ساتھ اس طرح آنکھوں کے سامنے ہر گز پیش نہیں ہوتا جس طرح  
یوم الحساب کو بارگاہ خداوندی میڈپیش ہو گا۔

چار اہمیات ہے کہ جنہیں دن کو اللہ نے محل رکھنا ہی پسند  
فریبا ان کے باسے جس تفعیلات کی طلب اور چنان ہیں مناسب  
نہیں ہے۔ عقل و فیضہ ہی کافی ہے۔ عقل و ادراک کے پاس یہ حکیمیت  
ہے کہ وہ حوصلے کے بعد کے احوال و دعائات کو یاد آئی اعمال و  
دعائات کی طرح جھوٹ سکے۔ وصال کے بعد حضور کے جسم درج میں  
کیا اور کیسا عقلت ہے۔ آپ کی معنوں میں زندہ ہیں۔ آپ کی سامنے  
چیزیں میں ہوتی ہیں کیا نہیں۔ اس طرح کے سوالات میں پڑتے  
کہ عرض احکامات دن کی میں و نغاہ ہی مسلمانوں کے لئے بالکل کافی  
ہے۔ جن لوگوں پر عبادات و نکواری کے تجھیں اللہ نے بعض تجویز  
ہوتے اسرارِ حکومتی ہیں پوچھو اور جیاتِ انجی کے باسیں ان پر کچھ  
مشکل ہوا ہو وہ ان کے نہیں لئے ہے جو ام کے ساتھ نہیں ہے  
وہ ام اسے بچھ نہیں سکتے۔ بلکہ مخالفوں اور موسوسوں میں گرفتار  
ہو سکتے ہیں۔ جو لوگ حضور کے وصال کو "موت شے جد اکو تیجیز  
تابت کھیتے ہوئے آپ کی حیاتِ متقد کا کوئی تینیں و شخص اور معلوم  
مشترج تصورِ ام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جاگئے خیال میں وہ  
میهد کام نہیں کرتے۔ بلکہ رسول کے بالے میں قرآن کے بار باریاں  
کے ہرستے قصہ پر شریعت کو ما فوق البشر تصورات داہم سے آؤ دہ  
کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

**مسئلہ ۲۔ از جیسا رجن۔ صلح گلگرد دن، زیارت قبور**  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور کے مشق تاکید کی  
ہے کہ قبروں کی زیارت کرو تاکہ موت یاد آئے۔ برا وہ مسجدی  
معلوم کر لئے کہ زیارت کس طرح کریں؟ وہاں جا کر کیا پڑھیں؟  
اور زیارت قبور کے لئے کوئی سا وقت موجود ہے؟

### جواب

اللہ کے رسول نے جیشگ زیارت قبور کو پسند نہیا۔ لیکن  
جس وجہ سے پسند فرمایا وہ بھی سا قہ ہی بیان کردی۔ یعنی "تاکہ سوچیں وہ

اکیلا ایک شخص ہے جس کی حالت سب سے خوبی ہے۔ جس کے لب پر گاؤ رہتی ہے اور جو حالت خداوندی سے نظر لانے کی صلاحیت رکھتی ہے جو آیت من ذکری یعنی **يَسْقُمُ هُنْدَةً إِلَّا كَذِيرًا ذُبْحَبَهُ كَوَادِ صَدَاقَهُ** ہے۔ کون ہے سید البشر فاتح الانیام امام الارسائی مرحوم الخلقی شفیع المذکین رئيس المذاکیلین محمد عربی عبداللہ بن رسول اللہ صلواتہ روحی و عیانی و ایمنی صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ واصحابہ داہلیں بیٹھے اجیں۔

ہم بیکنے ہیں کہ آج کے دو قبریتی ہیں شرعی حدود کا خال رکھتے ہیں جیسی قبروں پر ہکتم حلما جانا اور ہاتھ آخا کر دعا ایں مالکانیا تا تمہارے صاحب ہرگز نہ سوت نہیں ہے۔ جب کہ جہاڑا اور بندھن کا شوق مردہ پرستی ہیاؤں کے انتظار میں رہتا ہے اور جانشیر ہیں سوئیں جائز رسم و عرف ان کی اڑبن جاتی ہے۔ جو لوگ ہنور کے حکم زیارت قبور کو نظر لے ادا کرنے سے واقعہ خوف کھا سکتے ہیں وہ بالعمیق ہی پوچھ جو زندگی کے پھریں و حکیکت میں قرآن و متون کی سکھل پروردی کریں ہے ہیں گے۔ اپنیں جانپنے کے حکم ہنور کی اطاعت کرنی ہی اسے تو رات کی تہنیتی ہیں جوچپ کر کچھ قبر پر جائیں اور خلوت کے متانے میں سوت کی اُس باد کو تازہ کریں جس کی خاطر ہنور میں زیارت قبور کی ترغیب فرمائی تھی۔ یہ کیا کہ جہل سے تو حکم دیا کہ فلاں سرحد پر حاکر رہنٹوں سے لڑا اور پاہیوں نے سرحد پر جا کر راگ رنگ کی غفل جمالی اور وہ ساری حرفاں شروع کر دیں جیسیں جہل ہزار بار خلافت قانون اور طعون و مردوں قرار میں پہنچا تھا اور محسوس تھا۔

### رسول ﷺ :- دائمی) (احترام

ایک حدیث ہے کہ جس نے جائیں دن تک ملادنیت سے روکے و حاکم قیمت جو حصہ جاتے تو اللہ کا اس سے اور اُن کی اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ حدیث آیا انھیں تحمل کے زمانے کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟

یوں تکہ میں کرانہ کاما تاجر ہیں جس و مقتنیں کئی ہیں اور جاری و سروے اجناس کثیر سے آتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ افضل کے حکم میں اجناس کا جہاڑا گرا ہوا رہتا ہے اور ماںگ کم رہتی ہے۔ چارچھ اگذرنے کے بعد اجناس کا جہاڑا بھی بڑھ جاتا ہے اور ماںگ شروع ہو جاتی ہے اس وقت ہمیں قیمت دیوار ہی باروگی ملتی ہے۔

گافوں والجاوں، نسیم اور سویں، سمجھہ بازیوں اور کن کن خرافات شدید سے ذمہ کر کے نصف لپٹے فس و فور کا گھلنا عالم کرتے ہیں بلطفہ قبروں میں حاکم شدہ مر جو میں کی شفاقت و مفارش کو جھٹے پر گناہ فتن کا نیسا عزم و حوصلہ اور تازہ ہجر آتی یک لوٹتے ہیں، ان کی عام زندگی دیکھتے تو نماز و روزے نکل سے خارج نظر آئیں گے اور مسلمی اخلاق ان کو جھوٹنک نہیں ہو گا۔ بلکہ قبروں پر منگانہ شیطانی بڑھ کر فدله لفڑیوں اور قو الوں اور مجادروں کے قدموں پر دامت درست سختے اس طرح جھلکیں گے کہ کوی قرآن و حدیث کا سارا پڑھ دیجی ہے اور اسی ذریعہ سے قبروں کے روم بزرگ ان کے سامنے اگلے پچھلے گناہ اللہ سے معاف کرائے جنت کا دروازہ ہکھوں دیں گے۔

بدر اس طرح کے عقیدے سے تو چاہیسا ہیں ہی کا یقینہ ہے کہ پوپ کے حصوں گاہوں کا اعزاز کرلو تو سب گناہ معاف ہوئے۔ پوپ آفریک انسان تو ہے جسے رہتی ہی و قیوم سے کم تکم اُس سے جان حاکم سے تو زیادہ مشاہدہ ہے جو روؤں سے جدبا ہو کر قبروں میں پڑی ہے۔

اضموم بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ آپ کا محض خواب یہ ہے کہ قبروں پر صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر جو میں کے لئے دقا مفتر کی اجازت ہے اور قبروں پر جانے کا واحد مقصود ہوت کیا اور رکنا ہونا چاہئے۔ اور ہوت کو یاد رکھنے کا لازمی مقصود یہی اختیار کرنا اور گناہوں سے چپا ہونا چاہئے۔ سلسلہ مقاصد ہیں ہے تو قبروں پر جانا اور مرتبے جانا اور الحجج وزاری گرنا اور عرض مناسبت حرام۔ خدا کا کلام اور رسول کا فرشان انگریجوں ہیں ہے تو خدا کی قبروں کو جاہات گاہ اور بازیکی ہو زیب بستانے والے قیامت کے دن اُنکی طرف ہنکاتے جائیں گے اور نسیم اور مام کرنے پر اللہ جل جلالہ نہ فریط کیا کہ جا بوجہ طھرے ہیں تھیں شفیع اور قاضی المحاجات۔ اسی کو ہمیں بھائیں ای بد نصیب ان کی طرف دوڑیں گے و نظر آئیں گا کہ ہمیں انھوں نے شفیع اور قاضی المحاجات بھجو کیا تھا ان کا تواریخ مال ہے کہ جلالی ربانی کے سامنے آئے ہیں اٹھا کئے تھے نہیں ہیں سکتے۔ اس سے بھی آئے گا دیکھیں گے ان کے خود ساختہ شفیعوں اور سعدوں سے ہزاروں بیجے اٹھے ہوئے دامہ ابیاء و رسول ملک چھڑائے چھڑائے ہیں اور نہیں۔ پوچھے میدان قیامت میں

ملک کی کوئی قابیں ذکر نہیں نہ پیدا کی ایک یا چند اشنا ص میں معمولی  
ذخیرہ اندوزی ختنہ کو پڑھانی اور آفت ہیں بہت لازمی کرتی ہوتی  
فہرستی وقت خرید کر بود کا جام ساختے ہے۔  
احکام کے معنی طلب سے پچھا اس طرح پر لئے ہیں کہ ”روکنا ختنہ کا  
وقت ضروریت خال تین نظری گرانی“ ۱

حدیث

عکس کے الفاظ۔

من احکام علی المسلمين	کا احکام رسالت کے متعلق ۲۱۳
کا احکام رسالت کے متعلق ۲۱۳	طعام، چم خرید پايجاند
کوڑا اور خلاص میں پتہ کرے کا۔	د اقتداء۔

بتابے ہیں کہ مختار کا اطلاق ہر جوئے اور معمولی ذخیرہ اندوزہ  
ہر حال میں ہوتا۔ بلکہ جو لوگوں کی ذخیرہ اندوزی عامۃ المسلمين پر  
ان کی خراب کو دخواہ بنادے اور عوام پر شانی ہیں بہت ہو جائیں وہ  
اصل میں مُحکم ہیں۔

جب فہرستی اور گرانی ہوتی ہے تو ایک لوگوں کی  
ذخیرہ اندوزی حوالی پر شانی میں اضافے اور گرانی میں زیادتی کا باعث  
ہون جاتی ہے۔ ایسی حالت میں گرانی فہرستی کی مزید گرانی کی ایسے  
میں روک رکھنا حرام مطلق ہے۔ لیکن جن عامہ حالات میں ایک چند  
اشخاص کی معمولی ذخیرہ اندوزی عامہ بخاطر اداۃ اماج کے ملنے پر  
اثر انداز ہو تو مستاخیریتا اور بعد میں پیدا رہتے ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ بعض فہرستی اس باب میں ہے۔ بہت سخت راست  
رکھتے ہیں اور احادیث کا طرز بیان بھی کافی سخت ہے۔ لیکن فہرستی  
بجھوں اور حدیثوں کے اطلاقات کا جو مسئلہ ہے اپنے ذخیرہ علم و  
فهم کی روشنی میں دیکھا دیتی ہے۔ اگر اس پر کسی کو اعتراض ہو تو وہ  
بہ شوق کوئی اور دوسرے رکھ سکتے ہے۔ سائل نے اپنا: حال بیان کیا  
ہے وہ چنانے نزدیک ہو جو موجودہ حالات میں احکام قانون کی حدیث میں  
آئے۔ واللہ عالم بالاصوات۔

### مسئلہ ۲۔ (ایضاً) طعام احمد غفار

زینگیار ہوئی شریف دسوائیں بیرون وغیرہ ایسی دعویوں  
میں جانے سے پہنچ رکتا ہے۔ چنانچہ اس مسئلہ میں ہبہت سے احتجاجات  
ہو گئے۔ لیکن وہ تاجر ہر سوئی کی وجہ سے غیر علم صدر اس سے بھی را بھر کرنا  
ہے۔ جب ان لوگوں کے یہاں شادی یا عیدیں وغیرہ ہوتی ہیں تو وہ

کیا یہ حدیث مجہر وارد ہو سکتی ہے؟

**حولی بیٹ** ہے احکام علی اشیائی خوردی کا روک رکھنا فیلے تو  
امادیت میں بہت برا سایں کیا گیا ہے۔ لیکن فہرستی کا منہ میں ہے  
کلام ہے جس کی یہاں گواہی نہیں۔ اور حق یہ ہے کہ اشیائی خوردی کا  
روک رکھنا ہر حال میں حرام نہیں ہے۔

احکام کے حرام ہونے کی اصل ہے شقاوت و خود منہضی  
ہے جس کے تحت احکام کریا جاتا ہے۔ اور جس کے نتیجے میں عنصر  
النافذ کو زندہ رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر شہر میں اماج کی کمی  
اور گرانی ہو جائیے وفات میں اس خال سے اماج خرید کر بھر لینا کو اور  
گرانی اور نایابی چوری کرنے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ لیکن عامہ حالات میں  
جب اماج کی کمی نہ ہو یہ طریقہ کفصل کے وقتوں کے لیے کریں اور کچھ  
آخر چل کر یعنی حرام نہیں ہے۔ حقائق تو یوں کہ اگر غلط کو کچھ دنوں بعد کی  
ہر حال میں حرام خرید رہا ہے تو یہ تاریخ کی تجارت ہی تاکہ  
ہو جائے گی اور نقل ہبہت سی ملیں ہیں جن میں بطور مثال امام نوی  
کا قول ہے جو انہوں نے شرح مسلم (منہاج) میں لکھا ہے:-

فاماً إذا جاءته من قربة پس اگر کوئی شخص کاؤن سے عذر لایا  
إذا شترها في وقت الشخص یاستے کے زامیں خرید اندوزہ خریره  
وآخر او اتباعه نیجیہ کریں اس طبقے سے خرید اک  
ہنڈے کے وقت لپٹے کھانے کے کام  
إلى احکام او اتباعه نیجیہ میں لاست یا زور خرید کریے تو اس احکام  
فی وقت الغلاء لجاجة نیجیہ  
فی وقته خلیس با احکام الغ  
آخر چل کر انہوں نے ہر طبیعی کا قول شرح مشکوہ سے  
نقل کیا ہے:-

فاماً إذا جاء به من قربة پس اگر اماج دیباتے لایا یاستے  
إذا شترها في وقت الشخص کے وقت خرید اور جمع کیسا اور  
وآخره وباعہ فی وقت  
اصلہ وغیرہ ایسے کوئی احکام نہیں  
ہے اور اس میں کوئی حرمت نہیں ہے  
وآخر چل کر احتکار ۳

اعادیت کے اطلاقات اور اہل علم کی بجھوں کا حامل یہ سمجھ  
لینا چاہئے کہ اسلام میں قلّہ کی جس ذخیرہ اندوزی کی مخالفت ہو اسکے  
لئے مخصوص حالات کا ہونا ضروری ہے۔ اگر موروث یہ ہو کہ شہر میں

گذر اوقات کر رہے ہیں۔

اس علاوہ میں ہے بیشیوں کے تمام مسلمانوں کی ایک کمیٹی بنی ہے۔ جو مسلمان برادری کی مالی و معاشرتی معاشرت پر غور کرتی ہے اور فیصلہ کیا کرتی ہے چنانچہ سماں نتوں اس بھی میں ایک دفعہ استادی کے شو ہے اس کو محترم نکال دیا جائے۔ خروج کھانا پڑا کچھ ہیں، دیتا تو راستہ ساتھ ہی ساتھ طلاق بھی ہیں، دینا چاہتا ہے کیونکہ بخوبی تو شو بر کو ہر مرتبہ تو شو شے کر کبھی میں حاضر ہونے کو کہا۔ لیکن وہ ایک مرتبہ بھی حاضر نہ ہوا۔ بعد قرآن میاں کی سرکشی پر کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ متوجہ کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنی شادی درستے آدمی کے ساتھ کر سکتی ہے۔ نکاح پونے کی اور کمیٹی کے اس فیصلہ کی مدت قریباً ۱۰ سال ہو رہی ہے۔ اب علماء دین اسی مسئلہ پر روشنی ڈالنے کا معلوم فراہم کر۔

(۱) قرآن میاں کا جو کمیٹی متوجہ کے ساتھ نکاح ہوا صادہ جائز ہے یا نہیں؟

(۲) کمیٹی کا یہ فیصلہ درستے یا غلط یعنی سمجھی متوجہ کی درستے آدمی کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

یہاں یہ بھی واضح ہے کہ جناب قرآن میاں صاحب ساتھ طلاق نہیں دی ہے۔ کیونکہ ان کا ہنا ہے کہ جب نکاح ہی جائز نہیں ہوا تو طلاق کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے۔

**حوالہ:-**

قرآن میاں کا یہ کہنا کہ "نکاح ہی جائز نہیں" اس غلط فہمی پر منی ہے کہ وہ کچھ ہے کہ الگی حاملہ بالزنا کی سے نکاح کیا جائز تو نکاح جائز نہیں ہوتا۔ قرآن میاں کو الگ شریعت کا پاس ہے قسم سمجھ لیا چاہئے کہ شریعت تیرتھے کام نہیں ہے۔ بلکہ اللہ و رسولہ کے احکامات مقدوس کا نام ہے۔ اسے حالمیں شریعت اور مالیان دین سے پوچھا چاہئے تھا کہ حاملہ بالزنا سے نکاح درست ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر جو اب تک نہیں تھے اس کا دعویٰ صصح ہوتا۔ لیکن اگر شریعت کا مسئلہ یہ ہو کہ نکاح قطعاً درست اور منعقد ہو جاتا تو پھر کیا رہا فراہم ہے؟ یاد رکھتے امام میں بالزنا سے نکاح قطعاً منعقد اور درست ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ پچھا ۱۰ ماہ بعد ولادت ہو جانا اور میکے

دو لوگ دعوت دیتے ہیں اور جو بور کرتے ہیں، مجبور کرنے والے حضرات کو زیدمال ادھار استاد ہے اس نے اُن کا کچھ اثر بھی قائم رہتا ہے۔ کیا ایسی صورت میں وہ اُن کی دعوت میں جا سکتے ہے؟ اس کے باوجود اسی ایسی بحث کی وجہت کو پیر پختہ ڈال رہا ہے اس کا کارکرداشت ہے۔ یہ کچھ بودھ میں رہتا ہے تو ہم توں میں کھانا پڑتا ہے بعض وقت یہ صلح نہیں ہوتا کہ ہر سو مسلم کا ہے یا غیر مسلم کا۔ ایسی صورت میں وہ کیا کر جو اور اپنے تھوڑی کا کس طرح بھاتے؟

**حوالہ:-**

اگر یقین کرنے کی حقوق و جوہ موجود ہوں کہ غیر مسلم درست با مالک ہوش نے کھانے میں کوئی ایسی پرسی نہیں طلبی ہو گی جو اسلام میں مسترد ہے اور یہی سنن کی حد تک یہ کھانا کھایا جا سکتا ہے لیکن تھوڑی کی رو سے اختناک ہے اولیٰ ہے۔ جو ارباب پیغمبر مسیح مسیح مسیح اور ملک ملک پر کے نقطہ نظر سے دعوت تولد دعوت شادی یا بندگی کو مسلم و غیر مسلم میں بینا کرنا پسند کرتے ہیں، ان سے انسانی بہبستی کے ہیں کہ ماں انسانی اخلاق کی حد تک پہنچتے ہیں اور معلم کرنے کی تعلیم کے باوجود قرآن دعست جس ہیں اسیں ایسی تعلیم نہیں ملی جس کی رو سے شرعی امور میں اسناک جو گناہ اور نام بہادر واداری جائز ہے۔ آمیزش اور یہ آمیزش کے حدود والے نئے نئے کریم ہیں، ان میں تبدیلی کا انتیار ہیں۔ کم از کم راقم الحروف کو تو نہیں۔

**مسئلہ:-** از محمد اسحیل۔ راپٹی۔ لسان۔

حوالہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں یعنی موضیٰ ٹوٹھن ڈاک خانہ پنڈاگ ضلع رانی یک ایک لاکی سماں متوجہ کا نکاح جائز تھا۔ قرآن میاں صاحب ضلع پنڈاگ ڈاکخانہ پنڈاگ ضلع رانی کے ۱۹۵۷ء میں ہوا تھا۔ نکاح کے صرف چھ ماہ بعد ہی سنکوہ کے ایک بچہ تولد ہوا۔ اس بنا پر قرآن میاں صاحب کو اپنی بیوی کی پاکداہی پر مشتبہ ہوا اور لڑکی کو اپنے ٹھہبے نکال دیا۔ جناب قرآن میاں صاحب کا ہنا ہے کہ نکاح جائز نہیں ہو اور یہ بات دو کجھ لوگوں کے ساتھ کہہ چکھے ہیں۔ اور جس کے گواہ اب بھی موجود ہیں، مھر سے نکال دیئے گئے بعد ازاں اپنے باب پر کھڑا رہی اور اب تک لیتے اپنے باب کی ہی سر پر تھیں ہے۔ لڑکی کا پورا خرچ اس کے باب کے ذمہ ہے۔ لڑکی کا باب صرف ایک لارڈی ہے اور نہایت ہی ضعیف آدمی ہے۔ کسی صورت سے

گزار کر ہیاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ بہتر چشم پر ۔۔۔  
عدالت کا فرقہ معموری کا ہے۔ اگر قرالدین صرف ہجرتی کی  
وجہ سے طلاق نہیں دیتا تو آسان صورت یہ ہے کہ رالدین یوں کے  
یہاں اگر یوں ہے تو کہہ کر میں نے تجویز سے خلیع کیا۔ یوں کہے بھی  
منظور ہے۔ باہتمم ہوئی۔ ایک دوسرے کے ماتحت حقوق معاف۔  
صرف عدالت کا نام نقصہ واجب رہا۔ وہ بھی عورت کے معاف کرنے  
پڑھم۔ اس کے بعد عورت عدالت گزار کر ہیاں چاہے نکاح کر سکے۔  
پہلیں کہہ کر وہ صورت حال میں الگ پڑھ۔ قرالدین کا طرز عمل غالباً  
اور خلافت شرعاً ہے۔ لیکن جب تک طلاق باقاعدہ و قوی نہ ہو جاتے،  
عورت کو کہیں اور نکاح کی اجازت دیدیں ایکٹی کے اختیارات باہر  
شوہر کی موجودگی میں نکاحِ شانی باطل ہو گا۔

### سوال ایک : - (ایشنا) شوہر فقدوا الخبر

ایک شخص اپنی یوں کو چھوڑ کر ہیں باہر جائی۔ اس کے کوئی اولاد  
نہیں تھی۔ ایک دن بیانہ سال پورے لڑکے کا پتہ نہیں تھا۔ لڑکے کے  
گھروں کو نہیں تھا کہ اپنے گھر لانا بجا آ جھوڑ دیا۔ اور تو کوئی ضرر  
نہیں تھا۔ مذکور اور غیرہ۔ لڑکی کے باپ نے اسی کمکتی میں دسوال ملتا ہی  
کیشی، درخواست دی اور عرض کیا کہ وہ اس لڑکی کا نکاح دو سے  
آدمی کے ساتھ کر دیا چاہتے ہیں۔ کیونکہ لڑکی کافی بالغ ہے اور ایسی عمر  
میں اس کو گھر میں رکھا جیسی زرب نہیں دیتا۔ کمکتی نے ان کو بھی اجازت  
دی دی۔ یہ کاروبار اپنی لڑکی کی مشاہدی دوسرے آدمی کے ساتھ کر سکتے ہیں۔  
ملکے کی امامت پر ایک بزرگ اس کے لئے کافی نہیں کافی مدد کہاں تک درست ہے؟  
یہ خیال رکھا جاتے کہ اکثر کوئی لڑکی سے مل جو دوسرے ہوئے 9 سال پر چکے ہیں۔  
اور لڑکے کا اب بنا کوئی پتہ نہیں ہے۔

### جواب ایک :-

اہم پڑھیں کہیں۔ تاکہ ہم کو گم شدہ شوہر کے بارے میں الگ یہ  
نکاح الگی کے طبق پورے سال کے انقلاب کا فتویٰ دیا جاتا ہے۔ لیکن  
اس میں بھی جتنی مترتبیں اور فریضیں ہیں، ان کی تصریح کی مستند عالم ہو  
کر ایسی خود ری ہے۔ مکمل تفصیل کے لئے مولانا عقیق شفیع صاحب کی  
کتاب "المحلۃ الفوجہ" اردو "دیکھی چلے ہے۔ یہ مولیٰ محمد ہیں دیوبند  
کے کسی بھی کتب خانے سے مل جاتے گی۔ مختصر تخلی ہم بھی شاید ہو۔  
جملاً ہماری رات یہ ہے کہ پیش کردہ صورت حال ہیں رہیں۔

ذانیہ ہونے کا قطبی ثبوت نہیں ہے۔ حکیم داکٹروں نے اسے تسلیم  
کیا ہے کہ ولادت چھٹے اہ میں بھی ملک ہے اور اسی سلطے فقماں ایسی  
ولادت کو کسی اور فیصلہ کن دلیل کے نہ ہوتے ہوئے جو شوہر کے نسب کے  
لئے کافی نہیں ہیں۔ قرالدین کو چاہئے کہ اس بچہ کے بلکہ میں قابل  
ڈاکٹر اور حکیم سے راستے۔ اگر یہ لوگ بچہ کی جسمانی حالات کا ایسی  
طرح لا نظر کر کے یہ کہہ دیں کہ بچہ چھ ماہ سے یقیناً زائد کا ہے اور قرالدین  
کو یقین ہو جاتے کہ اس کی بھی زانی ہے تب بھی یہ طریقہ علاوہ شرعاً  
ہے کہ گھر سے ناکل رہا نہ نفقة بند کر دے اور طلاق سے بھی انکار کرے  
شریعت کا حکم یہ ہے کہ بھی پر الزام زنا لگانے کی صورت میں اگر  
بھی مذکور ہو تو دونوں قاضی کی مدد میں لعاف کریں یعنی ہر ایک  
ان میں کا چار بار اپنے پچھے ہونے کی قسم حکماتے اور پاچوں باریوں کو  
کہ جو ہر خدا کی لعنت الگ جھوٹ بول رہا ہوں 1 جب دلوں نے یہ  
کہ یہاں تو قاضی ایکس ہمیشہ کے لئے مدد اکر دے گا اور عدالت کا ناقص  
و غیرہ مرد پر لازم تھا گا۔ لیکن ہر لازم ہو گا۔

یہ ہے شریعت کا فیصلہ۔ آج کل جو نکر قاضی نہیں ہیں ملے  
لعاف ایسی کمکتی کے سلسلے ہو ناچاہے ہے۔ علماء کی تصریح یہ ہے کہ وہیوں بہ  
حامل ہو۔ اگر مرد بھی پر الزام زنا کا لگائے اور لعاف پر بھی  
تیار نہیں ہوتا تو بعض فقہاء کے نزدیک تو فور آہی اتنی کوڑوں کی  
مزراً ہستق ہو گا۔ اور ہم اسے امام صاحبؒ کے نزدیک اسے قید کر دیا  
جائے گا اور اس وقت تک نہیں جھوڑا جائے گا جب تک یا تو  
لعاف پر تیار نہ ہو یا اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کر کے اتنی کوڑے  
نہ کسے۔

کمکتی کا فیصلہ درست نہیں ہے کہ مسماۃ منکسی دوسرے  
آدمی کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ مالکی فقہ میں چار سال بعد عدالت  
گزار کر نکاح کر لینے کی اجازت گم شدہ اور لا پتہ شوہر کے مسلسلہ میں  
ذکر قرالدین میں تھیں کے بالکل میں جو گم شدہ نہیں، بلکہ سب سیمانے  
دھڑتے سے موجود ہے اور شرعاً معتقد شدہ نکاح کو کا عالم طہرا  
رہا ہے۔

شریعتی طریقہ پوں ہو سکتے ہے کہیں کوئی عورت کی طرف سے  
حدادت میں ناکنفہ اور ہر کاد عویز دائر کرے۔ باقاعدہ چاہے  
اگر مامک نے مقدمہ مکتیبے میں خلیع منظور کر دیا تو عورت عدالت

پڑے گا۔ کیونکہ اسلام کا یہ مقدس ترین لقب اپنے خاص حضور ہی صرف اُپنے معزز و محترم مرتبہ والوں کے لئے اختیار کیا جا سکتے جنہوں نے اللہ کی راہ میں جان وحی ہے۔ حضر اُمگریز کا تبلیغ قع کرنا اور اسلام کی سرطندی سے بے تعقیل ہو کر کسی قوم کے دنساوی اقتدار پر حملہ کر دہننا اللہ کی راہ نہیں ہے۔ اُسوہ رسول اور اُسوہ صحابہ گواہ ہیں کہ کوئی بھی جنگ دین کی سرطندی اور اسلام کے غسلتہ و اقتدار سے قطع نظر کر کے حضن کسی کافر قوم کو مٹلتے یا ملک پور کرنے کے لئے نہیں کی گئی، بلکہ یہود تک کو سرزین چارز ہنگامے کی بیشاد نفرت و عداوت نہیں تھی بلکہ اسلامی حکومت معاشرت کو فتنہ و فساد سے بچانے اور کہنہ تو زوجہ شکن ہناصر کو مشارارت و انتشار کا موقع نہیں کیا ایجادی پسلوپی نظر پڑا۔

آج کی دنیا میں تو یہ نقطہ نظر سے ہے بات بہت بُری معلوم ہوتی ہے کہ کوئی شخص اہل دین کو حکومت بننے کا حق اُپنے ہے ہو، اور فرقہ دار ان گورنمنٹ قائم کرنا چاہے۔ فرقہ دار ہنگامہ اُج کی ظاہر و اور نمائش پسند نیکے طبیعے بننا میں اور سوا الفاظ ہیں یعنی جیسا کہ حرم صفت نے سید احمد شہید کی الحیثیت اسی دائرے زروانی سے بچلنے کی خاطر وہ جبال میں کیا ہے جو اپنے حسرہ فرمایا اور وہ بہادر اہل دین کے مقابلہ بات کو یہ دھاکا کر ہیں کرنا چاہتے ہیں کہ سید احمد اور شاہ ولی اللہ وغیرہ اصل میں لیے ہی وطن پرست فراخ نظر رہا اور اور سیکولر تسمیہ کی یہڑی تھی جیسے کہ آج کی دنیا میں پسند کر سکتے ہیں۔

لیکن حق یہ ہے کہ فرقہ دار بیت اور نہ ہی حاکیت کے جو کوئی معنی آج کل لئے جاتے ہیں ان کے دائیں سے ہم اسلامی بادشاہی میں تو کیا خلافت رہا شدہ تک نہیں بھل سکتی۔ اسلام کی حکومت اگر واقعی انسان کی انسانی اُر حکومت کا ہام ہے اور فرقہ دار بیت کا اطلاق اگر واقعی ہر رہنمی کیلیں اور غیر سیکولر نظر پر پوچھ لے سے تو ایک سید احمد اور اسائیں اور ولی اللہ بھی کی بریت پر بات شتم نہیں ہو گئی بلکہ صاحب الدین الیوبی اور سلاطین انواس اور صحابہ تک گے باشے میں کہتے خالات اور نئے زاویتے لکا، لئے لازم ہوں گے۔

اپ ہماری تحقیق پر مجھے ہیں۔ ہم کیا اور ہماری تحقیق کیں۔

دن دن کی حدودت گذار کر لڑکی دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

**سیوال اٹھا۔** اے اذیث الدین احمد۔ شاد گنج۔ **تحریک شہید۔** سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک کے متعلق علماء کی دو تفاصیر ایں ہیں۔ ایک گروہ پہنچتا ہے کہ سید صاحب کی تحریک خالص اسلامی تحریک ہے جس کا مقصد نظام اسلامی کا قیام تھا اپنے پر جو حرم دا اللہ الحمیں اپنی آخوں رحمت میں جگ دیتے ہیں اپنے بعض مفتوحہ کام ملاقوں میں اسلامی نظام عالم قائم بھی کریا تھا۔ سید احمد و متفہ دوسرے اگر وہ پہنچتا ہے سید صاحب کا مقصد ہندستان سے انگریزی سلطاد اقتدار کا تبلیغ کرنا تھا۔ وہی نئے آپ نے اپنے ساتھ ہندوں کو بھی شرکت کی دعوت دی تھی آپ نے تو فرقہ دار اہل گورنمنٹ قائم کرنا چاہا تھا، نے خود حامی بن کر بہادر اہل دین کو اپنا حکومت بنا دی۔

**پہنچ۔** اُپ ہر جات دے۔

آپ کی تھیں کیا ہے؟ کیا فی الواقع سید احمد شہید اور خالدان دلی الہی رہستان پر جتیں کرے کی زندگیوں کا مقصد ہندستان کو انگریزوں کی خالصی سے بچات دلانا تھا اور اسی کیا اسلامی نظام بھی کوئی فرقہ دار ان گورنمنٹ ہے؟ کیا اسلامی نظام میں غرض انتیت حکومت ہوئی ہے؟

**چل بٹ۔**

اگر تھیں یا نہیں اور قوم کو کافی بچانے خود کوئی مقصد نہیں ہے۔ اگر واقعہ یہ مان لیا جاتے کہ سید احمد شہید کے چہاد کا مقصد اور سماں سرپر انگریزی اقتدار کا خاتم تھا تو ایک طرف یہ مانایا جائے کہ اُس خبرت سید احمد کی عظمت و یقینت سے حق و کیا عمومی تعریف کے قابل بھی نہیں تھے۔ کیونکہ حضن ایک سفی اور کلی مقصد کی خاطر زندگی کی بازی لگانے والے انسان کو کبھی تاریخ کے کسی ذریں ہمیرہ اور جاہد اور رہنمایا درج نہیں دیا گیا۔ عقل اسلامی اور تاریخ گواہ ہے کہ رہنمای اور میر و صرف دہی لوگ بن سکتے ہیں جنہوں نے کوئی شہزادہ ایک ای مقصد سامنے دھکر کر جو وجد کی ہے۔

دوسری طرف مانایا جائے کہ اس سید احمد کی کام ترجیح و جدید حکم کوئی اور پچاہ قابل تعریف جذب نہیں تھا۔ بلکہ وہ نفرت میں انگریز قوم اور انگریزی اقتدار سے تھی۔

تیسرا طرف ”شہید“ کا لقب مقدس ان کے نام سوکال دیا

سے ہے اپنیں۔ تو کچھ یہ ہے کہ پچھے اسلامی نظام میں کوئی کسی کا حکوم نہیں ہے صرف ایک اللہ پر جرب کا حاکم ہے اور خلیفہ سے لے کر تیزیر بک تک پڑھنے اُسی کا حکوم ہے۔ اسلامی نظام کو مسلمان اداشا ہونگی بھلے اگر سارے ان وسائل سے بچتا جاتے تو صاف طیور ہوتا ہے کہ خلیفہ کی حیثیت اُسی ہی ہے جسے آج تک گورنمنٹ کی گورنمنٹی کو نہیں۔ گورنر اگر اُنہوں نے باعث خلیفہ کی حکوم نہیں ہے تو ہم اُس نے اعلام بخشن کے حکوم نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں اس قانون کو حکوم ہیں ہے یہ گورنر نافذ کر رہا ہے۔ اسی طرح خلیفہ زید یہ تو فرمائے ہیں کہ اس کے حکوم نہیں ہوتے بلکہ اس کے حکوم ہوتے ہیں۔ مگر ٹبری ہیں جسے زید نافذ کر رہا ہے۔ مگر ٹبری ایسٹ کے کارک اور سکریٹری اگر ہائے حاکم اور ہم ان کے حکوم نہیں ہیں تو خلیفہ زید یہ را گورنمنٹ کو فرقہ وار ادا نہیں کہے اپنیں ہیں۔ اس کے حکوم ہوتے ہیں۔ یہ سوال کا جواب "ہاں" بھی ہے اور نہیں "بھی" ہے اس "تو سلطنت" کی آج کل بادہ پرست مسلط یا سلطنت ہر اُس کو فرقہ وار ادا نہیں کہے اپنیں ہیں۔

اسلام کی گورنمنٹ فرقہ وار ادا نہیں کہے اپنیں ہیں۔ اس کے بغیر تم شہید کے لقب مقدس کا استحق کسی کو نہیں سمجھتے۔

گورنمنٹ کو فرقہ وار ادا نہیں کہے اپنیں ہیں۔ یہ دو دین کے بعد پرست مسلط یا سلطنت ہر اُس کو فرقہ وار ادا نہیں کہے اپنیں ہیں۔

اور نہیں کی بنیاد پر قائم ہو۔ آج ہل غیر فرقہ وار بیت اور چھپوریت اور انسانیت اس کو کہا جانا ہے۔

گورنمنٹ کا کوئی دین نہ ہو۔

کسی معاملہ میں وہ ذمہ بھی کی

پاسداری نہ کرے۔ کسی سلطنت

تکمیل ادا نہ کرے۔ اس کی

ذلاتے۔ ان میں میں اسلامی

گورنمنٹ بالکل فرقہ وار ادا نہیں کہے اپنیں ہیں۔

اوہ نہیں "اس لئے کہ" فرقہ وار بیت "حقیقت یہ جس نہ ہو

اور سررو در طرزِ تکر کا نام ہے اسلام میں اس کا کوئی سوت نہیں۔

لہاگراہ فی الدین اور ولاد تحریم تکم شناہیں قوہ علی

ان لاعدود لؤوا دین میں کوئی ذبر کستی نہیں اور کسی قوم کی عداؤت تھیں اس پر مذاہجہار دے کر اس کے ساتھ بے الصافی کر جیلو! جیسے بیانات رکھنے والا اسلام فرقہ وار بیت اور عد بیت

سے بندہ تر ہے۔

رجی یہ بات کہ اسلامی نظام میں فریسلم اقیلت حکوم ہوتی

## لابواب ترجمہ وہ مسلمان

ترجمہ۔ علام شہریور لاہوری الحسن شیخ الحنفی وحدۃ الشرطیہ  
تفسیر۔ علام شہیر احمد مشتملی رحمة اللہ علیہ

اس ترجمی تصوریت یہ ہے کہ باعوادہ بھی ہر ادا نظری ترجمہ کیا جائے۔

پاسداری نہ کرے۔ کسی سلطنت

تکمیل ادا نہ کرے۔ اس کی ناقابل تریم

ظہریں موجود ہیں۔

غیر مسلمین کے ساتھ اسلامی نظام

ہے۔ اور چون خصوصی ذہن حاضر کی قوی میں سوال ہی نہیں۔

اس سے مکمل ہو دو قوم پرست اور ترقی پسند تو

بان بعض حالات میں فرق کیا جاتا ہے تو اس نہیں اپنے

ہو سکتا ہے مسلمان نہیں۔

اس لئے کہ حاکم صلحی بیت العزیز کا ہی تاقانوں ہے۔ ایک شہنشاہ میں

ہر پرنس کی کارکنی اور حرکت خیش اللہ اللہ ہوتی ہے۔ پہنچ

لھو میتے ہے تو وہ سراپا زرد ہے۔ آج چچے حرکت کرتے ہے۔ اس فرق کو

الظلم اور بے الصافی نہیں کہا جا سکتا تو وہ فرق ظلم اور بے الصافی

یکو نکر جو کوئی اندھرے اسلامی ملکت کے چلنے۔ کل پر زور ہیں رکھا ہے

چھپوریت اور سو شلزم دھیرو کی جیں اس مسلمانوں کے پس پر دہ

آج کل جتنا قلم و مدد و ان دھڑتے سے کر لیا جاتا ہے وہ محاذ تشریع

نہیں ہے بلکہ ہم دھوکے سے کہتے ہیں کہ سچے اسلامی نظام میں ساخت

یحوم فتح کرنے والوں نے ان کے متعلق  
بڑھنے کے بیان پر اختلافیں کیا۔  
سوادے اس کے کوہ بیان اور بیت  
پا اصحاب عبدالشارابی سوکو اسلط  
سے ملا ہوا۔  
اعلم الموقیین جلد متضخ غلطان  
آپ کسی کے کہنے سننے میں نہ آئتے اور اگر کوئی شخص واقعی  
کوئی حدیث پیش کرتا ہے تو اس کی اصل عبارت حق و الکتاب د  
باب غیر وہیں یا کسی اور تناسب جائز صحیح کو تجھن عالی فرمائی جاتے۔  
انھی مختصر احادیث میں مذکور ہے۔

آپ کسی کے کہنے سننے میں نہ آئتے اور اگر کوئی شخص واقعی  
کوئی حدیث پیش کرتا ہے تو اس کی اصل عبارت حق و الکتاب د  
باب غیر وہیں یا کسی اور تناسب جائز صحیح کو تجھن عالی فرمائی جاتے۔  
انھی مختصر احادیث مذکور ہے۔

اور لفظی بازیگری کی کوئی لگھائش نہیں۔ اور قریسلوں کو اس میں استثنے  
کیز حقوق لئے ہیں اگر تو یا فرد نہیں میں کسی ملک میں کسی اقامت کو  
لئے حقوق حاصل نہیں ملے ہوتے۔

**مسئولیٰ:** ارجمند احمد عدایس شیعہ حضرات کی ۹۳ تین

امیر صادر اور بعض دیگر صحابہ کرام کی برائی نکلتو ہے اور بعض میں  
حضرت علیؑ کی زبان سے بعض صحابہ کی غلطیوں کا الہام ہوتا ہے۔  
ہمارا علم تو کچھ ہے نہیں بلکہ جب حضرت علیؑ کی روایت ہو تو حکمل  
کی بھی جرأت نہیں ہوتی۔ ازدواج کرم آپ کوئی ایسی رک्षتی ڈالیں،  
جس سے دل کو اطمینان ہو۔

**جواب ۹:**

دیکھنے علم حدیث ایک سبیطہ اور سلسلہ فن ہے۔ اگر کوئی شخص  
حدیث کے والدے اسی بات کے بھرپور اسلام اور اسلام کے سلسلہ  
عقائد کے بُلکس اور درایت اسماں کے خلاف معلوم نہ تو ہے ہرگز  
ہرگز بلاحقیق نہ قبول کر لیتا چاہتے ہیں۔ آپ کو معلوم نہیں کہتنی لا لکھ۔  
مذکور گذشتہ نہیں میں گھر طریقی لکھیں اور بدیصیب گھر نے والوں نے  
روایات کے سرے ٹھہرے ہمہ مقدوس ناموں سے جوڑ دیتے ہیں اس  
وقت اہل علم کے ملکہ میں حدیث کا جو منحصر ذخیرہ ہے وہ انتہائی  
محنت و اختیاط سے چھاٹا ہوا ہے اور اس کی مقاصد اگر طریقی ہوئی  
حدیثوں کے مقابلہ میں دسوال حصہ بھی نہیں۔ حضرت علیؑ کو افسوس سے  
طرف داروں نے اسی معادو ہے اور دیگر صاحبِ عظام کے خلاف پڑھنے  
والی روایاتیں بہت زیادہ گھر طریقی ہیں اور حضرت علیؑ سے ایسے لیے  
اوقات مسوب کئے ہیں کہ الاماں و الحفظ۔ اسی لئے محدثین نے حضرت  
علیؑ کے مسلم سے روایت کی ہوئی حدیثوں پر اہمیت ہی زیادہ  
اختیاط سے کام لیا ہے اور پوری جانب پر گھوکے بعد جن حدیثوں کو  
قابلِ اعتماد گھیرا ہے ان جن لفظیں رقبی کوئی بھی بات ہو سے بھی  
شان کے خلاف اور مذکوم مبالغہ سے بھرپور ہیں ہے۔ حق فرمایا گذا  
ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے:-

و لمحکن قاتل لعلہ الشیعۃ اشیعوں کا مرار بخوبی خوب  
ذلک صراحت درکثیر امن علی بر جھوٹ بول کر ان کے سماں کا فحص  
علمہ با دلگذب علیہ ولحدہ ایں طبیعت کو لیتے اس تو عاریت

## صفحہ ۲۳ کی چھوٹی ہوئی عمارت

اس سے زیادہ وضاحت اسی خیل المباری ہیں جملہ علیؑ  
کا باب الانہار میں ملاحظہ فرمائی۔ زیریحیث حدیث کے تفصیل بعد یا لفاظ  
ہیں:- «المشهور انما اختافت من ضلعisor اور شہرور یہ ہے کوہ  
اوورت، یعنی پہلی سے پہلا کی گئی ہے) خیال فرمائی کہ کسی کسی عقیدہ  
کو جو قرآن سے صراحتہ ثابت اور حدیث سے براہمہ صادر ہے اور کہ جو  
ہے کہ کر بیان کیا جا سکتا ہے وہ حدیث کے مخفی بُلشیل ہو یعنی اخہمال کا  
مزید واضح تر بیان اسی جگہ فخر المباری ہی میں ملاحظہ فرمائی ہے۔

ات آدم عنبر استلو مر اتبہ هر چند من مسامحه فدا  
حوالہ اسنست عقی دیا رہا۔ وہذا اصحی مختلوقہ عن ضلع  
لئے رآہام مخلوقہ مخوی سارہ داوم علیہ اسلام ایک مرتبہ تکہر شیار  
چہتے تو اچانک دیکھتے ہیں کہ خواستہ ایس طرف سمجھی ہیں۔ اور بھی سمجھی ہیں  
کہ پہاڑ ہوئے کیونکہ یعنی آدم نے اس کو باہیں طور دیکھا کہ گواہہ با ایران طرف سے  
پہنچا ہوئی ہیں کیا اسکے بعد بھی اخہمال نکور پر جو مسافری کی لگھائش ہوئی  
سونا تاجر عالم صدر دیکھنے بھاری کی کمرتی، شیعہ بیان ڈاؤن کن کفرتی اور  
منفرتی دیکھنے کی حوصلہ بھی ایجاد کیا ہو۔ لیکن یہ کہ کہا تو مسافت دہن ہے تو  
آسانی دن بھی ہیں کہ آدمی بن رکی اولاد کرنا۔ مبتدا تر میں باوریں ہیں وغیرہ  
لیکن یہ اتنا ہیں کیونکہ مشکل ہوتا ہے کہ جو آنحضرت کی مسلمانی تو والدو نواس کے  
عحسن مسلم خداوندی سے پہلے ہوئیں۔ دھما جحمدہم۔

داب پھر میت کلم مٹ عوان "تمیلقاری" سے شیعہ

# مسکوں مکھا نہ کر

ازمکہ ابن القبر ملکی

تاریخ نوشت ۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء۔

دی دیان سے تو سمجھی نہ رک فرمائے ہیں کیونکہ  
نے گاہیں دی ہیں، بہت سوں کوئی پڑھے ہے کہ اُنہوں جماعت  
بیکر جماعتے ہی خلاف یاد ہو گئی ہے۔

آخوند سبب اتوں کا کیا تحریر ہوا ہے تو کیا کوئی تحریر  
چیز سے پاکستان سبب ہمارا جائیں مرد سراور کو کہیں کا لیں ہیں  
کہنا ہوں سر راہ بہت جانتے ہے بہتر خود کیتھی کریں ہے۔

قیامت پر قیامت کے اس شیش تظر اشاعت میں بھی  
حضرت کا ہیغہ حق گئی شباب پر ہے، معافی کیے گئے ہیں  
حق گئی کو کیا خدا اپنے ایک دوست ابوالحجا ہذا آپ کی شہادت پر  
لکھ گی، ورنہ میرے تزویک حضرت کی حق گئی ایک امریکی مرض  
سے زیادہ پچھے ہیں، امریکی لوں کو جماعت اسلامی دلوں کو  
اس کے جانی دشمن پوچھیے گا اور... بکرے دلوں میں ہو ہیں  
ان ہیں ہی حضرت کو کیا پوچھوں گی یہو گا اور اس کی پاسداری  
ادم زید لعلیج میں تقریبی جھاؤی جاویں ہوں گی، احمدان۔ کچھ  
مولانا شبیر احمد غنیٰ کو کیا یار لوگوں نے مسلم لیگ سے بے طلاق  
روپیہ دلو یا تھا؟۔

ایک اور مزید ادبیات "گروہ اولیا" کی طرف سے  
کی جا رہی ہے، یہ کہ عامر سنے تلقید ضروریں سے کھو کر جان  
پرے روپیارہ خود کیا لکھتا ہے۔

یہ مارکی ہات کی سال پہنچے گی اور اولیا کو "جسی کی کی نہ کی"  
کے بارے میں کہی جائی جائی کہ اُرے بھائی اعام پیچارہ فتویٰ کیا کھن  
ہ تو نہ کوئی مشوق چند اس پر وہ نہ ہماری ہیں:  
بعض پکے عقیدت مددوں سے اپنے بندگوں کی ٹباٹا۔

بعض لوگوں کو خوبی بی جب ان سے خدا دست کا یہ رہتا ہے  
اور ان میں سے ایک ہائٹے ایڈنر عربی بولا تا امر عالمی کی ہیں  
لائک سہما یا اک تبلہ حق گئی۔ کے جو ایم سے رو رہتے ہیں پھر قبض  
کے جو عنبر خداک ڈالیں احمد سید سے سبھیوں نے ہذا مندوب کی طرح  
وزنگی گزار دیتے، میک تو، بھول نہ۔ "علاء کے کام" کی تین  
یہ تلقید کو ہی ماری اور تلقید کی ایسی کو اس سے بہتر قعا خود کی  
کر دیتے۔ لیکن ارتقیہ گول بول اور فخر لکھتے، باہمی تسمیہ کی لکھتے  
تو فرقہ مانی کو کیا کچھ کہے سکر، بنے دل کا بھی رکھنے کا موقع  
میں جان امراضی مغلل تلقید کے بعد جب درجہ عالمی کو کچھ کہنے اور  
تادیں خالی کا موقع ہی در پا تو اسی پیش و پھر بھی تلقید  
اوہ شش دنوں کا لادا آڑ کس طرف سے لٹکے گا، ظاہر ہے  
کہ دلیں کے بعد ذمہ کے کام ہر ہے اور خالک دراہی سے طریقہ لمح کی  
روایتیں سن رہا ہے۔

ایک حزب اولیا کا کہنا ہے کہ "عاصم" کو جماعت اسلامی  
کے پانچ سو روپیے تجوہ ملتی ہے، مگر دیکھتے ہیں اس کو  
لیکن کسر لکھا ہیں۔ گے:

ایک "معیت المولیین" کو بڑا ہم پہنچنے کے دراہ مدنیان  
بعد طلب اور سہی احسانیں غب جریجائے گی!

ایک "گرو اتفیہ" کی اسکمیہ ہے کہ کیوں دلہ تاری  
کو اس کا جواب "سیاست الحالیہ" یعنی "ملیق بالسی"۔  
سے دعا ہے، اخراج پھور کے خود دیئے گئے ہوں چیزیں کاٹ  
سکتے ہیں تو اس سر دچا کیتے کہوں ہیں کاٹ سکتا۔

جسی چیزے غریب پر پڑے کے مفلس ایڈمیٹر کے پاس نفع اپنی اور بھر جانے اور عینی جیسی کہ تیریں کہاں سے آگئیں جن کا امام ہی بنے سے زد لگتا ہے اور جسکی جلدی کہاں حضرت کے سرور گریں تو اُبھی محل جا سئے گا۔ اگر دارالعلوم سے چوری نہیں کی گئی تو پھر فرمائیکوئے بھوائی ہیں۔

میں حضرت سے دست بستہ عرض کو رہا ہوں کہ مندا ان پیشے ہے حضرت و قرآن والے مضمون لکھنے بند کیجئے اور اپنے ساتھ ہماری بھی روزی اور عادیت خطرے میں برداشتیں ادا کریں۔ اماں حوالی سے پیدا ہوں تب کیا اور پیدا ہوں تب کیا۔ امام ہمہی مذکور شیخیت آشریف لائے تجہیب کیا، اور چیز چھا سئے آئے تھے کیا۔ اور اگر مضمون لکھنے ہوئے ہیں، تو کی ایسا اگوش توجہ کریں کہ فتنی پوچھ کر تا قبل کہیے اپنے دل کی بھڑاس نکال لیا کرے جو بھلی موجودہ ڈھڑے اور "سیاست" کی رہا سے مکافٹے کے صعبہ ہیں، آپ کا سرسلامت رہا تو اپنے کو دارالعلوم کی ربانی کی دل یکلیکی!

**سالار احمدیل لٹھمہر مرحوم عوامی نیک پاکستان کے کوچ حناب شیخ جیلیانی الرحمن سنت فرمایا۔**

"وزیر اعظم محمدی پاکستان کا رہا رہنا چاہتے ہیں،" کوئی معنا لقہ نہیں۔ جناب اولیا وقت میں رہنمای شد کے بعد جنتے ہیں تو فرا ادھریہ دلیرہ اسے دہ کی دکسی جیشیت سے دیوالہ نکالنے کا کار خیر اخیام دیتے رہے، کسی نے جھوہریت کا دیوالہ نکال دیا کسی نے قانون کا۔ اسی منست اخلفا پر اگر موجود و دیر اعظم عمل پیرا ہوں تو افراط کا کیا خلی ہے، حق تواریخ کے پاکستان کا دیوالہ نکالنے احتیٰ ہوئے کی علاست ہے ایک نکلا سلامی دستور کے باوجود اس کے پاکستان کا شاندار صراحت ہے، عیت شی عربیانی، سے جیانی، مغار پرسی، رشوت متانی جعل و دعا در مجلسی ہے دینی۔

موجودہ وزیر اعظم اگر پاکستان کا دیوالہ نکال کریں سلامی غیر حاکم کو سمجھ دیں اور پاکستان کے خزانے میں بھل سلام دایکان اور شرافت دیا ملت کے سادہ سکے سمجھ کر دیں تو یہ ان کا

سن کر بہت دنوں "دفتر تحریکی" اور مولانا فاروق حبیکے غریب خانستے کے دروازوں کی چوکی کی کہ دیکھنے کوئی مشوق اندر بیا ہر آپا حبیکا نہیں۔ یعنی جب مذوق نکل مشوق کیا۔ اپنی صحدت دالا بھی کوئی مظراً یا قبور لاگ اپنے۔ "رئیس" کی خدمتیں پہنچنے اور عرضیں گیا۔

"حضرت الہا سے ختم اعظم! آپ نے فرمایا تھا کہ کوئی مشوق ہے اس پردازہ نہ لگا رہی ہے! ہم نے دفتر تحریکی اور مکان تھی کی بہت بچکی کی تاکہ مشوق نظرتے نہ ٹانگ لے گئے تو یہ ملکیہ بیانات کہ ہماری نظریں جسلوہ مشوق سے خود کر دیں اور نظرے بدل رکھیں ہیں پچھے چلے جا سئے ہیں۔"

حباب و ریا آگیا:-

"رخ کر دیجیں کو۔ تو تو کھنڈا کچھ سکل کا مکھوڑی ہے اسے اقبال آمولاصوئی حشمت اللہ فرمائے تھے کہ اس مرکٹ میسری خدا نما مذکرتا ہے اور میں تو کس کھا کے کچھ کھدیتا ہوں تو کھے سئے دینا کوئی طبیعت کی نشانی نہیں ہے۔ کن میں دیکھیں اور تو تو کے لکھدیئے، پھر کئے خلا نتے۔ جو تھیں جیتے ہیں، اور پنگ سردنہیز قوم کی برا بادی کی بھی علامتیں ہیں۔"

بات آئی بھی بڑی تھی۔ جو دیں نے یعنی ملائیں ان اعریب سکتے سے بارہا مولانا سارہٹانی کے نہیں خالی میں جھانک کر دیکھا کہ شاہزاد کوئی مشوق ہے۔ یا ہمسناد تو تو کھعنا نظر آجائے مگر الشہزادے کیا جادیا مسریم اس شخص سے کہ رکھا ہے کہ مشوق کی بجائے عصی کی میں اور مجھٹیا درجے کے قلم اور ایک طرف پھیٹے ہوئے دوی کا غذا دکھائی دیتے ہیں، خیر پھیٹے تو ہمیں ایک بھی کوئی دوبار پر مناظر دیکھنے ہیں آتے تھے مگر ایک بھیستے سے کن میں پھکر نتے اور حدا میں لکھنے کا جنون کافی ترقی پر ہے۔ شاید انھوں نے کتابوں کی کوئی بھی محترس کی پہشیدہ کرنے میں کر رکھی ہے جبکی تو ہر بھی کتابوں میں اضافہ ہے اور اس مرتبہ تو اس خانہ کی کتنا ہیں ان کے ہاس دیکھنے میں آئی ہیں کہ پیرا بیرون سے ضرر دار دارالعلوم کے بخیان سے بھری گئی۔ ہمیں اور دارالعلوم دا لوں کو چاہیے کہ وہ اپنا ذخیرہ کتب فہرست کے ملکر دیکھیں اور کچھ کتابیں فاتحہ میں تو پرست کھو دیں، آفسر

ایسا کار نا سہ بڑا ہس پر ہم جیسے ملائیں تھی دنیا تک فخر کر ستے رہیں گے۔

۱۷ اپریل :-

چشم پر و در اس سال بھی مدد وہ دال لے لوم دیور سدیں گذشت سالوں کے مطابق مظہم الشان قم بخت ری ہوا، اس سیدہ خدا شناصی مکی رو رحمی کیفیت اور نکوتی تفصیلات کا صبح اندازہ صرف شرکت کرنے ہی سے ہو سکتے ہیں بلکہ جہاں تک تحریر کا تعلق ہے قصر این آپ کا اس سے روشناس کرتا ہوں۔

"ختم" سے کچھ روپیہ سطہ مدد سہ کی جانب سے درود ملا لائیں یعنی جب ایں کو مناس تاریخ کو ختم ہے، اس تاریخ کو گوگ ہوئی درجی آئتیں اور خود درجہ بند کر دیں اور جو تینی زیادہ اسکی شرکت کرتی ہیں، کم و بیش ہر شخص کے پاس پانی سے بھری ہوئی ہوئیں ہوتی ہے، جسپر حضرت شیخ "ختم" کے بعد یہونک مارستے ہیں اور یہ یہونک زردہ ہانی "ہر مرض کی روادہ الش پور کے مصدقان دل سے لیکر پتہ پیدا ہوئے تک ہر مرض اور حادثے میں چھوٹر کا کام کرتا ہے۔

اس سال "جشن" ہمیشہ سے زیادہ شادا رہا، ہر یوں دلائل یہونک مرداستے کی خاطر جو نکل حضرت شیخ کی طرف آنکرتا ہے اس نے سینا کی کھڑکیوں کا سارا نگ پیدا ہوا کیتے، بلکہ سینا دھرو پر تو اپنے لائیں "کاطری قدر راحی ہو گی ہے، یعنی یہاں اس طبق کے جدید طریقے بدلتی میں داخل ہیں۔

پس اس مرتبہ ایسا ہلہ ہوا کہ میدان جہاں کی جنگ میلہ ریکا نقشہ کھینچ گیا، ایک کے اوپر ایک نوجہ میں آیا، تو نیس نوہیں جا پیدا گئے، کسی کا ہاتھ دھی ہوا کسی کی شیخی، ایک طالب علم تو اتنا رجھی ہوا کہ تادم تحریر درجہ بند کے ہسپتال میں پڑا ہے منابعہ عویش کوئی کچھ شکایت ہے۔

یعنی سیکھیں میں ہو توں کی شکایت احمد نجیبوں کی قرباد سدب لا حاصل ہائی ہیں، انھیں تو یہ شکرا دا کرنا چاہیج کہ اس سیکھ غلام شناصی میں انھیں جو بھی روحانی یا انسانی رسم پیغما وہ ان سکے لئے سرایہ عاقبت اور حیر بخات میں۔ آخر ختم بخاری ہے

کوئی شاگر ہیں۔  
ہاتھ تم ہو گئی۔ مسکر دہا مو لانا سار خانی کی بر عقیدی کمال  
بھی من سے پڑے۔ آپ نے ایک شخص ہمتوں دعوت کی خلاف کھانا خانی  
جس میں رو بندی ملکوں کی تحریر دل سے ثابت کی تھا کہ کسی بھی  
ترے کام کو یادت کی شکل رہنا بہوت ہے اور اسے اور اسے تھانی میں شائع  
کرنے کا ارادہ تھا، لیکن جس سیکھ خدا شناصی کا نہ کوہہ بالا حال  
آپ نے ساتھ ہمتوں پھالا ڈالا اور خدا ہانتے کیا کیا کہنے لگے، میں نے  
عرض کیا کہ "حضرت! ایسی بھی کیا ہے؟ یعنی آخر بخاری کوئی معمولی  
کتاب کو نہیں۔ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ۔ ہے"

فریایا۔ "تم اصح الکتاب بعد کتاب اللہ نے پھر تے  
ہو۔ میں کتاب اللہ کے بارے میں بھی اسے جائز نہیں کہتا کہ ہل  
ایک دعوت متعین کر کے بات عدد جشن کے طور پر اس کا ختم  
کیا ہے۔ اگر یہ جائز ہے تو آخر جدستہ میلاد النبی میں کیا نجیفیں  
اعترض ہے؟"

عرض کیا کچھ بھی نہیں۔ میں گفتا ہوں جلسہ میلاد پر بھی اپ کا  
اعترض منطلک ہے، اور حضرت مولانا محمد طیب صاحب دل  
ویگو رو بندی قائم بھی تو اس جلسہ میلاد میں شرکت فرمائے گئے  
ہیں، خود رو بندیں پھیلے سال سے یہ جلسہ خود کا بیرین رو بندی کی  
قریب صرف تھی ہے۔

فریایا۔ "خصیات اور قیامت میلاد بھیں ہیں اخراجیت  
کا اصل مدار قرآن و حدیث ہے۔ کوئی دلیل نہیں کہ مناس  
مقدس جگہ پر فلاں کا مام ہوتا ہے، یا فلاں نو گ فلام کا کو درست  
تصور کرتے ہیں۔ کچھ یہ ہے کہ ختم بخاری کو خرس کارنگ دیدیں  
اوہ عقیدت مندوں کیا ہات عدد دعوت دیکھ بلانا کیوں نکو درست ہے؟  
بڑی بڑی مرتبہ بدعتوں کا احتراز ہمیشہ اسی طرح ہوا ہے اور  
رفتہ رفتہ اس طرح کی بدعتیں اتنی بیشک اغیار کر لئی ہیں کہ آزاد  
سے بھی کوئی لبست ہی جوں رہتی ہے۔

میں چپ ہو گیا۔ بدعتیہ دو گوں سے بحث ہے کیجیے  
میرا تھیں ہے کہ "قرآن و حدیث" کا جوں ایک دن پھر تھی کو  
پس انسی گواہ کر رہے گا۔

مگر یہ حضرت کشش صاحب سے یہ بھائیوں کو کیا ملخ بیان کر دینا اور پچھے دارالقیامتی بھائی سے یہ اس سے آئے گی کہ کیا کجا ارادہ ہے، یہ قسم کی اخلاقی پستیوں کے ڈانٹ سے دارالکشوف اور گلشنہوں اور زیریروں ہی سے سخت ہیں۔ بھرپور بھی کوئی نکل کے چھوٹی کردار کا سرچشمہ اس لک کے "ادارہ الامرون" ہی کے کردار و اعمال میں ہوتا ہے۔ اپنے کشش اور دارالصاحبان اگر دیانت و عزیمت کے ساتھ سطے کر لیں کہ کہا کستانی عالم کی سہنپناہ اخلاقی مراودوں کی مناسبت اصلاح کر کے رہیں گے تو اپنے مشکلی ہاؤں یعنی دستور اسلام کے تزیر سایہ اپنے چند ہمایوں کا ایجاد کئے ہیں، میں ان اس کے لئے ضرورت بھوکی کہ اپنے خود کو بھیں، ذہنی مقادرات کے آئندی قلعوں سے بھیں، خدا کو خدا بھیں اور حقیقت و خالق کے حقوق مجھ طور پر ادا فرمائیں۔



#### خاتم اپریل :-

ذمہ دار اکٹھری اور بیان کے وزیر اعلیٰ سردار اپنے بھگت کیروں نے تھیں تو ان سے ایک جلدیں فرمایا:-  
”سرکاری اہم کاروں میں مشکل سے ہی پالیجی فرسی  
ایسے ہوتے ہوں گے کہ کام ہو لے اکثر ہوں  
اور شوتوں نہیں ہوں۔ ہاتھی سرکاری اہم کاروں  
کی طرف کم توجہ دیتے ہیں اور لوگوں کی صیبوں سے  
پسہ نکلنے کی طرف ریا دے توجہ دیتے ہیں  
جیسے ایسے فرشتوں کا علم ہے جو حکم کو اٹ کی  
کٹی پر کمی کا لین پہنچا دیتے کہتے ہیں۔“

کوئی نیا انکاٹ اپنے نہیں کی، عالم ہمکوں سے یہ سب کچھ دیتے ہیں، بس اتنا ہڑو ہے کہ اگر کسی دل میں انھریں کی بیان کا شکاف کرتا تو اپنے کی حکومت بھی کہ فوت لا جو، اور اپنے نیا انکاٹ کیسے نہ کسی کی محال نہیں کر سکتے۔

یکن لگنا رہی یہ ہے کہ جو سوہنے اور کردار اعلیٰ اپنے طبقہ عالیہ عالم کے سامنے پیش کر رہا ہے اس کی روشنی ہیں سرکاری ملازموں میں سے اس کے سماں میں کیا ہو سکتی ہے جس کا اپنے

ہمارا اپریل اسی بھرپور ہے۔

”ایمیر کے میڈیس لوگوں کی ریل پیل سے پندرہ سالہ ریکارڈ ٹول دیتے ہیں۔“

”تقریباً چار لاکھ افراد سے مشتمل کی ہے۔“

عوشنہوں اچاہی سے دین اکبری اور احمدہ قمیت کے شیلابوں کو مسروپ ہوتا چاہیے ان بھارتی رہنماؤں کو جو مقدس بھارت میں قرآن و سنت والے اسلام کی قبر پر نماح محل بنانا پڑتے ہیں۔ قبزوں کے بیلوں کی نرحتی ہوئی روانی اسلام کی نعمتی ہوئی طاقت کا ایک اٹی ثبوت ہے۔ جس طرح ”قبزوں پر یہ شہید پیش کندہ لالا ہے۔“ اسی طرح اسلام کے دامن چھار دو ابتلاء سے ٹھکنے پرے لوگ قبزوں کی طرف جاتے ہیں اور بھیجا گئے ہوں گے کیونکہ عین اپنے بھائیوں کی اجازت سے کردے اپس لوٹتے ہیں۔

”بھی شن یعنی۔“

”فرس کے میڈیس انسان جیب کھڑوں کی

باتوں کی صفائی لے بھی رکارڈ فٹ ایکٹ کر دیا۔“

ظیمت جائیے غرض جیب اٹک تو بت رہی اور رہ جائے کھیر شریف کے میڈیس تو عوشنہ عقیدہ لوگ ”خواجہ بادانی“ اور جسے نکل کے رکارڈ قائم کرنے ہیں! یہ بھائیوں جس مژوں کی طبقہ دہمیہ کا ناجائز ہے تو جیب کاٹ کر دہمیہ کا ناجائز چائز ہو گا۔

کیا فرماتے ہیں مفتیان دارالعلوم پنج اس ستر کے درمیان فتویے اپنے کے!“



#### ۲۴ اپریل :-

لا تکرڈ فٹوں کے کشش مشریعۃ اللہ دادخال سے لپیٹی ایک تقریباً ہیں محتاجی اخلاقی کی برداودی کا جدید ہوتا اس نقشہ پر یہ ہے ادب سے عرض کر دیں جا کر اخلاقی پستیوں سے جسے نظر اور حم سعادت حسن ہو گی جو عچڑھ کہیں کیا کہتے تھے۔  
پاکستان کے اخلاقیات پاکستانی عوام کی اخلاقی پستیوں کا یہ ہے خدا ایسا آئینہ ہیں کہ درسرے کسی آئینے کی ضرورت نہیں رہتی

ذکر فرمایا، آپ کی حکومت زمینداروں کی زمینیں لینے اور عوام پر نیکس نگاہے اور علما کی سیاست کی تحریکی کرنے اور جمالہ منصوبے بنانے میں واحد مسیقی بی پیش کرتی ہے کہ اختیار و طاقت ہی سب کے ہے اور جس کا جب موقع پڑے جو چلبے کر سمجھا گے۔ آپ کے سرکاری ملازمین جس وقت یہ دیکھتے ہیں کہ رہنمائی سے جسیں بھرتے ہوئے یا کام کے وقت بے کار سمجھے جائے کوئی ایسا افسرانہ نہیں دیکھدیا جو گرفت کے لئے لکھی سے الگ کر دے گا تو اس وقت کیوں نہ وہ رہنمائی اور کس سے کام کر کے قیمت نازک کو تکمیل دیں، وہ جس خدا کو مانتے ہیں وہ مندرجہ مساجدوں، استھانوں اور تیرتھوں کا ہوں میں رہتا ہے، دفتر اعلیٰ ادارے اور سینما و ٹکلیب میں نہیں آتا۔ اُسے چڑھا دیس کے چند پھول میانزندگی کے چند بھیگن اور دس بیانیں منٹ کی پار تھائیں اور چند بھجے کافی ہیں، ایسے اس کے بعد بھرپوری جو چھا ہیں کرتے پھر، بھتی چلے ہے رہنمائیں، مسیحی چاہئے خیانت کریں۔

بھی فور سرما را جائے کہ آپ کے طبقہ اعلیٰ نے زین سہیں کا جواہری محب اور دعاؤں سے کاروبار ہنگامہ رخختیا فریض کیا ہے اس کی حریص آخر اپنے کے نیازمندوں کو کیوں نہ آتے، انہی سے پہلے آپ وزرداروں کی بڑی تھوڑا ہوں پر بڑی لے دے کیں کرتے تھے، لیکن آپ اپنے پہلا وہاب کا معاونتہ کے دیکھیں تو فرمی کی یافت اُب پہلے سے فالیا کہ ریادہ ہی ملکی۔

یہ تجھیے کہ لا کو وزرداروں کی آمدی پر لالخ آہا ہے، ملا کا شمع تاسیں میں کچھ نہیں تھکا کر دزیر محض دال روشنی پر گزارہ کرتے، لیکن عرض یہ کرنا ہے کہ سبھی ہو کچھ آپ عوام کو دے رہے ہیں وہ اس کے سوا کچھ نہیں کر جو جتنا صیغہ حاصل کر سکتا ہو کرے، جس کا جہاں موقع پڑے باقاعدہ رہے، ملک اور اپنے ملک کی ترقی کو آپ انسانیت اور اخلاقی سکریونیت سے نہیں بلکہ یوں کی جیسوں بست دل کی تعادروں پر وکیلوں اور اجنسیوں سے نہ پتے ہیں، آپ کے یہاں جیسوں کی تعادروں پر اس طرح جائے تو کوئی بھی نہیں اور پر وکیلوں میں اپنا فراہو ہوئے تو لاہور اپنے ترقی کے اور بھبھی کی ترقی کو اور ہی کی ترقی

مانتے ہیں، پس آدمی کو گرانے دیجئے جتنا وہ اگر سکے، حالانکہ لوگوں کو شوت لینے دیجئے جتنی وہ سکیں اور محترمتوں کو کمی کے نہیں دھوکہ کرنے دیجئے جتنی وہ وصول کر سکیں، جو کی کام اور ملازموں کے باعث پیدا ہوا سے نہیں کیوں اور وصول میں اضافوں کے ذریعہ پوری کیتے جائے۔

ڈھنی ناکرخون دعالم مسری گورن ہر

**۱۸ اپریل:-**  
مولانا پیغمبر اللہ بخاری کو برا خفظہ تھا کہ اس تحقیقی میں ملک کو گالیاں دیجئے دیوبندی گزت خاک میں ملا دیں، وہ جو سے دھے سے فرمادی ہے تھے کہ مدیر بھٹی نے سلف کے جو فرمودات حقیقی ہیں وہ کسی اور موقع کے لیے نہیں، مدد و دی کی گواہی سے ان کا کوئی تسلق نہیں اور معین برکتوں میں مدد و دی کی تردید صاف لکھی ہے۔

میں نے یہ کلکتہ سوال کیا:-

”مولانا، ایک ستمبر میں آپ بھرپوری رہنمائی فرمائیں اُبھی الجھن ہے؟“

فرمایا ”باق ہو۔“

عرض کیا۔ ”بخاری جلد دو میں کھلے ہے کہ رسول اللہ کی بھرت میں تین بھرپوری میں درج ہے اور مسلمین کھلے ہے کہ سن پانچ بھرپوری میں سمجھیں جیسیں اُنکا کیا درست ہے؟“

فرمایا۔ ”اس میں کیا شک ہے پانچ میں سے تین کھال

دو۔ سن دو میں بھرت کا درجہ اور جو جائے گا؟“

ہات دل کی تھی کیوں کمری۔ تیریاک، الجھن اور باقی تھی

بچھسا۔

”ے اور بتا دیجئے کہ بقول تاریخ طبری جنت اور راجع کے سال میں الوداع جمہوریتکل کا پہاڑ اتحاد، اور بقول ابن کثیرہ بہ کا آخر کس کا قول درست ہے؟“

نصر بخاری طبری اور ابن کثیر میں بچھپلے میں ادا ہو اکی بات زیادہ صحیح ہو گی۔ نہیں۔ دلوں ہی کا قول ہم اوسکا ہے اس طرح کہ دلوں حضرات و مدد و رواز مکوں میں رہنے والوں کے

منزہ ہے اسے ہیں اور جمادات کے پاس اپنا کوئی خصوصی قسم جیسا نہیں۔ اب یہ جمادات کے ایک ترے ذمہ دار نے جموردیت کا تصور پیش کیا ہے، کیا یہ خالص مفہوم اور لمحہ اور ذاتی نہیں؟ ہیں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ مغرب کے کسی ترے سے ہے ملک اور ملکم سے عالم سے استاد اسے اس اوكا حصہ کہی پیش نہیں کیا۔ اس تصور کی خوبی ہے تھے کہ آنکھ سے اپ سینا کی کھڑکی پیشہ جس تو نے دالی جموردی پیشہ اور آئیں پیشہ اور آئیں پیشہ جسے داقر ہے کہ ختم دزیر صاحب نے کسر فضی کی اور بلا کلف وہ "دنیا" کی بجائے یوں کہہ سکتے تھے کہ:-

"حالیم پیچائتوں کے اختیارات کو زینتوں اماں

اور گلی جمالوں میں جموردیست گالیک ہیں امثال

اور کامبا تحریر کہا جاسکتا ہے:

یعنی یہ وہ لوگ جو یوں کہتے ہیں کہ ان اختیارات میں پارٹی ہاڑی اور دنگا فساد دیکھتے ہیں ایسا دھرگھر میں بھوت پر گئی، یہ جو ہی اول تو دیکھنے میں نہیں آئیں اور آئیں بھی تو ان سے جموردیت کی شوہد اکتشافی نہیں ڈھتی ہے۔ آخر ہوئی کے تاریخ فسادات بھوپال بھر رہوئی انجام پذیر ہوئے، ان سے جموردیت کی شان بان کو کچھ لفڑان جیسی پہچان کا کوئی کی پارٹی بانی اور بھوت سے کیلئے لفڑان پہنچتا۔ برلن ایک جگہ ہوں اُنکے تھے ہیں، زندہ رہیں ہمارے قدر مذیر شری علی ظہیر صاحب کا انہوں نے جموردیت ناپی کہا ایک بالکل نیا یاد جنتا کو بخشیدا یا ہے۔ اب جملہ ہم انسان کی ترقی کو مل کی چیزوں اور بندوں کے طوں و عرض سے ناپتے ہیں اسی طرح جموردیت کو ایکشن کی گورنی سے ناپا کریں گے۔

(\*) (\*) (\*)

۲۰ اپریل ہے۔ گرامکم اصل ریع:-

"بھوپال میں نسقت دہانہ فساد پیچاں اشخاص زخمی، مزدھیوں میں حالت نازک، فدا سوقت ہوا جب فرقہ پرستوں کے ہمبوں نے مسلمانوں کی دکانیں لوٹ لیں، ملبوس میں اشتعال، انگریز نصرتے لگائے گئے اور مسلمانوں پر حملہ کیے گئے"۔

آخر سریاد و ماتم کیوں؟ تم سینا ان تقدیریوں کے قابل

اور چنان مسحیوں کی گردش سے ایک جگہ جو ملک کا پڑا ہے جو کہ اوریکہ جسگردید کا"۔

نیزی دلوں الجیس رفع ہو گیں تو ایک اوریکہ پر مجھی۔

"جو میہدی اور طاہر میں قسطہ مظلوم کے لاطائف برداشت ہوئے ہیں کیا سائنس کے تاریخ دوسری بھی ان کا کوئی عملی فائدہ نہ ہے"۔

فرینا یا" فائدہ ۱۱ ارتے اصل ملک نصفہ کمی ہے۔ سائنس ملکہ اعلیٰ ہے اور پرلسے نصفہ مظلوم کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو پرلسے ہی نصفہ مظلوم سے نکارہ نہ چاہیے سائنس قوادی کو دھری بنا دیتی ہے"۔

"اور پرلسے علمیہ تیمت کے بائیے ہیں کیا ہے؟" بوسے۔ "پرلسے چاول تو بھائی ہے اسے ہی ہیں۔ اُنکی براہری سنتے چاول کیاں کر سکتے ہیں، شراب براہری ہو تو دلکش ہو جائے، سرکر براہری ہو تو بھاگ، مٹا دے۔ پرلسے نصفہ کی براہری سنتے علمی خاک بھی نہیں کر سکتے"۔

اس کے بعد مولانا پاپلے گئے اوریں سوت ریگن کی بھی وہ بزرگ ہیں جو حضرت صوفی عارف بادشاہ نجدہ، اسالکیں، جمال العارفین، قطب، ولاقطاب علامہ سہیہ امام الحنفی اور حنفی سید دردی قم نقش بندی اعلیٰ اللہ تعالیٰ و تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی ہملاستہ ہیں مایا للعزب۔

((\*) (\*) \*)

۱۹ اپریل ہے۔

مشتعل اناوی کی ترقی تی کا نفلس میں شری علی ظہیر وزیر کوکل سیف گورنمنٹ ہائیکووی کی پیچائتوں کے عالیہ اختیارات پر اظہار عجیال فرماتے ہوئے کہا:-

"عالیہ پیچائی کوئی سکے اختیارات ایک عظیم کام تھا اور اسے دنیا میں جموردیت کا ایک شاندار تحریر کہا جا سکتا ہے، اس کی مقولیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ، اس لیکے میں جموردیت کا پہلے سے ہر جویں پکڑ لی ہیں اور دن بدن ترقی کرے گا۔"

اب رہائی سے شری علیاً بن العمر رضی اللہ عنہ! اب تو کہا کرتے سمجھ کر دور حاضر میں جموردیت کے تمام چالوں کی تقدیرات دلخراست

جو سماں مرحومین دہ تو پرستی کے کوئی قسمت نہیں، لیکن فہمیت  
بہنے والیت ایران میں شہید ہوئے وہ زبردست ملک تھاں کلاں کو شہادت  
"مودودیا" تشریف کا فردا دیا جاتا اور حضرت مسیح مسیحی۔  
(ملائندہ صحیت ہاتھی)

ہونا ۹۷میں تو حقیقتیہ رکھتے ہو کر اللہ کے حکم بیفرزادہ ہمیشہ تباہ  
پھری دادیں لگوں، ہونے دوجو کچھ ہوتا ہے رام جسی کریما  
سرپاہ آری اول تو ہم تو کچھ نہیں پھر اسیے فداوت میں

## وَجْهُ الْأَجْوَابِ سُورَةٌ مُّكَثَّرٌ

جَوْهَر

آل اللہ دے فَقِیْلِ سُورَةٌ مُّكَثَّرٌ  
سالِ دے مُخْلُوقِ خَدَّا کو فَاعِلَّ  
پُہنچا رہا ہے۔

مُسْلِمَانُ — ہندو  
سِکھُ — عیسیٰ

سُب کے دلیے یکساں!  
میرفت ایک پیکر کی ترمیع کا خرچ!

مزید تفصیلات  
ناٹھل کے کسی صورت  
ملاحظہ فرمائیے

ڈاک خرچ  
بزرگ دار

شیشی کی خلافت  
والے کو ڈاک خرچ  
معاف

چھ ماشک ششی  
تین روپے

ایک تولمکی ششی  
پاشخ روپے



جَوْهَر

بینا را کوچھ ضعیفہ ہے  
آنکھیں نہیں بلکہ صحت ملک  
آنکھیں بھی اس دسے نامہ  
دھنعاں ہیں، کیونکہ یہ حمدہ اور  
مُورنچے کے احراض کی پیکی ملک  
کر کتے ہوئے بگاہ کوڑھا مالک  
اور فریکٹ قائم رکھتا ہے

طلب کرنے پر خالص جستی کیمیا ای سلامی بھی بھیجی جاتی ہے، جس کی قیمت دو لئے ہو

میلنے کا پتھر دار القیض رحمان ریشنل سہارا پوڈنگ پ.

تمکھم ارمن ۹۷ء سے حریثی نہیں، اہم تھی ہدایہ اب اس کوچھ کوچھ ہو گا اندر

# و مُسْقَلْ عِنْوَانٌ كَهْرَبَ كَهْرَبَ طَ

## و مُصْبَحَ بِجَهَنَّمَ

پیر مخلوقین اور یا مخلوق کا کوئی نشان نہیں ملتا، مہاتما کے نفس و شفت سے ہرگز اگر کوئی ایسی زیارت و مشقت مراوی گئی ہے جسکا پیوند نہیں دیکھا اور ایمان کی ریاست و شفت سے گئی ہے تو اہم کہیں گے کہ اسلامی صلوک اور ملایت سے اس کاریطہ قابل نظر ہے۔

صلوک علیہ پر پسلسلہ توحید یہ ثابت کی گیا ہے کہ جس طرح بچہ باپ کو بلا شرکت فیرے با پستہ ہے اور اور اسی تصور و حدت کے تحت باپ اس کی پروردش کا لیکھا اٹھاتا ہے۔ اگر کچھ پدربیت کا اللہ کرے تو باپ کی ربویت مرتبہ ہو جاتی ہے۔ شیخ اسی فتوح الشیعی ان لوگوں سے اپنا سائی ربویت اٹھاتا ہے جو اس کی دعوت سے ٹکرایا اس کے وجود میں مذکور ہوں۔ حیرت ہے قاضی صدقہ نے یہ بات کیکہ بھی جبکہ عقل و نقش کی خاکہ ہائی بیان اس کے خلاف ہیں۔ اللہ کی ربویت دشمن پر وہ شکست کرنے کا کوئی تعلق رہا ہے۔ ابھر کر ربویت سے ہیں ہیں ہے۔ رب العالمین ہو اور کسی بھی کافر کو وہ اپنی ربویت سے خرچ نہیں کرتا۔

بھوی طور پر اس کتاب کو تم ایک ایسا کا ذیر کر کر کے ہیں جس کا علمی فائدہ کہیں۔ ابھر یہ ہماری کلمہ الی ادیجهات ہرگی کہ اس کے مطالب اور فائدہ کو دیکھو گے۔ ہم تھام ادب مصنف کی خدمت جس فضل کریں گے کہ لے لیں جو کسی اور فاظیت افسوسی اور فاطیت و جدایی و فیض کا نہیں بلکہ اسلام کی بنیادی حقیقوں کو زندگی اور کائنات کی مکوس دشاہد سخ پر لاسے گا ہے۔

مثال الحمراں ہے۔ از جام فلک الشکام تدوائی بھوی۔

از جام تدوائی مسافت مبتدا۔ مسافت مبتدا۔

سلسلہ کا پتہ ہے۔ جملہ گزارہ۔ تھی اس روز جمداد آبادگان۔ قیمت درج نہیں۔

اسی مختصر کتاب میں حضرت مصنف نے اللہ کی اوہ بہت اور بہت کی جمیعت مانع کی کاشش فتویٰ ہے۔

کوئی نہ کہ اس کا سلسلہ کی کوشش مبتدا کا دعویٰ یکن مدد محمدؐ کے لعلی اور اس لعل کے مخفقینیات بیان کرنے میں قاضی صدقہ کا تکمیل افلاق و تشوییں الجھ کر رکیا ہے، اور انہیں بیان کیوں ایسا ہے کہ قلی عبید و معبود کا کوئی بھی سہلوں کی وجہی ربویت کی خالی ہے، ابھر کر سامنے ہیں لا کا، بلکہ ہمیں اتنے شکر کی ہی ای قیہات اور نکتہ افریضیوں میں الحمد کر دھماتے مفروضہ لا تقطیلوا من رحمۃ اللہ اکہم کا ترمیسہ "آس مت تو زماں کی بہبہ بالی سے"۔ کیا گیا ہے یہ املاہ انا نقش ہے۔ یوں ہونا چاہتے ہیں "مالوس مت ہو اللہ کی رحمت سے"۔

"فرہانماک" اللہ تعالیٰ ہر دعا قبول فرماتے ہیں۔ جو بچے میتے ہیں، فدا کاری ہے؟ درست نہیں ہے۔ تادیلات سے انسان بچ کر کھانے سے بہتر ہے کہ انسان صفائی کیسا جو اللہ کے اختیار پر دعویٰ کوں کوں کیم کرے۔

صلوک عللا ہمیں احوال دیکھنے میں مخلوقین مفتول دریں مفتول سے ہوتا ہے پھی ملوک دلایت ہیتے ہیں۔

فدا ماء مصنف، مسٹے اس سے کیا ارادہ ہے اسوہ رسول یہیں صرف کثرت عبادات کا پہنچ کے۔

مغلات مدنگ - قیمت جلد میر.

مسئلہ کا پتہ:- مکتبہ تعلیمات مدنگ ایں آپریاک  
لکھنؤ.

اس کتاب میں خلافت اور غصہ کے اشجدنا ب  
مسابین مذکور اختری کی زندگی کے وہ گوشے ساختے ہوئے گے  
جیسے ان حضرات کے بلند درجہ کروادے بے عشاں  
عمل و تقویت کی یاد نمازہ ہوتی ہے۔ کوئی شک نہیں کہ اسی  
ہر سے لکھیے مسلمانوں کی نظر وہیں سے ہے باہم گذرا کچھ ہیں  
حق و سہمے کو جس طرح قرآن و احادیث بارہ پڑھ لیں گے کے  
بعد ہی تازہ دشاداب ہیں۔ اسی طرح ہمارے مقدس  
اصلاف کے تذکرے اور احوال ہیں تازہ ہیں گے  
سب سے ٹھی خوبی ان احوال و دعویات کی یہ ہے کہ ان کی  
صدق واقعیت پر چاہے پاس اُن شہادتیں اور  
مضبوط ادیلیں ہیں، کوئی متعصب اور تنگ نظر اگر کوئی یعنی جملات  
یہ ہے تو اسے دنیا کی ہر زاری خیال کر کے پہلے حصہ  
پڑے گا، کبھی نکریے سے ہے جو امور خیالی کی گدرے اور  
واقعہ کی صفات پر جو لاکل لاتا ہے وہ اس سے کہیں  
کمزور فیضی ہیں جو تم اپنے اصول سے احوال واقعیت  
لاستے ہیں۔

اُج کے ہکڑاں گرا یاک بار بھی خلوص کے ساتھ  
معیاری حکمرانوں کا اسوہ اور هر قیچیاں ہائی اور معیار عمل دیکھیں  
تو ان کے لئے یہ اسے بیویجرباہ نہیں کہ آج چھپریت اور  
امن والھا فسکے نام پر جو کچھ ہو، ماہے وہ حقیقت اہم فروز  
اہم تھا اس کے اور فیر معیاری ہے۔

ہم تمام ناظرین کو "شای مکمل" "حصی پاکیزہ و مخدی  
کن میں بار بار نہ لاد کر تے رہے کا شورہ دیں گے جو  
چناندار سورج پر اسے ہو کر مجید راستے خیں اور انگی قدر دست  
آج بھی اس اتنی ہی ہے حقیقی پہلے خیں۔ اسی طرح قرآن و مفت  
کے ٹھیس پاڑ غیر اور اصحاب داویں رکے خویم جھاٹکا کی  
روشنی کھی پڑائی تھوڑی اور ہم ہریشہ اس کے تاریخ و  
فتریحت مددیں۔ ۲۔

## اسلام اور غسل

از جناب محمد علیہ السلام

صفحات علیہ

۱۵۰

قیمت قسم اول مجنڈ میر، قسم دوم نیز مجنڈ میر۔

مسئلہ کا پتہ:- سلام اکا لائی پھاری امشرا فیف (پشتو)  
چالاک اور مفتری فنکاروں نے اسلام اور مسلمانوں کے  
ہمارے سی جو تاریخیں بیش کی ہیں وہ تماج تکار فہریں ہیں  
بر بریت، ظلم، جہالت اور تنگ نظری کا کو نسا اغ تھا اسلام  
کے دامن پر ہیں مکایا گیا، لیکن شکر ہے کہ اسلام کے سچے  
خادموں نے ہر در وریں اس فتنہ کا مقابلہ کیا اور مفبوط دیلوں  
سے کدب و انشرا کی تردید کی۔

پیش نظر رب جمی ایسی ہی ایک کتاب ہے جس میں  
نہ صرف تاریخیں شواہد سے بلکہ غسلیم اصحاب نظر قفر کی گاہوں کی  
یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام کے دامن پر تھا کہ اسے خام  
داخ خود لکھ لے والوں کے ذہن دل قلب کی حیثیت کے سوا کچھ نہیں  
اور اگر چہر اکثر مسلمان حکمرانوں نے سلام کی نہیں اور جمی تر  
تم ائمہ گی نہیں کی پھر بھی ان کا کردہ اور اس وہ ہم لوگوں کی طور پر اپنی  
نظیر اپ ہے۔

کتاب کے خاتم میں ہولا نا ابو حمید امام العین کا مختصر نیک  
محلی مقدمہ ہے جو کتاب کی روح اور مفروع کا ہبہ توب تعلیم  
کر رہا ہے۔ اشد تعالیٰ اس کتاب کو مقبولیت عالیہ عطا کر رہے  
ہے اس کا تیسرا بیان ہے۔

مقدار میں ایک بیان تسدیقی کے کالی ہے۔ اسلام کے  
ہمارے میں کہا گیا ہے۔

"اور محترم افریقیہ کو وہ نہ تابور پہ میں داخل  
ہوا"

"روندہ نے" میں ذمہ کا پھولو پا یا جاتا ہے، اس کی جگہ

"ٹکرنا" یا "چور کرنا" مناسب ہوگا۔

یہ کتاب اس لائق ہے کہ ہر پڑھا کھا آدمی نہ صرف  
اس کا مطالعہ کرے بلکہ احتیاط سے اپنے پاس رکھے اور  
خروجت کے وقت کام لے۔

**فردوں** از جاہ سر القادری  
صفات ۱۷۴ قیمت فائدہ نہیں  
تین روپیے۔

ناشر : مکتبہ چہارہ زادہ نوین بلاگ دکرانی  
جناب آنحضرت القادری کا یقیناً غلام پوری کل پوری آنحضرت  
کا آنحضرت دار ہے کہ ابھی ایسا شعر کا شکم کی دلخیل اور علمی  
قسم کے تجدیدت سے راس بچا کر بھی شحری رفتہ حسن و  
جمال دلکشی اور عطا کو پوری طرح دلت اور کو مند ہے  
آنحضرت کے مذکوری نقادات اور مدنیت اور فکری جس فرح  
ایک شایاں انقلاب قبول کیا ہے اسی طرح ان کے  
فلک سخن اور انداز شعر گوئی سے بھی داعی تغیر کو پہنچا ہے  
اسلام پسند شاعر دی تعداد ہندو پاک میں کم نہیں ہے  
لیکن صلاح اسلامی اقدام و انکار کو جامہ شعر پہنانے میں  
اکثر شعر و ادب کی پڑی کا سلوٹوں اور شکوؤں سے نہیں  
پہنچا سکے۔ کم پر جھوٹوں سے صلاح اقدام کا پروار برا بخانگ کرتے  
ہوئے بھی شعر کے روانگ، اور حالت اپنے کو بھروسہ  
نہیں ہو گئے دیا۔ اور ان میں آنحضرت مقام یقیناً صرف ذلیل  
ہے۔

پول لطف تو فردوس کے مطاع العبری سے آمکا بیو  
بلطون غونہ چند اشعار سے کیف اندر ہو چکے۔ سے  
اس دل پر خدا کی رحمت بھروس دلکی یہ عالت ہوئی ہے  
اک بار خطاب بوجوئی سے سو بار براست ہوئی ہے

حسین ابن علی پر بخورد کا تھا گلیجہ پر  
دل اسلام میں وہ تیراںک پائے جاتی ہیں  
ذات بھی پر تمہرے کوں دلکاں کا ہر چون  
اپ اسولی جزو دل اپ امام انس و جان  
یہ بیڑا پر رحمت وہ رکن بیسانی  
رمادا مات، ہلی خسبہ اللہ  
رامن سو زینیں سے جھیس دھکایا انسا  
دھی شیخیت مرے اشعار نکل اپنے شیخیں  
نندگی یوں فریجی اپنے قراری کا نام ناٹھاں سکوہاں میکھیل گھوں کیا مام

**اسلامی روایات** از جاہ محمد حفظہ نہ.  
صفات ۱۷۴ قیمت جلد عہد  
مسٹنہ کا پتہ : سلمہ اکاٹی بھلواری شریف دپشن  
اس کتاب میں اصلاح کے بھروسے دعافت و احوال  
بیان کئے گئے ہیں ایک نظر مسلمانوں کے سوا کسی اور قوم کی  
نادری کو نہیں لای۔  
جن یہ ہے اگرچہ کے صفات میں بھائیش جو قی قدم  
اس کتاب کے اقتداء سات منتقل، فہامین کی صورت میں  
ہرے ناقصین کرتے۔ مناسب ہو کا کہ: طبع اس کتاب کو  
مشکل کرنے چاہی۔ اپنے مقدس اصلاح سے بوجانی مژہ بڑے  
سکھیں اس طرز کی کتابیں قوی معادن شاہت ہوئی ہیں۔  
ناصر الدین صدف دلوں نافی تبریک دھیں ہیں۔

**از جناب دید الدین** کیا ہندستان ترقی کر رہا ہے  
خانصاحب

**صفات ۱۷۵** تیمت ام۔  
مسٹنہ کا پتہ : اسلامک پیشگ ہاؤس۔ باقی منزل  
بدقر، اعلیٰ گاؤں جو پری۔

جناب دید الدین خانصاحب کا نام تعمیم یا زر طقوسیں  
جانا پہنچا تھا، آپ مختلف موضوعات پر اصلاحی اور تعمیری  
مفہومیں لکھ کر ایک مسلسل چاری کیے ہوئے ہیں۔ وہ کوئی  
شک نہیں کہ اسپنے موضوع کی تفصیل اور محدود اس کے اثاثات  
تین آپ کا طرز تحریر بہت دلی اور مقول ہوتا ہے۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں مختلف  
سلیہ ظاہر کیا ہے کہ ہندستان کی ترقی کی بوجوڑ معنی مودہ  
پیش احمد بہت وہ محض ڈھنڈ مودہ ای ہے۔ اور اسی کی وجہ  
ہندستان تسلیل ایسپنی کی طرزیاں جامیں است شہ گی اور  
شقافت کے ساتھ آپ نے بلند دھوئے کے دلکشیں  
کیے ہیں، سیخیا کے اسکریپت پر غوریں کی شکل میں اور دیگر  
علمی مفہما ہر ہیں ہندستان کی ترقی کے خود خال دیکھنے والے  
لہا بھیگی اور حقیقت پسندی کے نئیں ہیں بھی ملاحظہ فرمائیں  
کہ اور مدد وطن کے اصلی خدمہ حوال کیا ہیں۔

ظہرِ شب ہی نہیں مجھ ہی کی تھوڑی بھی ہے  
نندگی خواب بھی ہے خواب کی تعبیر بھی ہے  
جام دکھو اور قوم ہر عزم!

بھول کی سچ اور سکر خواہ  
جشن آزادی کا نسم  
نکرد نظر ہوں اپنی غلام

بھول کی سچ میں گھری نہیں ہے۔ بھول کی سچ  
عمر کے مطابق ہوتا ہے، ملک سانقور مدد و رحم  
حقیقی خوبی کے سامنے کچھ بھی نہیں

ہم نے مانگیں آنا درمیوں کے حسد و  
گلبہ و دل پر تو غیر وادی کی حسکو مت ہے الی  
علم اخلاق کے وہر کو صلاح تباہی علم کی بھی نہیں تو حقیقت سعادت کو حدا  
ب دلت پہنچ کر شعری ادب کی زبان سے

مخفیہ لازمی تسلیت ہوئے چلے

جن کے سچ دشام عزیز مسلم ہیں

شیر سے دعا شفی اسلام ہیں

اس طرح کے دلکش اور صلاح اشعار سے شرود کس کا  
تقریباً ہر صفحہ مالا مال ہے، کثرت قلیں مثلاً خلافت الہی  
تران کی فرباد، مزدیسے، عفری تہذیب، مشوی  
ایپنے خاصوں سے، گذاہش و فیض بہت خوب ہیں  
فرض تقید کی جی آدمی ہیں اگر عرض کروں کو چاندیں  
کہیں داغ بھی ہیں تو بجاہ ہو گا۔

صفحہ ۲۳۷ اشوس سے رشتہ کو جوڑا۔

”رسٹہ کو جوڑا“ میں ”کو“ حلق ضروری شعری ہے۔

ماہر حسیات اور العین اوج رکنا تو نطق اسافی سے ہے: ”بھوکنے کا

صفحہ ۲۳۸ پھر کو علا کی رہائی اور جانشونکے بگھوڑے سفر طے

”فرماتے“ قالبِ صحیح محل پر استعمال نہیں بھا۔

صفحہ ۲۳۹ ہونوں پتھر میں بھی آیا ہونکوں میں بھی اسوبھائے۔

اس مصروف میں نطق توکری ہیں، لیکن زبان کا لقاہنا

فنا کر“ بھی بتسم کے بورا یا ہے تو دوسرا بھی ”آنسو“

کے بعد آتا۔

صفحہ ۲۳۵ پیران حرم میں اور جمیں بچھوڑنے کے دن بھی ہے  
وہ نہ ہو: پیشہ نا دال ہیں میں تھک نہ انت بھکاریوں  
سیرے ناچ خیال ہیں اس شعریں ایک طرح کا  
ستاپن اور ”غزوہ بھر“ کا انداز ہے۔

صفحہ ۲۳۶ ”باقیہ عرب“ سوئے عرب ہوار داں  
عشق سے مر جا کہا شوق نے لس ہو جکیاں  
دوسرے صدر کا ”جو“ الگ پہنچی خوبی اختیار سے غلط  
نہیں ہے۔ لیکن قلبے شعر پر شکن من کرنا ہوں ہو رہے  
صفحہ ۲۳۷ حاریا ہوں جانپ کشیر والے درجے  
یقون و دم راستا سے، ہیران تیر کام  
میں کبھی یقین نہ کرنا کی شعر آہر کا ہو سکتے ہے، اگر ذاتی  
طمہری دھانتاکہ ماہر کافی نہیں وہیم ہونے کے باوجود اس  
تصویریت سے غلوٹ ہے جو گھرے اخلاع اور دار خسر  
جدید شوق کا لامہ ہو گرفتی ہے۔

صفحہ ۲۳۸ فقیر بکر کشہت اہ، خانقاہ کے قصر  
مرد ہمیشہ کے اور دے خوش بری  
ایسی ہے تھی قسم یقین انقدر بھے پاک ہریں ہے  
”مرد ہمیشہ کے“ کے ساتھ بچھے سٹھن اور قیدی رہے شکر  
ماہر کے ذہن میں ہوں گی۔ لیکن شعر ان کے جو اشامے  
تک سے خالی ہے اور اس صرح وہ ماہر نے کہتی ہیں کافی  
عنالیٰ لفڑیوں بن گیا ہے۔

صفحہ ۲۳۹ ”زکہشان نہ قسم، لا اک الاله  
ن کچھ ادھر زادھر لاؤ اک الاله  
یہ فسر دوس“ کی سب سے پہنچی نظم ”ذات الالہ“

کا شعر ہے۔ میں ہمیں بھی سکا کہ ماہر ہے تو شعر کیوں اور کیجیے  
کہیدا، اچھا نک میں بھک ہوں ”ہمہ ادست“ کے شہروں نظریہ کو  
قبوں کیے بیراس شعر کی منصان تو جوہر میکن نہیں ہے اور  
”ہمہ ادست“ کا نظریہ اگرچہ اپنی تائیدیں کیے ہیں ارش دھن  
بندگوں کی پشت پناہی رکھتا ہو یعنی ہر حقیقت پسندادر اُن  
سو شش انسان کو اتنا چاہیے کہ یہ عوام کے سامنے رکھتا کا  
ٹھکرے ہیں ہے۔

صفات علیہ قیمت اعلیٰ۔

دکتے تجھ سے من بکھری ہے

جیسا کہ نام سے خلا ہر سے، پھیڈا اول فضل البشر

بعد از سون کی حضرت سیرہ قسم سے جس میں خالق مصنف نے تمام  
مشتعل تعلیمات احوالی انس کے ساتھ صحیح کر دی ہے، جگہ جگہ مل  
ماخذ کے حلقے بخی و سخی ہیں، اس طرز کی مقدوس کتب پر  
اوقاف و تحریر و تدوین ہی ہے کہ انہیں ہر مسلمان پڑھے، یاد رکھے  
اور مشغیل نہ نہیں بنائے۔

تھی یہ سے کہ معلم اسلام کا تذکرہ یاد رکھ دیا رہنے پر  
بھی "دستے پاریز" نہیں ہوتے بلکہ ہر وقت اور ہر دوسریں  
ضرورت ہے کہ اسے یاد رکھ دیا جائے۔

چھوکتا بیس [لائچی کا سائب]، حضرت موسیٰ اور فرمون  
کا قصہ، آں کا چمن، حضرت معاجم

کی کہانی، یاد رکھ کا خواب، حضرت مسیح کی کہانی،

بیٹی کی ستر باتی حضرت، سما جمل کی کہانی خاک کا پتلا  
حضرت آدم کی کہانی، میرا نام کیا ہے معمون ہیں  
پہلیں اس معنے تصور۔

(ان کتابوں کو شائع کرنے والے ہیں)۔

● سریت بیلیش درز، امر دہرا۔

کوئی شک نہیں کہ کتابیں بچوں کے لئے مفید ہیں  
تاثیل رنگین و دلکش، کھاتی چھاتی معاشری روشن، کاغذ  
سفر۔

بچیوں کے ساتھ تھا اور وہ بھیں تو یہ سیرت کھا  
"خاک کا پتلا" میں جنت کے خیر نعمود کو "جس دکا پتڑ"  
کہت تالیں اصلاح ہے، بھروس کی تشریع "خدائی نافرائی"  
سے بھی مغل اطہار گزی ہے۔

بچوں کے لئے ایسے مفید سلسلہ کتب ہم ناشرین کو  
مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

قاریانی غلط بیانی | ● اوزن سا پر دفتر ایسا سری۔

صفات علیہ | ● صفات علیہ۔

پروفسر موصوف قادیانیوں کے رویں پھریدہ اور ہیں

جن چند نقاصل کی نشان دہی پرستی کی ہے وہ فی الواقع  
قرفت کے قالی نہیں ہیں، اور اس طرح کے نقاصل دینا کے  
بسیار جو مدد ہے شعر و ادب میں، آسانی تکالیف جانکریوں  
لیکن کچھ ہے کہ وہ جس مقام بلند پر ہیں دروازے بھی ہو جم  
کی لفڑی شر بھی اسی میں ہے زندگیں کو بہت محظی کی ہے۔

"فردوں" [مجموعی طور پر ایک ایسا پکیزہ جگہ نہیں  
ہے جس دشمن میں سے ہٹلے ہوئے ذرع بلوغ پہلو ہیں، تو  
تازہ، شردا ب اور لمبکتہ ہوئے، لیکن ایسا کافی چھوٹا اسیں  
ہیں ہے جسے جنسیت، رہنماس، بیجان، ایگری اور نقش  
کے مقبول عالم بیان سے رچایا گیا ہو۔ حارث اب پریاک و  
حاف الشعرا سے دلپی رکھنے والے ہر شخص کو "فردوں"  
کے مطالعہ سے لطف انداز ہونا چاہیے۔

● ازمولا ناشاہ محمد عبدالحیم صدیقی  
صفات علیہ۔

● شائع کردہ، "المکتبہ" اندر وہ کھانا کی رکبت انجام  
رو دد کرایجی،

● قیمت پھر۔ کاغذ سفید، تاثیل سر لکھاں۔

کتاب کاتاں تو اس قابلِ معانہ اس پر تمہرو کی جب تا  
"بہار شباب" کے نام سے کسی رو خاندی فہرست یا جنسی  
پیغام کو مساوا درکی تصور اسکتا ہے، لیکن کتاب کوئی محتوى  
اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کوئی فہرست نہیں بلکہ جوان عورتوں سے سر و کھو  
جو ان کی قدر و تمیت سمجھاتے اور ری راہ سے بچے کی تائیں کر لے  
تے کے لیے یہ کتاب تصنیف کی گئی ہے، مصنف نے اپنے پر نسبت  
کا نہایت اخراج اگر طرزِ انتشار کیا ہے، اور قرآن و حدیث سے  
بھی کام لیا ہے۔ مشق، خبر و اخبار، مخلوقات، نشوونا اور  
فریبی میںے الگاظا کے معانی حاشری، اسی میں سے پڑھ پڑھو  
کہ مصنف کے پیش نظر کم علم اسے جاہل طبق ہے، اتنا بہت میں  
بہت سی مفید باتیں اور پسندیدہ ترکیبیں ملتی ہیں۔

حضرت الیکر صدیق رضا | ● ازمولا ناشاہ محمد ایضاً  
نام بھری۔

● شائع کردہ، "المکتبہ" غفاری درود، زامنگر (بہتران)

بیان کر ستے ہیں، یعنی یہ دامت نیشن سمجھیدہ و میں لوگ ہمیں قالی  
تسلیم سمجھنے لگیں تو دین دایاں کا اللہ تعالیٰ ہے۔ اسلام کا عیا و  
دعا ہے، آپ کے سامنے ہے، کوئی رہیت اگر بخاری و مسلم کے  
شریعت پر نہ ہو تو کم سے کم دیگر مستند تکمیل احادیث ہی کے  
معارف پر ہو، اس سے کہتا کوئی رہایت رہی اعتبار سے مستلزم ہیں  
بھی جب تکی، اب آپ اپنی مندرجہ ذیل تحریر پر فرمائیں۔  
خواجہ سیدنا میں الدین کے مغلیں آپ، اے، اے، پر فرماتے ہیں۔۔۔  
آپ مادرزاد ولی تھے، ماں کے کھمیں پڑے  
بادھتے رہتے۔ تعلق ہے کہ آپ نے شکم مادر  
سے آواز دی کہ اسے ماں، محکمہ شرم مصلوم  
ہوتی ہے۔ برہمنہ کیونکہ مکلوں، آپہا کو کرم  
کچھ کپڑا مغل جانتے۔

یہ سن کر آپ کی والدہ ماحمدہ مسکے ساتھ کپڑا  
پکل لئیں۔ کوئی دقت در فردہ ہو کہ آپ تکلیفوں  
والدہ بزرگوں کی دیکھتی ہیں کہ کوئی کپڑا انہوں نے بھلا  
خداویں کی ٹکوٹ موجود ہے۔ (لطفاً لطفاً لطفاً لطفاً ہے)  
اس پر آپ نے تابع تجھجا یہاں اور تاریخ خورشید جاہی کا  
حوالہ دیا ہے۔ کاش آپ غور کرنے کے اس طبع کی باتی جب تک  
مضبوط اور دلائل دشواہ بدست ثابت نہ ہوں مخفی مظلوم اور مشفک غیر  
لیں، اگر دعا یت ہی کے اعتبار سے غور فرمائیت کو دینی اہ  
سب سے عظیم انسان محمد مصطفیٰ توانی کے پریت سے سب سے  
تکلف رہتے ہیں ایسا، حالانکہ عفت و حیا اس پر قسم تھی ایسکی  
غلام فضلان ایمان غلام حواس سیدنا میں الدین محمد عربی ہی اس  
معتبر تجھی سے غرس ری صکوس فرمائے ہیں ایسا غلط  
دیگر وہ شرم و حیا کے باب میں قسمی عربی کی تقدیل تحقیر  
کر رہے ہیں (اد دخو ذی اللہ)

اہم نہیں جتنے کوئی سمجھیدہ آدمی ایسے عجیبات پر  
غیر براہمیں کے کوئی وجہ کر سکتے ہے۔

اسی گے حد تک پیر ایک اور بیوگ کی کرامت کا ذکر ہے۔  
سر و د منہج واسے بزرگوں کا ہمیں آپ سے ایسا ہی تذکرہ کیا  
ہے۔ جس سمجھتا ہوں اس طرح کی روایات کتاب میں لکھا ہے۔

اور دوسری "قاتاریانی مذہب" اور "قاتاریانی علمطابیانی"  
وغیرہ ہی نہیں بلکہ انگریزی سے لفظ اسلام "جسی کہتے ہیں بھی  
لہر رہے، امر کہ اور افریقہ وغیرہ میں پھیل چکی ہیں "قاتاریانی ہمودن  
ڈرین (جنوبی افریقی)، ہماری طرح ہے۔

قاتاریانی تحریفات دنیا بیانات کے تھوڑے سے نہیں  
تو پیش نظر کتاب میں بھی نہیں ہیں، لیکن اگر قاتاریانی مذہب کی  
پورست کمتدہ حقیقت تکمیل پولے تو یہ غیر صاحب، کی دیگر مسوٹ  
تصانیف ذیل کے پہنچے منہما کر دیکھی جائیں۔

**بیت اللہ۔ سیف آباد۔ حیدر آباد دکن**

● **از جانشی فی بنی الدین صدقی۔**  
● **مسکنہ کاپرہ۔ ادارہ ادبیات اور داد داری۔**

غیرہ اباد رفعت منزل۔ حیدر آباد دکن۔

● **قیمت ملک۔ صفات متوسط علاقہ۔**

ادارہ ادبیات، دودھیار آباد دلیں کادہ مشہور ادارہ ہے  
جس سے مدد ہاکتا ہیں شائع ہو کر لکھنے کو۔ لے کر نہیں  
پہنچ سکتے ہیں۔ اس کی پیش نظر کتاب کی تاریخی جنتیت کے باعث  
ہیں قوم سولیہ اس کے کچھ نہیں کہہ سکتے کہ حیدر آباد کے  
ایک مشہور قلم بالکنڈہ کی مفضل تاریخی مرتب کرنا بھی ہر حال  
غیرہ ہم ہیں ہے، اور اس فن سے روپی رسم کے دلوں کے لیے  
اسے "مکمل" کہا جا سکتا ہے، لیکن چند الفاظ ہم نہایت ادب  
کے ساتھ مختلف کی خدمت میں باشتمان دفتر کے باسے میں  
عرض کریں گے۔ ان الموارد میں اولین اڈ ملٹن کے احوال  
ہیں۔

یہ سچے ہمارا تاریخ کا تعلق ہے جسکے بعد نہ رہا  
قابلِ تسلیم پور سکتے ہے جو آپ نے اختیار فرمایا ہے اور جو درج  
کامر کو اس اختیار فرمایا ہے ہو، لیکن یہاں تک کشف و کلام  
و غیرہ کا تعلق ہے تو چونکہ یہ مجملہ مذہبیات ہیں، اس لیے ہم ہرگز  
اس شعبہ کو تلاع اور عطا نہیں سمجھ سکتے جو اصلاح سے بعض  
مالوں طبع اور خلاف، فطرت اور طبیب وغیرہ اوقافات احوال  
مشهوب کو کے رہ سر عالم بیان کرے اور دوسری کچھ مضمونیات  
بزرگوں کے کشف اور کرامت کی داستانیں سمجھی فرقے کے لوگ

- وہ اور فوجہ بہم بوجا وسیگے ملے مبارک۔ (۱۰)
- وہ تراویلے سلو بیسے شکر اور شیر۔ (۱۱)
- وہ کہنی اور سوتی بر ابر من پر جو۔ (۱۲)
- وہاں بری عادت خورت کی حست یا کہ کو۔ (۱۳)
- خورت کی رق زائد /
- وہاں امپریس میں شش فروردیں بھی رکھو۔
- وہاں کارکے الک اور رے زائد
- (وہاں) اور مل جائے کل آنٹوں سے بحثات۔ (۱۴)
- وہاں اور سپے ذات تیری سچع دلصیر۔ (۱۵)
- وہاں اور تو ہے سے ہے حسن ایمان کو۔ (۱۶)
- وہاں اور شیطان ہنس ہنس کتاں بھجئے۔ (۱۷)
- اون ہمروں سے ما اندازہ ہوئے ہے کہ صبر صاحب غالب  
یہ نہیں ہانتے کہ اشعار میں دیانا اور گران انصاف حرف علت کا  
چڑھتا ہے حرف سفل کا ہے۔
- کتاب جس انداز کی ہے اس کے لیے مناسب نظر  
صبر صاحب حضرت اسماعیل میرے بھی کا بغور مطالعہ کیے کتاب  
لکھن، ریان وہیں کی بعض بڑی بھائی خاصیں پائی جاتی  
ہیں۔ مشاہد۔
- وہاں کبھی اس کا دل خوش نہ ہو را یقین  
جودیں کی قاطر نہ یورنگے دین  
”ڈیو رکھت“ یا وہ نہیں ”ڈیو دین“ یا ”ٹیلنا“ یو شے  
ہیں۔
- وہاں کوئی غازی فی قبر دل بر مسلم  
کوئی سست بزر دل ہر سماں میا  
بعزا ”بر مسلم“ کا کیا عمل تھا۔
- وہاں تو گریزون تمہر سکھ کر کر مذاہیں بھوکلہن پر  
”بھوکوں مرن“ یا ”بھوکا مرن“ درست ہے ”بھوک مرن“  
ہم سب ہیں۔
- وہاں اس کو سکھتے تو اہلی ممال  
بھوپی جاؤ اکھر تو ہے خال  
”احسان“ کا یہ کیا مو قع۔ ۶۴۔

تمام ہی کتب کو پانچ تھاہت سے گردیدا تا رخ لکاری اگر اسی کا  
نام ہے تو یہ دفتری معنی عربی میں ناب اولیٰ ہے۔  
حق یہ ہے کہ کتاب کو ہم نے بہت کم پڑھا کیا کہیں۔  
مندل دلرس کی فضایاں جملہ فرمائے والے بزرگوں کے  
عجیب غریب احوال کو جنت ہم صفاہ دا عالم اور مستند اولیا و  
صوفی اسر کے احوال سے ملاستے ہیں تو اکلم اس تیجہ پر پہنچا پڑتا  
ہے کہ اگر واقعی دلایت اور مولیت یہ ہے جو ان متأخر  
اربابِ کشف و کرامت میں پائی جا رہی ہے تو پھر صاحب و خبرہ کی  
عقلت دلایت سے ہمیں فکر ہونا پڑے گا اور یا ایسا اللہ۔  
● اذ جا ب صابر رضوی مقدم ایونی  
اردو کو یا مل مرحبا ● مفاتیح مفت ● قیمت دل آنے  
کا خلصہ۔

● مسٹنے کا پتہ : نسیم احمد، مقام دل آنکھ شیخ پورہ مساجد  
ٹھفڑے سرگ۔

اس کی بہترین صفات مکتب شیخ سعدی کی مشہور کتاب  
”کربلا“ کا تعلیم ہے۔ اور بعد اُن صفاتی کی پیمائش کے  
انداز میں مختلف تجویس اور برائیوں پر طبع و شعر کہے ہیں، شروع  
کتاب میں کہا ہے تقریباً مولا نماست مظاہن گیلانی کی ہے، دوسرا  
جواب مفت اللہ صاحب کی ہے، تیسرا العزت جناب، فی المثل  
مولا ایسا صاحب کا ہے، پچھا اعلاذ اور خود معنف کا ہے  
پنجواں انتساب ہے،

بیٹک ابتدائی تعلیم کے لیے صبر صاحب کی یہ کوشش  
کافی پسندیدہ ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ ان کی محنت کو  
ٹھکانستے لے گئے۔ لیکن مولانا مظاہن صاحب نے جو اپنی  
تقریباً میں یہ نشر کیا ہے کہ کربلا کا یہ اور دو ترجیح نہ اسی کو ریا  
کے روایتی، مسلم است اور مسادیگی میں مکثر ہیں ہے اس سے  
ہمیں اتفاق ہیں۔ یہم مناسب نہیں بلکہ خود گیری کو کے  
صبر صاحب کی ہمت لٹکی کریں۔ لیکن جندا یہی مصہد و ضرور پیش  
کر سکتے ہیں جن کی محترمی درست نہیں۔

وہ اور سارا زماں بھی جسے اس کا ساقو  
(”اُر“ کے آنک اور رے زائد)

اس کا بھی ترجمہ صبر ما حب نے شامل کتاب کر دیا ہے  
ہم سمجھتے ہیں کہ ذ صرف اور دکھنے سے بلکہ فارسی کریما سے کی  
یہ شعر حرج کر دینا چاہیے۔

کم غم طلب اور کے سامنے "حودت" کی ایسی بر قی اور  
غیر معتدل تصور ہمیں کوئی مناسب نہیں ہے جیکہ تمہری ہیں  
"حودت" کا مصدقاق فطرت آن اور ہم ہوتی ہے۔ "حودت"  
تمہیں یوں جس کی طرف سعدی کا درستے گئے ہے اور ذہن  
بہت لفظان رہتے ہیں پڑ گئے پارے ہیں اس کا  
کافی ہوا سر کی ہر رات اور ہر رنگ کو دیا و بعد بتائیں، حداadt  
ہم سمجھتے ہیں عودت کے پارے ہیں سعدی کا، قلمباز سلا  
اصحولی راست بیانی کے زیادہ "ذلت معاشرے" کو عشق کیا  
ہے، اور بالیقین اسلام پر نو تھا اون کہ "حودت" کی کافی  
ہیں وہ کھانا اور دہن لشیں کرنا خوب اپنا ہے اور شیعہ سردی کے  
شعر ہیں کہا یا گیا ہے۔

مولانا مناظر حسن محدث داشت یہ کھلہ ہے:-

"اش اولاد" کا کتاب جو جدید سنت ان کے مطابق کی  
روانہ ہیں کمی گئی ہے خواہ ہندی تجھیں ہو گئی  
اور ہر چیز خصوصی کو من کے لئے کمی تعلیمات اپنے  
مکاتب اور اکتوبر تھا اسی اس کے اپنے  
استفادہ کرنے ہیں پہنچنے تکلیف فراخ چشمی  
سے کام لگی۔ (نقل مطابق اصل)

"اش اولاد" کا اس سے فریاد ہے غم استعمال تا اب  
ہی کہیں ملی گا، مولانا ہموفن نہ اجاہتے کوئی دنیا میں ہے پھر  
ہیں، جو سارے سب سے ہوئے حکومت کے ہکھڑے تعلیمات۔ مکالیا  
حسن ظان بیکن ہے، ہم ایسی دنیا کیتھے بونی حکومت میں تو دیکھ  
رہے ہیں کہ ابتدائی درجہ میں پڑھائی جائے جملے میں حصہ کریں، معرفت  
کو کچھ اسٹ و حاصلت کا بیان ہیں بلکہ ایک نایا اسلام دشمنی  
ان میں پائی جاتی ہے، اس مکھیتھے میں "اش اولاد" کے ہو قرع  
رکھنا کہ اور دکھنے کو داخل تھا کہ کریما صراب سے پائی کی اید  
۔

ڈاکٹر محمد امین سعید "تعارف" میں صبر صاحب کی تعلق  
ہے:-

ٹھٹ کوئی کام آئے تھا اسے اگر فرماؤں اسکو کہ کوئی سبھر  
مشتری گوچہ "تو تمام کتاب ہی ہیں ہے، مگر تھا ایک شر  
میں یہ کچھ بخوبی ہو سکتا ہے۔

کویرا کے ترجمے میں شراب کے عنوان سے کہا ہے شعر  
ہیں، پہلا یہ ہے:-

پلاس اپیا سافر سے تشریف  
کہ چو مدت جس سے دل دینی  
آخری شعر ہے:-

جو ہواں دل سے پستی سے خوب

اگر ہوا سے ذوقِ سستی سے خوب

ستدی سکے کریما کا عنوان ہے "شرابِ عشق و جوست" صبر  
صاحب سے ترجمہ ہواں صرف "شراب" کھلائے ہے  
جس سے ارد کو رپا پڑھنے والے اسے "ہفتِ آنکھ" ہیں  
لگیں گے۔ علاوہ ازیں سعدی کے اشعار میں چو شعر میں  
فریاد اس بات کو واضح کرنا ہے کہ شراب سے مراد ہونے ہی  
شراب ہے، اسی کا ترجمہ صبر صاحب نے تھا یہ ناخن کیا ہے۔

سعدی کا شعر ہے:-

شراب جوں عمل روائی خوش یار

شرابِ مصفا جوں، وسے لھار

ستہ حاصل کا ترجمہ ہے:-

ہو جاں بخش وہ سے لب یار سی

چو خسارِ مشوق سی حاف بھی

ڈغمبر پچھے اسے کیا فاک بھیں گے، ہماری راستے میں  
ذ صرف اور دکھنے سے ہے "شراب" کے زیر عنوان اشد، خدا رج  
کر دیتے چاہیں بلکہ وہ ہی کو ہام سے بھی، جس کا لانا چاہیے  
شراب بجائے خود اس لائی نہیں ہے کہ کوئی سے کھانا درف  
کرایا ملے۔ پھر شرابِ عشق و جوست کی قیاحت کو کم نہیں ہے  
جسہ نک استعارے کی اضافت اور تکرت سمجھو کی اہمیت دیتیں  
میں نہ لگا۔

"رون"۔ کہ زیر عنوان سعدی کا شعر ہے:-

لودھیوں فی سر شہت زیار میا ہو کر دارِ شہزادیاں

کھنکتے ہیں:-

”کوئی پیشہ اور آپ کا سلسلہ مشہور عام صوفی  
ذریگہ معرفتِ خالد و شرف الدین احمد بخاری ہر چیز  
سے متناسب ہے، شاید یہ حسناتانی تصرف ہی تھا  
کہ قدرت نے آپ کو آپ ایسی بھی قوی خداوت  
کے لیے تقدیم کیا۔“

ہم ملتی ہیں کہ عمر بن حبب کی بخدمتِ واقعی دنابی  
قدرت ہے، لیکن آخر سیر پسندیدہ محل کا جو موصوفہ قیمت اور اچھی  
تعریفات سے مفادنا کہاں کی مسجدی ہے۔

کتاب کے آخر میں کئی فضولات تاریخِ درج ہیں، تعریف  
جس مبانیغہ آنی کے ساتھ کی گئی ہے اس سےقطع نظر  
بیل بہادر علامہ سفر زر کا بھی مصروف طائفہ ہوتا۔

صریحہ سال کہا ہے سرا اندیشہ ستری  
آخر اندیشہ سرا اندیشہ کا بھائی ٹکڑے سے شاعر اگر  
ز دانہ کے بغیر شعر پواد کہ مسکے تو شعر کی بجائے نثر کہنا  
زیادہ بہتر ہے۔

ہم جناب صبر حبہ سے شرمدہ ہیں کہ تبصرہ دیساز  
جو سکھیں ایک منصف، کامان ہوتا ہے، لیکن فدا گواہ ہمہ  
ادارہ غلطیں نہیں نکالی ہیں، اماماً افادہ ہے کہ تبصرہ مکتبے  
آئے دلی کتابوں کا مطابع فراہدی اور صحنِ نعمت کے ساتھ کرتے  
ہیں، اور جنی الامکان خوبیں ذہونتی ہیں، لیکن انکا ادارہ  
چھو نقا شخص ہمارے سامنے آ جائیں تو ان سے ہمکیں بند کر لیں  
بھی ہمابا صبر گوارہ نہیں کرتا، صبر صاحب اگر فرمادی اوری  
یک لئکھ کشش کریں گے تو مجھے ایڈیشن کے لیے کتاب کو زیادہ  
بہتر بحال سنا سکن تھا ہوگا۔

• شاہ ولی اللہ رہ کی شہرہ آن ای تصنیف

**حجۃ اللہ البالغہ کا**  
سیمیں اردو ترجمہ  
(ترجمہ مکتبہ تخلی دیوبند (۱۹۷۰ء))

**سیرت پاک** تکمیلی شیراز نہاد میں سرد کوئی  
صیفۃ اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ  
معتبرہ دانیوں پر مشتمل اور اس فہم تجسس مخالف ہے۔

**حیاتِ شیخ الاسلام رحمہ** علامہ شیراز محدثانی روح کی  
مقدوس و نعمتی کے عنصروں

و عالم، تجسس و ادعیات، اس فہم سے آپ کو ان سے  
برادرزادے ہونا ناصل ترقیت اور ایڈیٹریٹیو کے مزروع و فطرت  
اور انتادِ طبع کے سمجھنے ہیں بہت مددگری۔ کہ مسلمان ہیں  
چھوٹی ہے۔ بہت تھوڑے سے شیخ مہماں ہو سکے ہیں۔

تجسس اور ایڈیٹریٹریٹ

**حضرت ابوکر صدیق رضی** خلیفۃ الرؤوف کی زندگی یہ  
معتبرہ دو ایات کا مجموعہ، جسے مولانا ابو محمد امام الدین کے قلم  
دل کش زبان دیں کہ حاضر ہے ہذا بے۔ اسے بخوبی کہ  
ایمان تازہ ہو گا۔ قیمت ۷۰۔

**شرف المواضع** سکیمِ الامت مولانا شرف علی  
کے تیاب موافقہ صوبے

تیاب ہے، اخیں پر سلسلہ دار جما پا جا رہا ہے۔  
تازہ ایڈیشن چار حصوں کا بھی ایسی مفت خدمت دے رہے۔

**اسلامی پردوہ کی حقیقت**

جیعنی:- القول الصواب

از حکیمِ الامت مولانا شرف علی روح تازہ ایڈیشن قیمت صرف  
مسٹنے کا پتہ۔ مکتبہ تخلی دیوبند پر

اس:- ملکہ ابو محمد عہد الحنفی حقانی۔

اور محدث المطابع نے اپنی بھروسہ و فتویٰ مسلمی کے ساتھ تن  
چھاپا ہے۔ کھانی چھاپی کا قذیب عیاری و وضویں میں ہے۔ مکتبہ کی  
قیمت بیشتر رہے۔ مکتبہ تخلی دیوبند (۱۹۷۰ء)

# DUPP.E.NAJAF



دھانت کا سر اس مضمونی (اوں میں مزون بادشاہی) مضمون طغول

- درست نگاہ دالے بھی اسے استعمال کرتے ہیں کیونکہ آخری عمر تک نگاہ کو قائم رکھتا ہے۔
- پہلیات ساتھ بھی جاتی ہیں۔ عمدہ پینگ مضمون طغول اونٹازہ نوٹ۔
- خالص جستی کیساںی سالانہ ۲۰ ہیں طلب کیجئے۔

درنجوں ۲

- انہیں بن کے سوا آنکھوں کی نام پیاریوں کا تیرپیدھ علاج دھند، سوتیا، جالا، رتند، پڑیاں اور سرفی و غمیشہ کے لئے بینتام شفا۔
- باہہ سال سے بے شمار آنکھوں کو فائدہ بخوارتا ہے۔

## چند تعریفی خطوط کجی نقلیں ملاحظہ فرمائیے

بڑا نے دیکھا اس سر کو استعمال کریں۔  
سایوجوالا سر ان شاشیں غلیم را باد، دبر کوں  
ڈاکٹر ظفر پارخاں جھانہ بھی آئی ایں ہم آن  
زمیں پڑھنے کی سر جھنگیں نہیں  
ہر شاد فردتے ہیں۔ آپ کا سر اس دب دھیڈ ہے کہ  
اس کی توصیف یہ ہے جو چاہیں بیری طرف سے کھوئی  
ہیں اس کی نصیبیں کروں گا۔

عزم کہنیا الیں صاحبہ ویدہ بار پور  
سر بخف بہت عورہ سر ہے ہیں لئے بہت سے شخصوں  
سر بخف اکثر بیرون کو دیا گی اور اس کے استعمال کو دیا۔ انہوں نے استعمال کیا اور ہے حد ترپ کی۔  
ایک توں پائی کر دے۔ ۶ ماشہ تین دو پی  
ایک ساتھ تین شیشیاں رکھنے پر مصلوہ ان جما  
ایک بادا و شیشی پر ایک بھی حوصلہ رکھا گا۔  
یعنی جو سر مرکی قیمت کے علاوہ ہے۔

انکے علاوہ بھی اد بہت سے خطوط موجود ہیں

بیس پنججا بیوں۔  
ڈاکٹر ظفر پارخاں جھانہ بھی آئی ایں ہم آن  
زمیں پڑھنے کی سر جھنگیں نہیں  
ہر شاد فردتے ہیں۔ آپ کا سر اس دب دھیڈ ہے کہ  
اس کی توصیف یہ ہے جو چاہیں بیری طرف سے کھوئی  
ہیں اس کی نصیبیں کروں گا۔

مولانا شبیر احمد ساہب علیانی و محمد فرشتے ہیں  
ہم سائز بخف استعمال کیا اور دوسرا سے آخر، کو  
استعمال کر۔ قبل سچے بہت سے شریے ہیں لئے استعمال  
کئے کب سے اچھا اور بہتر سے پایا۔ مجھے ایسی ہے کہ جو  
اسکا استعمال کرے گا، ویرے بیان کی تصریح صرف  
تو ہیں سے نہیں بلکہ آنکھوں سے کرے گا۔

مولانا می خود طبیب اٹھانہم اڑھوم دیوند پڑھویں  
ہیں لئے پر سر استعمال کیں آنکھوں کو قوتیت اوچا لائیں  
ایف۔ آ۔ سی۔ بی۔ ایں نہیں ماہرہ  
ہیں سبید پایا۔ ایسے کہ ایں بصیرت اس اصطاد افزاد  
سر کا استعمال کر کے اسی تجویز پر ہوئے ہیں۔ بہت تجویز کے

بندوستان کا پتہ۔ دارالفیض رحمانی دیوبند۔ ضلع سہارن پور۔ یونی

پاکستان کا پتہ۔ شیخ سیدات دنیا زبانیہ رہنماء کریجی۔ پاکستان حضرت اس پتے پر قوتیت سے مصلوہ ڈاک روانہ کر کے رسیدہ

# TAJALLI MONTHLY

DEOBAND Distt. Saharanpur U. P.



جس طبع دار الفیض رحمانی کے سرمه دستہ نجف نے اپنے نمایاں فائدوں کے باعث تقبیلیت حاصل کی اسی طرح "جو ہر دن ان" بھی تقبیلیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ اب تک استعمال کرنے والوں کی اکثریت کی طرف سے ہر ای تعریفی خطوط آئی ہے ہیں۔ فوائد صبب ذیل ہیں:-

● پائیوریا کے جراثیم کو مارتا اور مرض کو جڑ سے اکھیزتا ہے۔

● داڑھیا دانتوں کے سخت سرخ نت دود کو فوری تسلیم دیکر نزل کا پانی نکالتا اور در پیدا کرنے والے اس بنا کو ختم کرتا ہے۔

● روزانہ اس کا استعمال اُن لوگوں کیلئے بھی ضروری ہے جن کے مخفیں کوئی مرض نہیں کیونکہ یہ مرض پیدا کرنے والے دندنکوچح ہونے سے روکتا اور مرض کے جراثیم کو بلاک کرتا ہے۔

● دانتوں میں پاکینہ چک اور خوشناہی پیدا کرتا ہے۔ اسکے استعمال کرنے والے دانتوں میں کیا ابھی نہیں لگتا۔

● منہ کی بدبو اور ہریک کو ختم کرتا ہے۔ ● شنسے پانی یا گرم چیزوں کو دانتوں میں لگنے نہیں دیتا۔

● یاد رکھئے۔ ہم نے اسکی دو قسمیں کر دی ہیں۔ غیرہ ایک۔ جو کسی مرض کی موجودگی میں استعمال کرنی چاہئے۔

تمہرے دو۔ جو اچھی حالات میں عام استعمال کیلئے ہے۔ چیز دنوں ایک ہی ہیں۔ صرف ذائقہ کا فرق ہے۔ روزانہ معمول استعمال کرنے والوں کیلئے ذائقہ کو کافی گوارا بنا دیا گیا ہے۔ طلب کریو قوت تمہرا یک یا تین بردہ ضرور لکھئے۔ دنوں کی قیمت ہیں کوئی

فرق نہیں۔ چار تو روپ کا پینگ دس آنے ۱۰۔

نحوٹ۔ منہ پر ڈاک خرچ ہمہ آتا ہے۔ اگر مرد و زن اور سرخیاں ایک ساتھ منگائیں تب بھی یہی ڈاک خرچ ہو گا۔ دنوں ایک ساتھ منگائیں کافیت ہو۔

لگان کا نام۔ شیخ سالم الشماخی محدث لکھا ۵/۲

دار الفیض رحمانی۔ دیوبند (ریڈی)

ذکر نامہ۔ کراچی،  
اس پر پر قیمت ۷ روپیہ۔ اس قیمت میں جو رسی ہے وہ  
فریت۔ یہاں سے ال روزانہ کرو جائے گا۔

**DARULFAIZ**  
**RAHMANI-DEOBAND-U.P.**